CMYK 28-6-19
اُردُو
پانچویں جماعت کے لیے
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو
ناشر

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو
منظور شدہ: بیورو آف کریکیولم اینڈ ایکسٹینشن ونگ جام شورو اور محکمۂ تعلیم و خواندگی حکومت سندھ۔
صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ

نگرانِ اعلیٰ
احمد بخش ناریجو
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

نگراں
ناہید اختر

مصنفین
★ ڈاکٹر رؤف پاریکھ ★ پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر
★ پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس ★ پروفیسر حبیب ارشد
★ محمد فاروق دانش

نظرِ ثانی و تدوینِ نو
★ پروفیسر محمد یاسین شیخ ★ دلاور خان ★ محمد ناظم علی خان ماتلوی
★ ایس ایم طارق ★ محمد وسیم مغل ★ ظہیر الدّین قریشی
★ عفت جہاں ★ عطاءاللہ خان

مدیر
محمد فاروق دانش

لے آؤٹ، کمپوزنگ، ڈیزائن اور کمپیوٹر گرافکس

مطبع :

فہرست

پیش لفظ

سِندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ ایک ایسا تعلیمی اِدارہ ہے جِس کا فریضہ درسی کُتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اِس کا اوّلین مقصد ایسی دَرسی کُتب کی تیاری وفراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جِن کے ذریعے وہ اِسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثے اور روایات کی پاس داری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نِت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کام یاب زندگی گُزار سکیں۔

اِس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ عِلم، ماہرینِ مضامین، مُدّرسین کرام اور مُخلص احباب کی ایک ٹیم ہر چار سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ مسلسل مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حُصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب اِن کُتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ کما حقہ اِستفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کتب کے معیار کو بہتر بنانے میں اِن کی تجاویز اور آراء ہمارے لیے مُمد و مُعاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین
سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ
جام شورو، سندھ

حاصلات تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ حمد لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ حمد زبانی یاد کریں گے۔
۳۔ ہم قافیہ الفاظ شناخت کریں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
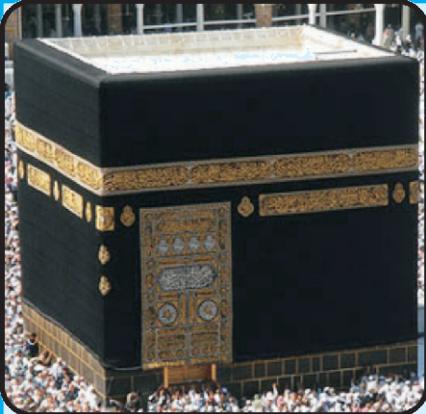
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

حمد

سب ہے تیری عطا ' اے خدا ! اے خدا!

یوں تو ہر شے پہ ہے چشمِ رحمت تری ۔۔۔ لیکن انساں کو دی سب پہ یہ برتری
اِس کو بینائی دی ، اِس کو دانائی دی ۔۔۔ دل کو طاقت بدن کو توانائی دی

رہنمائی کو پیدا کیے انبیاء
سب ہے تیری عطا ' اے خدا ! اے خدا!

آسماں سے برستی ہوئی بارشیں ۔۔۔ اور زمین سے اُبلتی ہوئی نعمتیں
تیرے ہی در سے مِلتی ہیں سب راحتیں ۔۔۔ دُور کرتا ہے سب کی تو ہی کلفتیں

شُکر تیرا بھلا کس طرح ہو ادا
سب ہے تیری عطا ' اے خدا ! اے خدا!

جگمگایا ہُوا بے کراں آسماں ۔۔۔ موج در موج دریا میں آبِ رواں
غنچہ و گل سے مہکے ہوئے گلستاں ۔۔۔ اور پھلوں سے لچکتی ہوئی ڈالیاں

لہلہاتا ہُوا سبزہ خوش نما
سب ہے تیری عطا ' اے خدا ! اے خدا!

(عنایت علی خان ٹونکی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) نظم کے پہلے بند میں انسان کو دی گئی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ب) اللّٰہ تعالٰی نے انسان کی راہ نمائی کے لیے کسے پیدا کیا؟

(ج) "اور زمین سے اُبلتی ہوئی نعمتیں" سے شاعر کا اشارہ کن نعمتوں کی جانب ہے؟

(د) نظم کے آخری بند میں شاعر نے کن کن نعمتوں کا ذکر کیا ہے؟

۲۔ دیے گئے خانوں میں نشان لگا کر مصرعہ مکمل کیجیے۔

یوں تو ہر شے پہ ہے	اے خدا! اے خدا!
رہنمائی کو پیدا	مہکے ہوئے گلستاں
سب ہے تری عطا	خوش نما
غنچہ وگل سے	لچکتی ہوئی ڈالیاں
اور پھلوں سے	چشم رحمت تری
لہلہاتا ہوا سبزہ	سب پہ یہ برتری
لیکن انساں کو دی	کیے انبیاء

۳۔ نظم کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) اللّٰہ نے انسان کو سب پر دی:

(الف) سبقت (ب) برتری (ج) کم تری (د) تونگری

(ب) نعمتوں پر ادا کرنا ہے:

(الف) شکر (ب) قرض (ج) فرض (د) زر

(ج) لہلہاتا ہوا سبزہ لگتا ہے:

(الف) رنگین (ب) سادہ (ج) خوش نما (د) بدنما

(د) اللہ سب کی دور کرتا ہے:

(الف) راحتیں (ب) پریشانیاں (ج) آفتیں (د) کلفتیں

(ہ) پھلوں کے بوجھ سے ڈالیاں ہیں:

(الف) لچکتی (ب) جھومتی (ج) مچلتی (د) مہکتی

۴۔ جملوں میں استعمال کیجیے۔

بینائی خوش نما انبیاء راحت برتری

☆ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم قافیہ الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے دانائی۔توانائی

۵۔ درج ذیل الفاظ کے ہم قافیہ لفظ لکھیے۔

(الف) عنایت (ب) عطا (ج) آسمان (د) سونا (ہ) داخل

☆ مرکب الفاظ بنانے کے لیے کسی لفظ کے آخر میں جو علامت لگاتے ہیں اسے لاحقہ کہتے ہیں۔

جیسے: سائنس دان میں 'دان' لاحقہ ہے۔

۶۔ درج ذیل لاحقوں سے تین تین مرکب الفاظ بنائیے۔

(الف) گاہ (ب) مند

(ج) بان (د) کار

☆ ''حرفِ ندا'' وہ حرف ہے جو کسی کو پکارنے کے لیے بولا جاتا ہے۔

جیسے: ؛اے؛یا ؛او؛وغیرہ۔

۷۔ دیے گئے جملوں میں حرف ندا(!) کا نشان لگائیے۔

(الف) یا اللہ میں کیا کروں؟ (ب) او بھائی ذرا دیکھو تو سہی۔ (ج) اے راہِ حق کے شہیدو

سرگرمی:

☆ طلبہ کسی اور شاعر کی حمد جماعت میں سنائیں۔

☆ اس حمد کو اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

برائے اساتذہ:

۱۔ حمد کو لے اور آہنگ سے پڑھوائیے۔

۲۔ نئے الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ اور معانی بتائیے۔

۳۔ شراکتی آموزش کی حکمت عملی کے تحت طلبہ کے جوڑے بنا کر تفہیمی سوالات کے جوابات لکھوائیے۔

حاصلاتِ تعلم:
اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:۔
ا۔نعت کا مفہوم بیان کریں گے۔
۲ ۔نئے الفاظ کے جملے بنائیں گے۔
۳ ۔فعل سے فاعل بنائیں گے۔

نعت

اللّٰہ نے اپنی رحمت سے
اک چاند عرب میں چمکایا
کیا خوب کرِشمہ قدرت کا
دُنیا والوں کو دِکھلایا
اُس چاند کا نام محمد ﷺ ہے
کِتنا میٹھا ، کتنا پیارا
اِس نام سے ہے دُنیا رَوشن
اِس نام سے ہے جگ اُجیارا
بندوں کو خدا کی رحمت کا
مژدہ وہ سنانے آئے تھے
کس طور سے ہم دُنیا میں رہیں
خود رہ کے بتانے آئے تھے
نیکی کا پڑھایا ہم کو سبق
دِکھلائی راہ بھلائی کی
جَڑ کاٹی ساری بدیوں کی
ڈھا دی دیوار بُرائی کی
مسلم سا پیارا نام دیا
اور دین ہمیں اِسلام دیا
ایمان کی بھی دَولت بخشی
اللّٰہ کا پیغام دیا
فرمایا ! تم مسلم سارے
آپس میں بھائی بھائی ہو
مِل جُل کے رہو، گُھل مل کے رہو
منظور جو اپنی بھلائی ہو
فرمایا تم اِمداد کرو
مظلوموں کی ، ناداروں کی
معذوروں کی ، مجبوروں کی
بیماروں کی ، بیچاروں کی
وہ ماہِ عرب ہی اے نیّر
اپنا تو جہاں میں سہارا ہے
ہو جائیں فِدا اس نام پہ ہم
یہ نام ہی ایسا پیارا ہے

(مولوی شفیع الدین نیّرؔ)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) نعت کے پہلے شعر میں شاعر نے چاند کس شخصیت کو کہا ہے؟

(ب) تیسرے شعر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا میں آنے کی کیا وجہ بتائی ہے؟

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں کون کون سی چیزیں عطا کیں؟

(د) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو کیا ہدایت کی؟

(ہ) شاعر نے نعت کے آخری مصرعے میں کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

کرشمہ فدا اُجیارا چاند بدی

۳۔ اردو میں استعمال ہونے والے عربی کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کے پہلے حرف کے بعد 'الف' لگانے سے فاعل بن جاتا ہے۔

جیسے: علم سے عالم

درج ذیل الفاظ سے اسی طرح فاعل بنائیے۔

صبر۔ قتل۔ ظلم۔ کفر۔ حفظ۔

۴۔ نعت کے ابتدائی پانچ اشعار کے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

________ ________ ________ ________ ________

________ ________ ________ ________ ________

۵۔ مصرعہ لکھ کر شعر مکمل کیجیے۔

(الف) __________ منظور جو اپنی بھلائی ہو۔

(ب) نیکی کا پڑھایا ہم کو سبق، __________

(ج) __________ دنیا والوں کا دکھلایا۔

(د) فرمایا تم مسلم سارے، __________

(ہ) __________ بیماروں کی، بے چاروں کی

۶۔ دیے گئے بیانات میں درست پر (✓) اور غلط پر (X) کا نشان لگائیے۔

(الف) آپ ﷺ دنیا پر چاند بن کر چمکے۔

(ب) آپ ﷺ نے لوگوں کو حق کی دعوت دی۔

(ج) مکے کے لوگ آپ ﷺ کا پیغام سن کر فوری ایمان لے آئے۔

(د) شاعر نے آپ ﷺ کو چاند کہا ہے۔

☆ افسوس، گھبراہٹ، رنج یا تکلیف کے موقع پر بولنے والے حروف کو 'حروف تاسف' کہتے ہیں۔

جیسے: اوہ، ہائے، افسوس، آہ، ہائے ہائے، وائے۔

۷۔ دیے گئے جملوں میں حروف تاسف کی نشانی (!) لگائیے۔

(الف) افسوس اسلم پھر فیل ہو گیا۔

(ب) اوہ چائے میں چینی تو ڈالی ہی نہیں۔

(ج) ہائے ہائے یہ سر کا درد۔

(د) وائے قسمت انعام پھر نہیں نکلا۔

سرگرمی:

☆ گھر سے کوئی نعت یاد کر کے آئیں اور کلاس میں اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ Jigsaw تکنیک کے ذریعہ بچوں کے گروپ بنا کر نعت کے ایک ایک شعر کی تفہیم کرائیں۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نئے الفاظ کے معانی سیکھیں گے۔

۲۔ ضمیر کا استعمال کریں گے۔

۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنائیں گے۔

۴۔ اُمّ المومنین کی سیرت کے بارے میں جانیں گے۔

حضرت خدیجۃُ الکبریٰ ؓ

حضرت خدیجہؓ کا شمار مکّے کی انتہائی مال دار خواتین میں ہوتا تھا۔ اپنی پاکیزگی اور پاک دامنی کی وجہ سے آپؓ ''طاہرہ'' کے لقب سے مشہور تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کو ایسے شخص کی تلاش تھی جو اُن کا سامانِ تجارت، دیانت داری کے ساتھ دوسرے ملکوں میں جا کر فروخت کر دیا کرے۔ نبی کریم ﷺ کئی تجارتی سفر کر چکے تھے۔ اعلیٰ کردار کی وجہ سے آپ ﷺ کو لوگ "صادق" اور "امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔

بی بی خدیجہؓ کو نبی پاک ﷺ کی سچائی اور ایمان داری کا علم ہوا تو اپنے تجارتی سامان کی فروخت کے لیے انھوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ جب رسولِ کریم ﷺ تجارت کا مال لے کر ملک شام جانے لگے تو حضرت خدیجہؓ نے اپنے غلام میّسرہؓ کو بھی ساتھ روانہ کر دیا اور تاکید کی کہ سفر اور تجارتی لین دین کے دوران جو کچھ وہ دیکھے اُس کی تفصیل آ کر بتائے۔

جب نبی کریم ﷺ تجارتی سفر سے واپس تشریف لائے تو غلام نے تجارت میں منافع کی خوش خبری کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کو رسولِ اکرم کے بہترین اخلاق اور دیانت داری کا حال بھی سُنایا۔ حضرت خدیجہؓ کو تو آپ ﷺ کی شرافت اور دیانت کا اندازہ تھا، اب غلام کے بیان سے اس کی تصدیق بھی ہوگئی۔ چناں چہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نکاح کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللّٰہ کے چچا حضرت ابوطالب نے یہ پیغام قبول فرمالیا۔ اس طرح حضرت خدیجہؓ کی شادی نبی کریم ﷺ سے ہوگئی۔ اس وقت آپ ﷺ پچیس برس کے تھے جب کہ بی بی خدیجہ کی عمر چالیس برس تھی۔

شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنی باقی زندگی رسول اللّٰہ ﷺ کی انتہائی خدمت کرتے گزاری۔ آپ ﷺ بھی حضرت خدیجہؓ کو بے حد خوش رکھتے تھے۔ جب تک وہ زندہ رہیں' آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی حالاں کہ اُس زمانے میں عرب میں ایک سے زائد شادیاں کرنے کا عام رواج تھا۔ جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔ اسی سال آپ کے مہربان چچا حضرت ابوطالب کا بھی انتقال ہوا تھا جس کے باعث رسول اللّٰہ اس سال کو "غم کا سال" کہتے تھے۔

حضورِ اکرم ﷺ بی بی خدیجہ کا ذکر عزت اور محبت سے کرتے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ قربانی کا گوشت یا دوسری چیزیں تقسیم فرماتے تو اُس میں سے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو حصّہ ضرور بھجواتے۔ حضرت خدیجہؓ کو اُمّت کی افضل ترین خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی اولین فضیلت تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر، عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت آپ کے حصّے میں آئی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو رسول اللّٰہ ﷺ کی پہلی زوجہ پاک اور امُّ المومنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ شادی کے بعد آپؓ نے اپنا سب کچھ رسول

اللہ ﷺ پر قربان کر دیا اور ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ رہیں یہاں تک کہ ایک ایسا وقت بھی آیا جب مکّے کے لوگوں نے نبی اکرم سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیا۔ آپ ؐ کو اپنے خاندان کے ساتھ تین سال ایک گھاٹی میں گزارنا پڑے۔ اس عرصے میں اکثر اوقات شدید بھوک اور پیاس کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن ان تمام تکالیف کو حضرت خدیجہؓ نے نہایت صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کیا۔

ایک مرتبہ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

''خدیجہؓ مجھ پر ایمان لائیں اور میری نبوت کی گواہی اُس وقت دی جب لوگ مجھے جھٹلاتے اور مذاق اُڑاتے تھے۔ انھوں نے اُس وقت میری اخلاقی مدد کی جب مجھے حوصلے کی ضرورت تھی۔ میرے پاس کچھ نہ تھا تو انھوں نے مال و دولت سے مدد کی۔ اللّٰہ نے خدیجہؓ سے مجھے اولاد بھی عطا کی۔''

ایک موقع پر رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا! خدیجہ اُمّت کی افضل ترین خاتون ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کی خدمات اللّٰہ تعالیٰ کو بھی بہت پسند تھیں۔ اللّٰہ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے حضرت خدیجہؓ کو سلام بھیجا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ امُّ المومنین حضرت خدیجہؓ کی زندگی عورتوں کے لیے ایک مثالی زندگی ہے جس پر عمل کر کے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کام یاب ہو سکتی ہیں۔

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف) حضرت خدیجہؓ ''طاہرہ'' کے لقب سے کیوں مشہور تھیں؟

(ب) حضرت خدیجہؓ نے اپنا شریکِ تجارت بنانے کے لیے رسول اللّٰہ ﷺ کو کیوں منتخب کیا؟

(ج) حضرت خدیجہؓ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟

(د) ''غم کے سال'' میں کن دو مشہور شخصیات کا انتقال ہوا؟

(ہ) حضرت خدیجہؓ کو امت کی افضل ترین خاتون کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ درست الفاظ چن کر خالی جگہ پر کیجیے۔

(الف) بی بی خدیجہؓ سے نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک _____ برس تھی۔

(الف) ۱۵ (ب) ۲۵ (ج) ۳۵ (د) ۴۵

(ب) آپ ﷺ جب تجارت کے لیے گئے تو بی بی خدیجہؓ کا غلام _____ ہم راہ تھا۔

(الف) میسرہ (ب) راحیل (ج) عبداللّٰہ (د) ابونصر

(ج) غلام نے تجارت سے واپسی پر ______ کی خوش خبری سنائی۔

(الف) چاند (ب) مال (ج) منافع (د) عید

(د) حضرت خدیجہؓ کی زندگی عورتوں کے لیے ______ زندگی ہے۔

(الف) دنیاوی (ب) خوش حال (ج) مثالی (د) بہترین

(ہ) اسی سال میں آپ کے چچا ______ کا بھی انتقال ہوا۔

(الف) ابوطالب (ب) حضرت حمزہؓ (ج) حضرت عباسؓ (د) ابوجہل

۳۔ جملوں میں استعمال کیجیے۔

تجارت رواج خوش خبری شرف منافع

☆ عمیر صبح مسجد گیا، اس نے جاتے ہوئے اپنے دوست عدیل کو بھی ساتھ لے لیا۔ واپسی پر عدیل نے کہا، ''تم اگر نہ جگاتے تو میں سوتا ہی رہ جاتا۔'' اوپر کی عبارت میں ''اس'' اور ''تم'' اسم کے بدلے استعمال ہوئے ہیں۔ انھیں ''ضمیر'' کہتے ہیں۔

۴۔ اس سبق میں ایسے الفاظ تلاش کریں جو ضمیر کے طور پر استعمال ہوئے ہوں۔

۵۔ زمانۂ حال کے پانچ جملے لکھیے اور انھیں زمانۂ مستقبل میں تبدیل کیجیے۔

جیسے:

زمانۂ حال	زمانۂ مستقبل
میں ہاکی کھیلتا ہوں	میں ہاکی کھیلوں گا

۶۔ دیے گئے واحد کے جملوں کو جمع کے جملوں میں تبدیل کیجیے۔

جیسے: میرا بھائی چھوٹا ہے۔ میرے بھائی چھوٹے ہیں۔

۱۔ بچہ شرارت کر رہا ہے۔ ۲۔ میرے پاس پرانا سکہ ہے۔

۳۔ لڑکا محنت نہیں کرتا ہے۔ ۴۔ مقابلے میں انعام دیا گیا۔

سرگرمی:

☆ بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ کی سیرت پر بچوں سے تقاریر کرائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو شخصیت نگاری سے واقف کرایا جائے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ لفظوں پر اعراب لگا کر معانی بتائیں گے۔
۲۔ سبق میں شامل بزرگوں کے بارے میں بیان کریں گے۔
۳۔ اسم معرفہ تلاش کر کے لکھیں گے۔
۴۔ نئے لفظوں سے جملے بنائیں گے۔

سچل سرمستؒ

درازہ شریف، ضلع خیر پور میں رانی پور اور گمبٹ کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ بہت پہلے اس گاؤں میں تین بزرگ ہستیاں رہتی تھیں جو اپنی عبادت اور دین داری کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھیں۔ ان میں ایک کا نام صاحب ڈنو درویش اور باقی دو بھائی، میاں صلاح الدینؒ اور میاں عبدالحقؒ تھے، دونوں بھائی مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کی اولاد میں سے تھے، اس لیے فاروقی کہلاتے تھے۔

جس طرح بزرگوں میں یہ دونوں بھائی اپنی عبادت اور دین داری کی وجہ سے مشہور تھے، اسی طرح بچوں میں صلاح الدینؒ کا ایک بچہ سچل، بہت مشہور تھا۔ اس بچے کا نام عبدالوہاب تھا لوگ اس کی نیکی اور سچائی کی وجہ سے اسے سچو، سچل اور سچے ڈنو کہتے تھے۔ سچل کو یہ شہرت اس لیے حاصل ہوئی تھی کہ وہ اپنے والد اور چچا کی نصیحتوں پر عمل کرتا تھا فضول باتوں میں وقت ضایع کرنے کے بجائے پڑھنے اور نیک لوگوں کی صحبت میں وقت گزارتا تھا۔ اسے نماز کا بے حد شوق تھا۔ جہاں اذان ہوئی اور وہ مسجد کی طرف چلا۔ چھوٹی سی عمر میں کلام پاک بھی حفظ کر لیا۔ یہی خوبیاں تھیں جن کی بنا پر سچل سارے گاؤں کی آنکھ کا تارا بن گیا تھا۔

سچل ابھی کم سِن ہی تھا کہ اس کے والد میاں صلاح الدین فاروقیؒ کا انتقال ہو گیا۔ والد کے انتقال کے بعد سچل اپنے چچا میاں عبدالحق فاروقیؒ کے پاس رہنے لگا۔ میاں صاحب بھی اتنے نیک تھے کہ صاحب ڈنو، درویش جیسے بزرگ نے انھیں اپنا جانشین مقرر کر لیا۔ ایک بار سچل اور ان کے چچا میاں عبدالحق فاروقی، صاحب ڈنو درویش کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ وہاں ایک بزرگ تشریف رکھتے ہیں، یہ بزرگ سندھ کے مشہور صوفی شاعر اور درویش شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ تھے۔ سچل کی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے انھوں نے صاحب ڈنو درویش سے فرمایا کہ جو ہانڈی ہم نے پکائی ہے اس کا ڈھکنا یہ بچہ اُتارے گا۔ مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو شاعری کے ذریعے دین کی جانب راغب کرنے کا جو کام ہم نے شروع کیا ہے، یہ بچہ سچل بڑا ہو کر اس کام کو پورا کرے گا۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کی سچل کے بارے میں پیشن گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ یہ بچہ بڑا ہو کر اپنے وقت کا بہت بڑا شاعر اور مبلغ بنا اور سچل سائیں کے نام سے مشہور ہوا۔

سچل سرمستؒ بڑے ہو کر تنہائی پسند ہو گئے تھے۔ اکثر غور و فکر میں مشغول رہتے، نماز پابندی سے پڑھتے اور زیادہ تر وقت اللّٰہ کی عبادت میں گزارتے۔ بے شمار لوگ آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔ میر سہراب خان اور میر رستم خان تالپور جو اس زمانے میں خیر پور کے حاکم تھے، وہ بھی آپ کو اپنا بزرگ مانتے تھے۔ درازہ شریف میں سچل سرمستؒ کا مزار بھی میر رستم خان ہی نے بنوایا۔

سچل سرمستؒ کو سندھی، ہندی، اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی زبانوں پر عبور حاصل تھا اور ان سب زبانوں میں شعر کہتے تھے اس لیے آپ کو ہفت زبان شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ سندھی زبان میں ان کے شعروں کا مجموعہ ''سچل جو رسالو'' کے نام سے دو جلدوں میں ہے۔ ان اشعار میں انھوں نے محبت، امن اور بھائی چارے کا درس دیا ہے۔

آپؒ کا انتقال ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۴۲ ہجری کو نوے سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کا عرس رمضان شریف میں بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ دور دور سے لوگ آ کر اس میں شریک ہوتے ہیں۔ سچل سرمستؒ کا کلام ہر خاص و عام میں اپنی خوبیوں کی وجہ سے آج بھی مقبول ہے۔

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) سچل سرمستؒ کے والد کا کیا نام تھا؟

(ب) سچل سرمستؒ میں دین داری کی کیا باتیں تھیں؟

(ج) شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے سچل سرمستؒ کے بارے میں کیا پیشن گوئی کی تھی؟

(د) سچل سرمستؒ نے کس کس زبان میں شعر کہے ہیں؟

(ہ) سچل سرمستؒ کے سندھی اشعار کے مجموعے کا نام کیا ہے؟

۲۔ درست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(الف) سچل سرمستؒ کا انتقال ماہ______________میں ہوا۔

(ب) وہ اکثر غورو______________میں مشغول رہتے تھے۔

(ج) آپ کو سندھی، ہندی__________، فارسی__________اور سرائیکی پر عبور تھا۔

(د) صاحب ڈنو درویش جیسے_____________نے انھیں اپنا جانشین مقرر کیا۔

(ہ) جو کام ہم نے شروع کیا ہے اسے یہ_____________بڑا ہو کر پورا کرے گا۔

۳۔ درست بیان کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) سچل سرمست کا انتقال 190 برس کی عمر میں ہوا۔ (   )

(ب) سچل بڑے ہو کر تنہائی پسند ہو گئے تھے۔ (   )

(ج) والد کے انتقال کے بعد سچل اپنے چچا کے پاس رہنے لگے (   )

(د) سچل کے بارے میں غازی عبداللہ بخاری نے پیشین گوئی کی (   )

(ہ) سچل سرمستؒ کا تعلق صدیقی خاندان سے تھا۔ (   )

(و) درازہ شریف میں تین بزرگ ہستیاں رہتی تھیں۔ (   )

۴۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

شہرت۔ آنکھ کا تارا۔ پیشین گوئی۔ دین۔ زبان

۵۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے اعراب اس طرح بدلیں کہ ان کے معانی بدل جائیں۔ الفاظ اور ان کے معانی لکھیے۔

دِین۔ جِلد۔ عالِم۔ مُقرر۔ شُکر

٦۔ اسم معرفہ کا مطلب ہے خاص نام مثلاً : الطاف قرآن کراچی

اس سبق کے پہلے پیراگراف میں جو لفظ اسم معرفہ کے طور پر آئے ہیں انھیں تلاش کر کے لکھیے۔

۷۔ وہ الفاظ جو معنوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کے اُلٹ ہوں' انھیں متضاد الفاظ کہتے ہیں۔

جیسے صبح اور شام۔ سیاہ اور سفید۔ اچھا اور بُرا

آپ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

گرمی۔ شکست۔ طویل سخت۔ پست

۸۔ دُرست جواب پر (✓) نشان لگائیے۔

(الف) درازہ شریف کا تعلق کس شہر سے ہے:

(الف) خیرپور (ب) میرپور (ج) شہدادپور (د) شکارپور

(ب) سچل سرمست کا اصل نام ہے:

(الف) عبدالخالق (ب) عبداللطیف (ج) عبدالحق (د) عبدالوہاب

(ج) سچل سرمست کا عرس اس مہینے میں منایا جاتا ہے:

(الف) رجب (ب) شعبان (ج) رمضان (د) شوال

(د) اس لفظ کے معنی ہیں فرشتہ:

(الف) مُلک (ب) مِلک (ج) مَلِک (د) مَلَک

(ہ) لفظ پست کا متضاد ہے:

(الف) ترقی (ب) بلند (ج) عروج (د) بام

سرگرمی:

☆ سچل سرمستؒ کے کوئی بھی دو شعر بچوں سے خوش خط لکھوا کر کلاس میں آویزاں کیے جائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

ا۔ بچوں کو سندھ کے صوفی شعرا سے متعلق آگاہی دیں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ حرفِ جار کا استعمال سیکھیں گے۔
۲۔ لفظوں سے جملے بنائیں گے۔
۳۔ ماحول کی صفائی کے تصور سے آگاہ ہوں گے۔
۴۔ درختوں کی اہمیت بیان کریں گے۔

درختوں نے کہا

گرمیوں کی ایک دوپہر تھی۔ گاؤں کی فضا خاموش تھی۔ ایسے میں ایک بچہ ہاتھ میں کتاب لیے اپنے گھر سے نکلا اور قریب ہی ایک باغ میں گھنے درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنا سبق یاد کرنے لگا۔ ذرا سستی آئی تو درخت کے تنے سے پشت لگا لی خوش گوار اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے اُسے نیند آ گئی۔ اُس نے خواب میں دیکھا کہ درختوں نے اُس سے باتیں کرنا شروع کر دیں؛ جس درخت کے نیچے وہ بیٹھا تھا، اس نے کہا۔

''میرے ننھے دوست! اللّٰہ نے جہاں ہوا، پانی اور دھوپ جیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، وہیں اس نے ہمیں بھی تمھاری خدمت پر

مامور کیا ہے گرمی کے موسم میں جب تم اسکول سے گھر آتے ہو تو ہم راستے میں تم پر سایہ کرتے ہیں۔ پناہ نہیں ملتی تو سیدھے ہماری طرف بھاگے آتے ہو۔ ہم تمھیں ہر موسم میں پھل اور پھول بھی پیش کرتے ہیں۔ کبھی آم، کبھی امرود، کبھی آلو بخارے، کبھی خوبانی کبھی کچھ اور۔

ایک دوسرے درخت نے پہلے درخت کی تائید کی، وہ کہنے لگا۔: ''بعض پھل تو ہم تمھیں ایسے دیتے ہیں کہ ایک بار خرید لو اور مہینوں

کھاتے رہو۔خراب ہونے کا کوئی خطرہ ہی نہیں۔کیا بادام،اخروٹ، پستے وغیرہ ایسے پھل نہیں ہیں؟''

ابھی دوسرا اپنی بات ختم کر ہی پایا تھا کہ ایک اور درخت بول اٹھا:

''تمھارے مکان کے دروازے، کھڑکیاں، میز، کرسیاں اور ضرورت کی بے شمار چیزیں لکڑی سے بنائی جاتی ہیں وہ بھی تو ہم ہی سے حاصل کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ایندھن کے لیے لکڑی اور کوئلے کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بھی ہم ہی پوری کرتے ہیں۔''

ابھی وہ درخت سانس لینے رُکا ہی تھا کہ ایک اور درخت نے بولنا شروع کر دیا۔

''ہم سے آپ کو بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ربڑ جس سے تم اپنے غلط الفاظ اور ہندسے مٹاتے ہو اور یہ گوند جس سے تم اپنی کاپیوں میں خوب صورت تصویریں چپکاتے ہو، ہم ہی سے تمھیں حاصل ہوتیں ہیں۔''

''اور یہ کاغذ؟'' پہلے درخت نے اس کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔''یہ بھی ہماری چھال سے بنتا ہے۔اگر کاغذ نہ ہو تو کتابیں کاپیاں نہ ہوں۔''

اتنے میں دور سے ایک درخت نے بولنا شروع کیا:

''تمھاری زندگی اور صحت کا دارومدار صاف ہوا پر ہے۔ہم گندی ہوا اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور تمھیں صاف ہوا مہیا کرتے ہیں تاکہ تم صحت مند رہو۔''

پاس سے ایک نوجوان درخت بھی بولا:''بارش بھی ہماری موجودگی سے ہوتی ہے جس سے موسم خوش گوار رہتا ہے، زمین خوب صورت نظر آتی ہے، پرندے بھی ہم پر بسیرا کرتے ہیں یہاں تک کہ بیماری میں بھی تمھارا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ ہمارے پھلوں، پھولوں، پتوں، جڑوں اور چھال سے دوائیں بنتی ہیں جنھیں پی کر تم دوبارہ بھلے چنگے ہو جاتے ہو۔''

اتنے میں ایک بوڑھے درخت نے شفقت سے کہا:

''لیکن بیٹے! جہاں ہم تمھاری اتنی خدمت کرتے ہیں، وہاں تمھارا بھی تو فرض ہے کہ ہماری کچھ نہ کچھ خدمت اور دیکھ بھال کرو۔ راہ چلتے ہماری ٹہنیاں نہ توڑو، پتے نہ نوچو! اور کھیل ہی کھیل میں ہمارے نرم نازک بچوں کو زمین سے نہ اُکھاڑو۔ تمھیں چاہیے نقصان پہنچانے کے بجائے ہماری حفاظت اور دیکھ بھال کرو۔ ہماری تعداد بڑھانے کی کوشش کرو اور اگر غور کرو تو اس میں بھی تمھارا ہی فائدہ ہے۔''

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) درختوں سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

(ب) ماحول کو بہتر بنانے میں درخت کیا کام کرتے ہیں؟

(ج) درختوں کی حفاظت کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(د) درخت پرندوں کے لیے کس طرح مفید ہیں؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

خوش گوار۔ شفقت۔ تائید۔ فائدہ۔ حفاظت۔

۳۔ خوش خط لکھیے۔

نقصان۔ حیثیت۔ لطف۔ مطلب۔ تائید۔

۴۔ فعل وہ لفظ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا کسی چیز کا ہونا ظاہر ہو اور اُس میں زمانہ بھی پایا جائے۔

مثلاً: ساجد خط لکھ رہا ہے۔ اس میں لکھ رہا ہے فعل ہے کیوں کہ اس میں لکھنے کا کام بھی پایا جاتا ہے اور زمانہ بھی موجود ہے۔ زمانہ یعنی زمانہ حال بھی موجود ہے۔

نیچے دیے گئے جملوں سے فعل الگ کر کے لکھیے۔

(الف) محمود نے طوطا پکڑا۔

(ب) وہ سبزی بیچتا ہے۔

(ج) ہم کل مردان جائیں گے۔

(د) آج بارش ہو رہی ہے۔

(ہ) لڑکے کھیل رہے ہیں۔

۵۔ درست الفاظ چن کر خالی جگہیں پر کیجیے۔

(الف) تمھارے مکان کے دروازے، کھڑکیاں بھی __________ سے بنائی جاتی ہیں۔

(الف) ماربل (ب) سیمنٹ (ج) لکڑی (د) مٹی

(ب) خوش گوار اور __________ ہوا کے جھونکوں سے اسے نیند آ گئی۔

(الف) ٹھنڈی (ب) گرم (ج) میٹھی (د) خوش بودار

(ج) کاغذ بھی ہماری __________ سے بنتا ہے۔

(الف) کھال (ب) جال (ج) چھال (د) رال

(د) ہمارے نرم و نازک __________ کو جڑ سے نہ اُکھاڑو:

(الف) پھولوں (ب) پتوں (ج) کانٹوں (د) بچوں

(ہ) ہماری __________ اور دیکھ بھال کرو۔

(الف) نجات (ب) حفاظت (ج) نظامت (د) صفائی

٦۔ فقرے درست کر کے لکھیے۔

غلط فقرے	درست فقرے
ضرورت کی چیزیں بے شمار بنائی جاتی ہیں لکڑی سے	
مہینوں خرید بعض پھل ایک بار لو اور کھاؤ	
تمھارا بھی ہے فرض کرو ہماری خدمت	
اگر کرو غور تو ہے اس میں فائدہ بھی تمھارا	
گرمی کے اسکول میں تم جب موسم جاتے ہو۔	

سرگرمی:

☆ بچے ''میں کون ہوں؟'' کے موضوع پر تقریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

ا۔ اساتذہ زمانے کے لحاظ سے فعل کی اقسام کا چارٹ بنوا کر طلبہ سے پڑھوائیں۔ اور کلاس میں آویزاں کریں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم ترنم سے پڑھیں گے۔

۲۔ ہم قافیہ الفاظ کی شناخت کریں گے۔

۳۔ وطن کی محبت کا اظہار کریں گے۔

۴۔ حرفِ استعجابیہ کا استعمال کریں گے۔
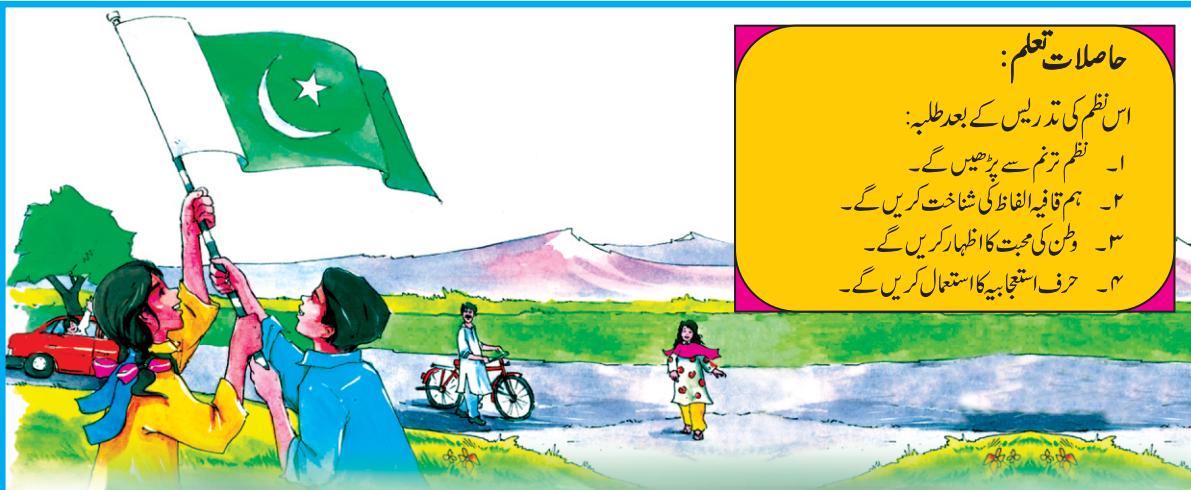
ہم پھول اک چمن کے

ہم پھول اک چمن کے　　ہم روپ اک وطن کے

ہم پھول اک چمن کے

پرچم وطن کا ہم کو　　ہے جان سے بھی پیارا

آنکھوں کا ہے اجالا　　یہ چاند یہ ستارا

جلوے ہمارے دل میں　　اس کی کرن کرن کے

ہم پھول اک چمن کے

آنے نہ دیں گے اپنے　　گلشن میں ہم خزاں کو

جنت بنائیں گے ہم　　اس پاک گلستاں کو

رنگ دیں گے اپنے خوں سے　　یہ راستے وطن کے

ہم پھول اک چمن کے

تنظیم اور یقیں کی　　راہوں پہ ہم چلیں گے

آپس کے پیار ہی سے　　قائم سدا رہیں گے

جلوے نگر نگر کے　　نغمے دمن دمن کے

ہم پھول اک چمن کے

(صہبا اختر)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) شاعر نے چمن کسے کہا ہے؟

(ب) پرچم کے چاند اور ستارے کو شاعر نے کیا کہا ہے؟

(ج) ''آنے نہ دیں گے اپنے گلشن میں ہم خزاں کو'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(د) نظم کے آخری بند میں شاعر نے کن راہوں پر چلنے کی بات کی ہے؟

۲۔ دیے گئے ادھورے مصرعوں میں درست الفاظ لکھیے۔

(الف) رنگ دیں گے اپنے ________ سے

(ب) تنظیم اور ________ کی

(ج) جلوے، نگر ________ کے

(د) اس کی کرن ________ کے

(ہ) جنت بنائیں ________ ہم

(و) ہم ________ ایک چمن کے

(ز) گلشن میں ہم ________ کو

۳۔ اس نظم میں سے چمن کے ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

جیسے: وطن

۴۔ وہ الفاظ جو جوش، جذبے، حیرت، افسوس، خوشی، تعجب وغیرہ میں اچانک منھ سے نکلیں، انھیں حروف فجائیہ کہتے ہیں۔ حروف فجائیہ کی ایک قسم حروف استعجابیہ ہے، یعنی جو الفاظ حیرت یا تعجب کے موقعے پر بولے جائیں۔

مثلاً: ارے سبحان اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ واہ وغیرہ

پانچ ایسے جملے بنائیے جن میں حروف استعجابیہ کا استعمال کیا گیا ہو۔

۵۔ اردو میں بعض الفاظ ایسے ہیں جن کے اعراب (زیر۔ زبر۔ پیش) بدلنے سے معانی بدل جاتے ہیں۔

جیسے: کُل یعنی تمام

اور: کَل یعنی آنے والا یا گزرا ہوا دن۔

پانچ ایسے الفاظ لکھیے جن کے اعراب بدلنے سے معنی بدل جاتے ہوں ساتھ میں ان کے معنیٰ بھی لکھیے۔

۶۔ دیے گئے اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کیجیے۔

(الف) ہم پھول اک چمن کے، ہم روپ اک وطن کے

(ب) تنظیم اور یقین کی راہوں پہ ہم چلیں گے

(ج) جلوے نگر نگر کے، چرچے دَمن دَمن کے

(د) رنگ دیں گے اپنے خون سے، یہ راستے وطن کے

۷۔ شعر میں ترنم پیدا کرنے کے لیے ایک جیسی آواز والے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔:

جیسے قربان۔ سبحان۔ فرقان۔ نعمان۔

آپ اسی طرح قافیہ کی چار مثالیں لکھیے۔

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گلشن۔ پرچم۔ نگر۔ کرن۔ جلوے

سرگرمی:

☆ بچوں کے درمیان پاکستان کے بارے میں معلوماتی مقابلہ کرایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

ا۔ اشعار کی تفہیم و تشریح کے دوران بچوں کو باور کرایا جائے کہ ان کا وطن عظیم قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے اس لیے انھیں اپنے وطن کی قدر کرنی چاہیے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ الفاظ کے جملے بنائیں گے۔
۲۔ حرفِ جار کا استعمال کریں گے۔
۳۔ اپنے وطن کی ثقافت کے بارے میں بتائیں گے۔
۴۔ دس جملوں پر مشتمل معلوماتی مضمون لکھیں گے۔

ملتان کی سیر

آج جماعت میں بڑا جوش وخروش تھا۔تمام طلبہ نہایت بے چینی سے اپنے اُستاد کا انتظار کر رہے تھے۔جاوید بار بار پہلو بدل رہا تھا۔ وہ فکرمند نظر آ رہا تھا۔حمید نے جاوید کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا:
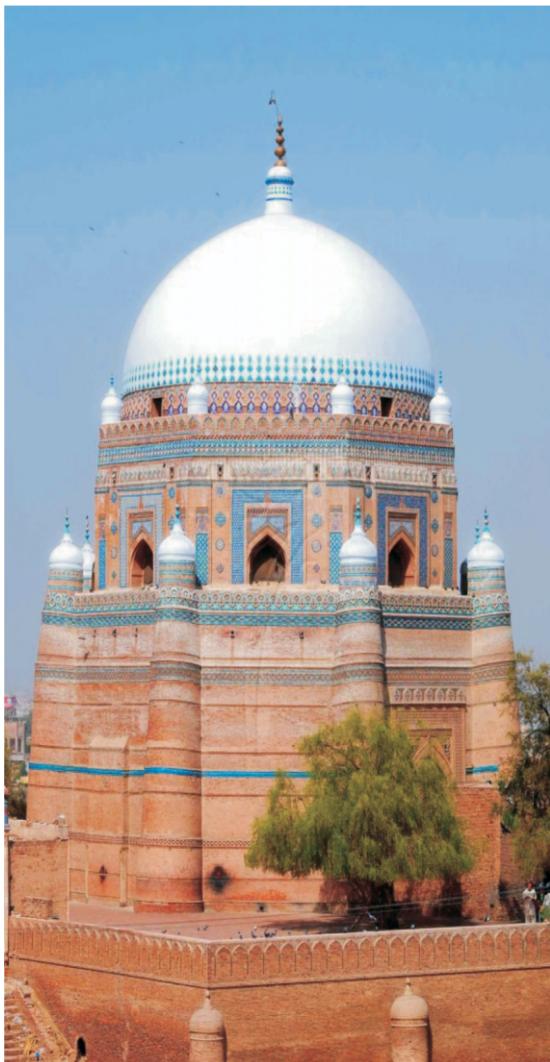
حمید: جاوید تم کچھ پریشان ہو؟

جاوید (چونک کر) میں! نہیں۔۔۔۔نہیں تو۔

حمید: اب تک نادر کے نمبر سب سے زیادہ ہیں، تمھیں اس سے زیادہ نمبر لینے ہیں تاکہ پہلا انعام ملے مگر تم تو گھبرا رہے ہو۔

جاوید: نہیں تو، میں تو بالکل بھی نہیں گھبرا رہا۔ میں ان شاءاللہ، نادر سے زیادہ نمبر لوں گا۔

حمید: اب چپ ہو جاؤ۔ وہ دیکھو ماسٹر صاحب آ رہے ہیں، اب مزا آئے گا۔

(ماسٹر صاحب جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے طلبہ کو بیٹھنے کا کہتے ہیں۔)

ماسٹر صاحب: بچو! آپ تو جانتے ہیں کہ ہر ہفتے جماعت کے کسی ایک لڑکے کو پاکستان کے کسی مشہور شہر کی کہانی سنانی ہوتی ہے۔ پچھلے ہفتے نادر کی باری تھی۔انھوں نے حیدر آباد کی کہانی سنائی تھی اور چھے (۶) نمبر لیے تھے جو کہ اب تک کے مقابلے میں سب سے زیادہ

ہیں۔آج جاوید کی باری ہے۔ یہ ملتان کی کہانی سنائیں گے۔ جاوید! آپ تیار ہیں؟

جاوید: جی ہاں!

ماسٹر صاحب: بچو! آپ کو معلوم ہے کہانی کے دوران اگر جاوید کوئی بات غلط بتائیں یا بھول جائیں اور جماعت کا کوئی بچہ ان کی اصلاح کر دے تو ان کے نمبر کٹ جائیں گے۔ (پھر جاوید سے مخاطب ہو کر بولے۔) آپ کہانی شروع کریں۔

جاوید: بہتر جناب! بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ملتان کی کہانی جتنی پرانی ہے اتنی ہی دل چسپ بھی ہے۔ اس شہر نے سکندر اعظم، محمد بن قاسم، چنگیز خان، محمود غزنوی اور تیمور جیسے مشہور فاتحین کی شان و شوکت دیکھی ہے۔ یہی نہیں بل کہ اس شہر نے تمام مغل شہنشاہوں کا جاہ و جلال بھی دیکھا ہے۔ مغلوں کے بعد سکھ اور پھر انگریز آئے، انگریزوں کی حکومت کے خاتمے پر جب ملک آزاد ہوا تو ملتان پاکستان میں شامل تھا۔ (جاوید کچھ دیر رکتا ہے تو طلبہ شور مچاتے ہیں۔)

طلبہ: پھر کیا ہوا؟ پھر کیا ہوا؟

ماسٹر صاحب: بھئی ذرا دم تو لینے دو۔ ہاں جاوید! تو پھر کیا ہوا؟

جاوید: جناب ملتان کے بارے میں کچھ تاریخی باتیں رہ گئی ہیں، وہ میں بتانا چاہوں گا، پھر یہ بتاؤں گا کہ پاکستان بننے کے بعد اس شہر ملتان نے جو کہ دریائے چناب کے کنارے واقع ہے، کتنی ترقی کی۔

ماسٹر صاحب: ضرور، ضرور۔

جاوید: ملتان قدیم زمانے میں بھی مشہور تھا۔ بڑے بڑے سیاح مثلاً ابن بطُوطہ، ہوان سانگ، مسعودی اور البیرونی کے سفر ناموں میں ملتان کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے۔ تین مشہور بادشاہ احمد شاہ درانی، محمد تغلق اور بہلول لودھی بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔

(جاوید چپ ہو جاتا ہے اور رومال سے پیشانی صاف کرنے لگتا ہے۔ نادر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔)

نادر: جناب میں کچھ عرض کروں؟

ماسٹر صاحب: (مسکراتے ہوئے جاوید کو دیکھ کر پوچھتے ہیں۔) کیوں جاوید! کیا نادر کچھ بتائیں؟

جاوید: جی نہیں جناب، میں خود ہی سب کچھ بتا دوں گا (نادر سے مخاطب ہو کر) آپ مہربانی فرما کر بیٹھ جائیے۔ (نادر بیٹھ جاتا ہے۔ جاوید کہانی کا سلسلہ اس طرح شروع کرتا ہے جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو۔)

جاوید: جی تو سنیے! قدیم شہر ہونے کی حیثیت سے ملتان میں بہت سی تاریخی عمارتیں ہیں جن میں مسجد ولی محمد اور پرانا قلعہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس قلعے میں شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، شاہ رکن عالمؒ، حضرت شمس سبزواریؒ اور شیخ یوسف گردیزیؒ، موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ کے مزارات ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں ایک خوب صورت تفریح گاہ بھی بنا دی گئی ہے جس کا نام ابن قاسم باغ ہے۔ اس باغ میں اسٹیڈیم، پیرا کی کے تالاب اور نگار

خانۂ نامی عجائب گھر شامل ہیں۔ یہاں لانگے خان کا باغ بھی ہے جس میں ایک اچھا اور بڑا کتب خانہ ہے۔(جاوید رکتا ہے تو ماسٹر صاحب اس سے سوال کرتے ہیں)

ماسٹر صاحب: جاوید! تم نے ابھی بتایا تھا کہ آزادی کے بعد ملتان پاکستان کے حصے میں آ گیا، تو کیا ملتان نے اس کے بعد کوئی ترقی نہیں کی؟

جاوید: عرض کرتا ہوں جناب، قیام پاکستان کے بعد ملتان نے صنعتی اور تجارتی میدان میں بہت ترقی کی۔ صنعتی لحاظ سے یہاں سوتی اونی کپڑا بنانے، مشینوں کے پرزے ڈھالنے، کھاد بنانے اور شیشہ سازی کے کارخانے قائم کیے گئے۔ اس کے علاوہ کھڈی کا کپڑا، چادریں، دریاں، قالین، اونٹ کی کھال کا آرائشی سامان، جوتے اور برتن بنانے کی گھریلو صنعتیں بھی قایم ہوئیں جو روز ترقی کر رہی ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا بجلی گھر بھی ہے۔

شہر کے بعض اہم مقامات میں ملتان کی پرانی عیدگاہ، ہوائی اڈہ، نشتر میڈیکل یونی ورسٹی اور بہاءالدین زکریا یونیورسٹی بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ملتان کا چوک بازار بہت مشہور ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں سے مختلف سمتوں میں چھے راستے نکلتے ہیں جو ملتان شہر کی فصیل کے چھے دروازوں تک جاتے ہیں۔ دروازوں کے نام یہ ہیں، دہلی دروازہ، خرم دروازہ، دولت دروازہ، پاک دروازہ، بوہر دروازہ اور لاہوری دروازہ۔ ان میں بے شمار سجی سجائی دکانیں ہیں، یہاں ہر وقت چہل پہل رہتی ہے۔ سندھ اور پنجاب کے درمیان، ملتان سب سے بڑی تجارتی منڈی ہے اس لیے یہاں کے بازاروں کی رونق کبھی کم نہیں ہوتی۔

(اتنا کہہ کر جاوید خاموش ہو جاتا ہے اور سب بچے تالیاں بجا کر داد دیتے ہیں۔ جاوید خوشی اور فخر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ جماعت کے بچوں پر ایک نظر ڈالتا ہے جیسے اس نے کوئی بڑی مہم سر کر لی ہو)۔

ماسٹر صاحب: (جاوید کی طرف دیکھ کر) جاوید نے ملتان کی بہت اچھی کہانی سنائی ہے، میں انھیں مبارک باد دیتا ہوں۔

حمید: (آہستہ سے) جاوید مبارک ہو پہلا انعام آپ ہی کو ملے گا۔

جاوید: شکریہ

ماسٹر صاحب! آپ کا ایک نمبر کاٹ لیا گیا ہے کیوں کہ آپ درمیان میں خاموش ہو گئے تھے اور کچھ گھبرا سے گئے تھے اس طرح آپ نے آٹھ نمبر حاصل کیے ہیں۔

جاوید: ٹھیک ہے جناب!

ماسٹر صاحب: میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ پہلا انعام جاوید نے حاصل کیا ہے۔

سب بچے زوردار تالیوں کے ساتھ جاوید کو مبارک باد دیتے ہیں اور وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) ملتان پر کن کن بادشاہوں کی حکومت رہی؟

(ب) کن سیاحوں کے سفرناموں میں ملتان کا ذکر ملتا ہے؟

(ج) کون سے تین مشہور بادشاہ ملتان میں پیدا ہوئے؟

(د) ملتان میں کن مشہور بزرگوں کے مزارات ہیں؟

(ہ) ملتان کی دست کاری کی مصنوعات میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں؟

۲۔ درست الفاظ کے ذریعے خالی جگہیں پر کیجیے۔

(الف) جاوید نے ________ کی بہت اچھی کہانی سنائی۔

(ب) سب اسے مبارک باد دیتے ہیں اور وہ ________ سے پھولا نہیں سماتا۔

(ج) پاکستان کے کسی مشہور ________ کی کہانی سنانا ہوتی ہے۔

(د) ملتان کی ________ جتنی پرانی ہے اُتنی ہی دل چسپ بھی۔

(ہ) میں تمھیں ________ دیتا ہوں۔

(ز) تین مشہور بادشاہ احمد شاہ درانی، محمد تغلق اور ________ اسی شہر میں پیدا ہوئے۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

قدیم۔ مہم۔ بے شمار۔ منڈی۔ رونق

۴۔ ان الفاظ پر اعراب لگائیے۔ حیثیت۔ طلبہ۔ تغلق۔ بطوطہ۔ نشتر۔

۵۔ درج ذیل جملوں میں سے فعل اور حرف جار الگ الگ کر کے لکھیے۔

(الف) علی گھر سے آیا ہے۔

(ب) پیالہ میز پر رکھا ہے۔

(ج) جاوید کل تک اپنا کام مکمل کر لے گا۔

(د) چڑیا ٹہنی پر بیٹھی ہے۔

(ہ) فریحہ صبح سے سبق یاد کر رہی ہے۔

۶۔ خط لگا کر دونوں کالموں کے جملے درست انداز سے ملایئے۔

جاوید! مبارک ہو	اتنی ہی دل چسپ بھی ہے
قدیم شہر ہونے کی بنا پر ملتان	خوب صورت تفریح گاہ بھی بنا دی گئی ہے
ہر ہفتے جماعت کے کسی ایک لڑکے	میں بے شمار تاریخی عمارتیں ہیں
ملتان کی کہانی جتنی پرانی ہے	کوئی ترقی نہیں کی ہے؟
جاوید کہانی کا سلسلہ اس طرح	پہلا انعام آپ کو ہی ملے گا۔
ان مزاروں کے علاوہ یہاں ایک	شروع کرتا ہے جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو
کیا ملتان نے اس کے بعد	چھے دروازے ہیں۔
ملتان شہر کی فصیل کے	کو پاکستان کے کسی شہر کی کہانی سنانی ہوتی ہے۔

۷۔ پاکستان کے کسی بھی شہر کے متعلق دس جملے لکھیے جس سے اُس شہر کی اہمیت اُجاگر ہو۔

۸۔ خوش خط لکھیے۔

دست کاری۔ پریشان۔ خصوصیات۔ مصنوعات۔ سیاحوں۔ میڈیکل ملتان

سرگرمی:

☆ طالب علم اپنے شہر کے خاص علاقوں کی ایک فہرست بنا کر استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کو شہر کے کسی تاریخی مقام کی سیر کرا کے وہاں کے بارے میں مفید معلومات فراہم کیجیے۔ حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر دس سطری مضمون لکھوایئے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ پاکستان کے رسم و رواج کے بارے میں جانیں گے۔
۲۔ مختلف لوگوں کے رہن سہن کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔
۳۔ اسم، فعل اور ضمیر کے بارے میں جانیں گے۔
۴۔ غلط جملوں کو درست کریں گے۔

ہمارے رسم و رواج

پیارا وطن پاکستان، ایک اسلامی، فلاحی اور جمہوری مملکت ہے۔ اسے خالصتاً مسلمانوں کی آزاد ریاست کے طور پر حاصل کیا گیا۔ یہ وطن ایک ایسے گُل دان سے، مشابہت رکھتا ہے جو کلمہ طیبہ کے نور، قومی زبان اُردو کی چاشنی اور بنیادی رسم و رواج کے حسین پھولوں سے سجا ہے خوش نما پھولوں کے ساتھ ساتھ یہ گل دان مقامی زبانوں، مختلف نسلوں اور علاقائی لباسوں، کھانے پینے کے مختلف انداز اور آداب مہمان نوازی کی حسین پتیوں سے سجا ہے۔

یہ رنگا رنگی دراصل موسموں کے اختلاف اور زمین کی ساخت کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک پر خصوصی کرم فرمایا ہے۔ ایک طرف شدید گرم علاقے ہیں تو دوسری طرف برف پوش پہاڑ۔ کہیں صحرا ہیں تو کہیں سمندر۔ ظاہر ہے کہ موسموں اور زمین کی ساخت کا یہ اختلاف لوگوں کی زندگی، طرز بود و باش اور رسم و رواج پر پُراثر انداز ہوتا ہے۔ برفانی علاقوں کے لوگ جہاں بھاری لباس پہنتے ہیں وہاں گرم علاقوں کے باسیوں کا لباس ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ برفانی علاقوں میں گھر اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ چھتوں پر برف ڈھیر کی شکل اختیار نہ کر سکے اور یہ مکان آسانی سے گرم کیے جا سکیں، جب کہ گرم علاقوں کے لوگوں کے سامنے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، اس لیے اُن کے مکانوں کی بناوٹ مختلف ہوتی ہے۔ دوسری طرف ہمارے خانہ بدوش قبائلی ہیں جو سرے سے گھر بناتے ہی نہیں۔ ان کا پیشہ چُوں کہ

گلہ بانی ہے، اس لیے یہ اپنے بڑے بڑے ریوڑوں کے لیے چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ گھر بنانے کے بجائے خیموں میں زندگی گزارتے ہیں۔ یہ خیمے اِن کے پالتو جانوروں کی اُون سے بنائے جاتے ہیں۔

باوجود اِس کے ہم پاکستانیوں کے مذہبی اور قومی تیوہار ایک ہیں جنھیں پوری قوم مذہبی عقیدت اور قومی جوش و جذبے سے مناتی ہے۔ جشنِ آزادی کے موقعے پر جہاں پاکستانی شہر دلھنوں کی طرح سجے ہوتے ہیں وہاں دیہاتی بھی اپنی بساط کے مطابق گھروں کو سجا کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں حتیٰ کہ پہاڑوں، جنگلوں، صحراؤں اور ویرانوں میں عارضی طور پر مقیم خانہ بدوشوں کے خیموں پر بھی قومی پرچم لہراتے نظر آتے ہیں۔

کسی قوم کے رسم و رواج کی حقیقی نمایندہ وہاں کی دیہی آبادی ہوتی ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر آبادی دیہاتوں پر مشتمل ہے۔ دیہات یا گاؤں کی آبادی کم ہوتی ہے اور یہ لوگ عموماً ایک ہی جَد کی اولاد ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ بھی ہو تو آپس میں رشتہ داریوں کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رسم و رواج کی بڑی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کے تقریباً تمام علاقوں میں ایک خوب صورت رواج گندم کی کٹائی کے موقعے پر نظر آتا ہے۔ گاؤں کے لوگ مقررہ دن درانتیاں لے کر کھیت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اُدھر ڈھولچی ڈھول لے کر آجاتے ہیں۔ ڈھول بجنا شروع ہوجاتا ہے اور کسان ڈھول کی تھاپ پر گندم کی کٹائی شروع کردیتے ہیں۔ اس موقع پر اکثر نوجوان کسان ٹکڑیوں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ مختلف ٹکڑیاں آپس میں مقابلہ شروع کردیتی ہیں۔ پیچھے رہ جانے والی ٹکڑی پر مزے مزے کی آوازیں کسی جاتی ہیں۔ انھیں شرمندہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بزرگ کسان کبھی آگے نکل جانے والی ٹکڑی کے نوجوانوں کو شاباش دیتے ہیں اور کبھی پیچھے رہ جانے والوں کے حوصلے بڑھاتے ہیں۔ اس طرح کئی دِنوں کا کام ایک دِن میں ہوجاتا ہے۔ گاؤں کے اکثر کسان جن کی گندم زیادہ رقبے پر ہو یہ اہتمام کرتے ہیں۔ یوں ایک دوسرے کی مدد بھی ہوجاتی ہے اور شغل بھی۔ مہمان کسان کو دوپہر کا کھانا سادہ سا دیا جاتا ہے جو عموماً دیسی گھی سے چپڑی روٹی اور لسی پر مشتمل ہوتا ہے، لیکن رات کے کھانے پر پُر تکلف دعوت کا
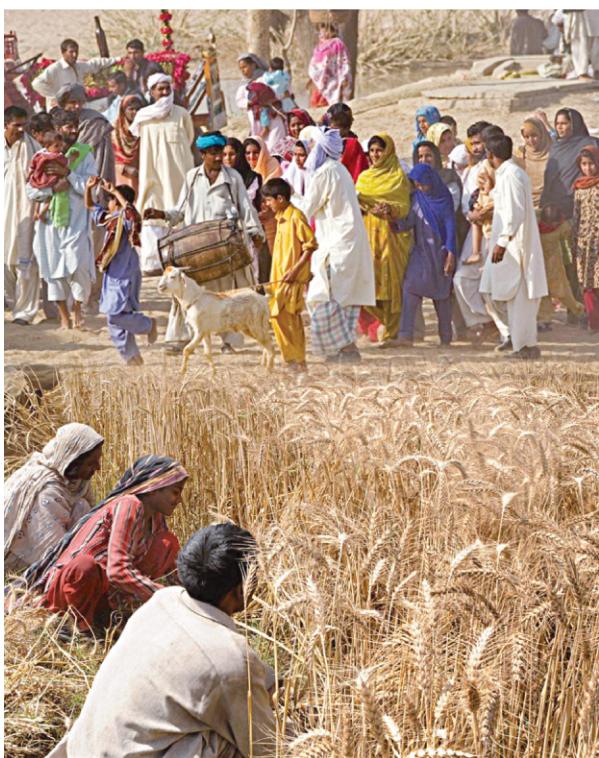
اہتمام کیا جاتا ہے۔ دعوت کے موقعے پر بھی نوجوان کسانوں کا شغل جاری رہتا ہے۔ چٹکلا بازی ہوتی ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ میزبان کا کھانا کم پڑ جائے اور نوجوانوں کو اُس کا مذاق اُڑانے کا موقع مل جائے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے ۔

(الف) پاکستان ایک گُل دان ہے، یہ کن چیزوں کو ملا کر تیار کیا گیا ہے؟

(ب) پاکستان ایک گُل دان ہے، اس میں کون کون سے پھول سجائے گئے ہیں؟

(ج) ہمارے مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟ کوئی سے دو کے نام لکھیے ۔

(د) پاکستان میں منائے جانے والے قومی تہواروں کے نام لکھیے ۔

(ہ) رسم ورواج پر کون کون سے عناصر اثر انداز ہوتے ہیں؟

(و) اللّٰہ تعالیٰ نے ہمارے ملک پر کون سا خصوصی کرم فرمایا ہے؟

۲۔ سبق کے حوالے سے سے دُرست جواب پر (✓) لگایئے :

(الف) یہ ملک مشابہت رکھتا ہے:

(الف) گُل دستے سے (ب) گُل دان سے (ج) گُلشن سے (د) گُلستان سے

(ب) سرے سے گھر بناتے ہی نہیں:

(الف) چرواہے (ب) کسان (ج) صحرائی لوگ (د) خانہ بدوش

(ج) کسی قوم کے رسم ورواج کی حقیقی نمایندہ ہوتی ہے:

(الف) امیر آبادی (ب) شہری آبادی (ج) دیہی آبادی (د) غریب آبادی

(د) دیہاتی بھی گھروں کو سجا کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں:

(الف) بساط کے مطابق (ب) توفیق کے مطابق (ج) عقل کے مطابق (د) ذوق کے مطابق

(ہ) گاؤں کے لوگ لے کر کھیت میں پہنچ جاتے ہیں:

(الف) کلہاڑیاں (ب) کُھرپیاں (ج) درانتیاں (د) چَھڑیاں

۳۔ درج ذیل الفاظ کو دُرست معانی سے ملایئے:

الفاظ	معنی
جَد	ہمت، طاقت، توفیق
ساخت	چند لوگوں کا گروہ
بساط	رہائش پذیر
ٹکڑی	دادا
باسی	بناوٹ
مقیم	بسنے والا

۵۔ درج ذیل جملوں میں سے حروفِ تعجب، حروف تاسف اور حروف ندا تلاش کیجیے۔

حروفِ تعجب حروفِ تاسف حروف ندا

(الف) اولڑکے! اِدھر آؤ۔ (ب) افسوس! میں اُس سے نہ مِل سکا۔

(ج) سبحان اللّٰہ ! کیسا ذہین بچہ ہے۔ (د) اُف اللّٰہ ! میرے سر میں شدید درد ہے۔

(ہ) یااللّٰہ ! ہماری قوم پر رحم فرما۔ (و) اوہو! آپ کب آئے؟

٦ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	جملے
حقیقی	
آبادی	
رنگا رنگ	
ہلکا پھلکا	
علاقائی	

سرگرمی:

☆ کھیلوں پر ایک چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کو مختلف لوگوں کے رہن سہن اور لباس کے بارے میں بتایئے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ مفرد سے مرکب الفاظ بنانا سیکھیں گے۔

۲۔ کام کی اہمیت و ضرورت بیان کریں گے۔

۳۔ نئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔

۴۔ نامکمل کہانی مکمل کریں گے۔

محنت میں عظمت

موچی کرمو اپنے کام میں بہت ماہر تھا۔ پرانے جوتوں کی مرمت اتنی صفائی سے کرتا تھا کہ وہ بالکل نئے معلوم ہوتے تھے۔ اکثر اس کے پاس ایسے پھٹے پرانے جوتے آتے تھے جن کی سلائی کم زور ہوتی تھی اور تھوڑے دنوں کے استعمال کے بعد ہی اُدھڑ جاتی۔ وہ ان جوتوں کو اتنی مضبوط سلائی سے جوڑتا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ پائے دار اور مضبوط ہو جاتے۔ محلے کے تمام لوگ اپنے جوتوں کی مرمت کرمو کے علاوہ کسی اور موچی سے نہیں کراتے تھے۔

آج کرمو کے پاس بہت بھیڑ تھی لیکن یہ بھیڑ اس کے کام کی وجہ سے نہیں تھی بل کہ اس وجہ سے تھی کہ اس کا بیٹا ناصر میٹرک کے سالانہ امتحان میں اول آیا تھا۔ لوگ بڑی تعداد میں اس کے پاس مبارک باد دینے کے لیے آ رہے تھے اور وہ خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ ہر آنے والے کو وہ اپنے ہاتھ سے مٹھائی بھی کھلا رہا تھا۔

دوسری طرف ناصر کے اسکول میں جشن کا سماں تھا۔ ناصر کو اس کے دوستوں نے گھیرا ہوا تھا۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ بات ہی ایسی تھی۔ آج پورے شہر میں ان کے اسکول کے چرچے ہو رہے تھے۔

ناصر کے ہم جماعتوں میں سب ہی خوش تھے سوائے منصور کے۔ منصور شہر کے مشہور رئیس نوازش کا اکلوتا بیٹا تھا۔ پڑھائی میں تو وہ اتنا اچھا نہیں تھا البتہ اپنے امیر باپ کی دولت کے بل پر اپنے ہم جماعتوں پر خوب رعب جمایا کرتا تھا اور ناصر کو ''موچی کا بیٹا'' کہہ کر چڑاتا تھا لیکن آج ناصر نے جو کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ اس کے سامنے منصور کی ساری اکڑ خاک میں مل گئی تھی۔ وہ سب سے الگ تھلگ ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ اسے رہ رہ کر اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ سلیم، عبداللّٰہ اور طارق جو روزانہ اس کے آگے پیچھے گھومتے تھے، آج ناصر کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ اچانک سلیم کی نظر منصور پر پڑی۔ وہ اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا۔ ''تم کیوں سب سے الگ کیوں بیٹھے ہو؟ لگتا ہے تم نے ناصر کو مبارک باد بھی نہیں دی۔''

''اوّل آیا ہے تو کیا ہوا؟ ہے تو موچی کا بیٹا۔'' منصور نے حقارت سے جواب دیا۔

سلیم نے کہا: ''مگر یہ بھی تو دیکھو کہ آج اسی بیٹے کی وجہ سے پورے شہر میں ہمارے اسکول کی دھوم مچی ہے۔''

منصور نے جواب دیا: ''تو کیا ہوا؟ اس طرح وہ ہمارے جیسا عزت دار ہو جائے گا کیا؟''

اتفاق سے یہ گفت گو ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی برآمدے سے گزرتے ہوئے سن لی۔ وہ سارا معاملہ سمجھ گئے۔ انھوں نے منصور کو تو کچھ نہیں کہا لیکن کلاس میں داخل ہو کر اعلان کر دیا کہ ناصر کے اوّل آنے کی خوشی میں اگلے ہفتے اسکول میں ایک تقریب ہوگی جس میں محکمۂ تعلیم کے افسران اور شہر کے معزز افراد بھی شریک ہوں گے۔

تقریب میں منصور کے والد نوازش علی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ محکمے کے اعلیٰ افسران نے ناصر کو اسٹیج پر بلا کر خوب شاباش دی۔ تھوڑی دیر بعد منصور کے والد کو بھی اسٹیج پر بلایا گیا انھوں نے اپنی مختصر تقریر میں ناصر کی خوب تعریف کی اور یہاں تک کہہ دیا ''کاش میرا بیٹا بھی ناصر کی طرح ذہین ہوتا۔'' یہ بات منصور کو بہت ناگوار گزری۔ گھر جا کر اس نے اپنے والد سے شکایت کی:

''آپ نے محفل میں ایک موچی کے بیٹے سے کم تر قرار دے کر سب کے سامنے مجھے شرمندہ کر دیا۔''

''شرمندہ تو تم نے مجھے کیا ہے۔'' انھوں نے جواب دیا، ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ناصر کو موچی کا بیٹا کہہ کر چڑاتے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ جوتے مرمت کرنا کوئی گھٹیا کام ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اپنا ہر کام یہاں تک کہ جوتے بھی اپنے ہاتھوں سے مرمت کیا کرتے تھے۔ کیا اس کے باجود کوئی مسلمان اس کام کو حقیر سمجھ سکتا ہے؟''

منصور یہ سن کر کانپ اُٹھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے اپنے باپ سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی ضرور کرے گا۔

اگلے دن اسکول میں سب اس وقت حیران رہ گئے، جب منصور آتے ہی ناصر سے لپٹ گیا۔ اُسے مبارک باد دی اور اپنے پہلے والے رویے پر ندامت کا اظہار کیا۔ ناصر نے کُھلے دل سے اُسے معاف کر دیا۔ بعد میں دونوں ایک دوسرے کے اچھے دوست بن گئے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) موچی پھٹے ہوئے جوتوں کی مرمت کس طرح کرتا تھا؟

(ب) موچی کی خوشی کا کیا سبب تھا؟

(ج) منصور کی اکڑ کس طرح خاک میں ملی؟

(د) ہیڈ ماسٹر نے منصور کو سبق سکھانے کے لیے کیا کیا؟

۲۔ دیے گئے بیانات میں درست جوابات پر صحیح کا نشان لگائیے۔

(الف) موچی کرمو جوتوں کی مرمت کرتا تھا:

(الف) سوئی سے (ب) صفائی سے (ج) دل سے (د) محنت سے

(ب) ناصر اول آیا تھا:

(الف) امتحان میں (ب) دیس میں (ج) تقریری مقابلے میں (د) انٹرویو میں

(ج) منصور کی ساری اکڑ مل گئی:

(الف) دولت میں (ب) پانی میں (ج) خاک میں (د) غربت میں

(د) تقریب میں شریک ہوئے تھے:

(الف) ہر طرح کے لوگ (ب) امیر لوگ (ج) صرف بچے (د) خواتین

(ہ) منصور نے اپنے رویے پر اظہار کیا:

(الف) ندامت کا (ب) خوشی کا (ج) دکھ کا (د) بے پروائی کا

۳۔ خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کیجیے۔

(الف) جوتے __________ کرنا کوئی گھٹیا کام نہیں۔

(ب) تقریب میں منصور کے __________ کو بھی مدعو کیا گیا۔

(ج) وہ اپنے ہم جماعتوں پر خوب __________ جمایا کرتا۔

(د) وہ جوتوں کو بے حد __________ سے جوڑ دیا کرتا تھا۔

(ہ) کیا کوئی مسلمان اس کام __________ سمجھ سکتا ہے۔

(و) ہر آنے والے کو وہ اپنے ہاتھ سے __________ کھلا رہا تھا۔

(ز) وہ ناصر کو __________ کہہ کر پکارا کرتا تھا۔

☆ بناوٹ کے لحاظ سے الفاظ کی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔

(الف) مفرد الفاظ: وہ الفاظ جو دوسرے الفاظ کی مدد سے نہ بنائے گئے ہوں۔

جیسے: میز، لڑکا، پھول، کسی تنہا لفظ کو مفرد لفظ کہتے ہیں۔

(ب) مرکب الفاظ: ایک سے زائد الفاظ کے مجموعے کو مرکب لفظ کہتے ہیں۔ مرکب الفاظ کئی طریقوں سے بنتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ مفرد الفاظ کے شروع میں کوئی لفظ یا حرف لگا کر مرکب الفاظ بنائے جائیں۔

جیسے:

				مرکب الفاظ
با	+	ادب	=	باادب
ان	+	پڑھ	=	ان پڑھ
بے	+	بس	=	بے بس

جو لفظ یا حرف مفرد لفظ کے شروع میں لگایا جائے اسے ''سابقہ'' کہتے ہیں اوپر کی مثالوں میں: با، ان، بے سابقے ہیں۔

۴۔ درج ذیل سابقوں کی مدد سے کم از کم تین تین مرکب الفاظ بنائیے۔

(الف) نا =　　　(ب) غیر =

(ج) خوش =　　　(د) بد =

(ہ) ہم =

۵۔ درج ذیل سادہ جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے۔

سادہ جملے	منفی جملے
جیسے: انور اسکول جائے گا۔	انور اسکول نہیں جائے گا۔

(الف) میرے پاس قلم ہے۔

(ب) حامد کرکٹ کا کھلاڑی ہے۔

(ج) لیاقت علی خان صدر تھے۔

(د) آج بارش کا امکان ہے۔

(ہ) ہوسکتا ہے بجلی وقت پر آجائے۔

سرگرمی: نیچے ایک کہانی کا ابتدائی حصہ دیا جارہا ہے۔ آپ اسے پڑھ کر اپنے ذہن کے مطابق کہانی مکمل کیجیے۔

سردیوں کی ایک رات تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ لوگ اپنے گھروں میں گرم لحافوں میں دُبکے سو رہے تھے مگر عامر اب تک جاگ رہا تھا کیوں کہ صبح اس کا پیپر تھا وہ مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک اسے اپنے گھر کی چھت پر کسی کے کودنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔دھم۔۔۔۔۔۔۔دھم۔۔۔۔۔۔۔دھم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کو محنت سے کام کرنے کی اہمیت بتایئے اور تخلیقی لکھائی میں مدد کیجیے۔

حاصلات تعلّم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں گے۔
۲۔ مصرعوں کو سادہ نثر میں لکھیں گے۔
۳۔ فعل اور فاعل کا درست استعمال کریں گے۔
۴۔ نظم کو یاد کر کے جماعت میں سنائیں گے۔

کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ اور مُعلِّم سب ہیں خدا کی رحمت
ہے روک ٹوک ان کی حق میں تمھارے نعمت
کڑوی نصیحتوں میں ان کی بھرا ہے اَمرت
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

دنیا میں کی جنھوں نے ماں باپ کی اِطاعت
دُنیا میں پائی عزّت، عُقبیٰ میں پائی راحت
ماں باپ کی اِطاعت ہے دو جہاں کی دولت
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

سیکھو گے علم و حکمت ، ان کی ہدایتوں سے
پاؤ گے مال و دولت ، ان کی نصیحتوں سے
پھولو گے اور پھلو گے ، ان کی مَلامتوں سے
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

تم کو نہیں خبر کچھ اپنے بُرے بھلے کی
جتنی ہے عمر چھوٹی ، اُتنی ہے عقل چھوٹی
ہے بہتری اسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی
چاہو اگر بڑائی، کہنا بڑوں کا مانو

(الطاف حسین حاؔلی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) شاعر کے خیال میں، بڑائی حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) ماں باپ کی اطاعت کا کیا صِلہ ملتا ہے؟

(ج) علم و حکمت کیسے سیکھے جا سکتے ہیں؟

(د) بڑوں کی نصیحتوں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(ہ) بچّوں کی عقل چھوٹی کیوں ہوتی ہے؟

۲۔ دیے گئے مصرعوں میں دُرست لفظ لکھ کر مصرعہ مکمل کیجیے۔

(الف) تم کو نہیں خبر__________ اپنے برے بھلے کی۔

(ب) دُنیا میں کی__________ نے اپنے ماں باپ کی اطاعت

(ج) سیکھو گے علم و__________ ان کی ہدایتوں سے

(د) ماں باپ اور__________ ہیں سب خدا کی رحمت

(ہ) کڑوی__________ میں ان کی بھرا ہے امرت

۳۔ دیے گئے مصرعوں کو سادہ نثر میں لکھیے۔

مصرعہ	نثر
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو	اگر بڑائی چاہتے ہو تو بڑوں کا کہنا مانو:
جتنی ہے عمر چھوٹی ، اتنی ہے عقل چھوٹی	
ماں باپ کی اطاعت ہے دو جہاں کی دولت	
پھولو گے اور پھلو گے ان کی ملامتوں سے	
ہے بہتری اسی میں ، جو ہے بڑوں کی مرضی	

۴۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

معلم۔اطاعت۔کڑوی۔حکمت۔بڑائی

۵۔ فعل کام کو اور فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نیچے دیے گئے فعل کے ساتھ مناسب فاعل لگا کر جملے مکمل کیجیے۔

فاعل: استاد۔ مالی۔ بلّیاں۔ ڈاکو۔ بچّے۔

(الف)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شور مچا رہے ہیں۔

(ب)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پڑھا رہا ہے۔

(ج)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پکڑا جائے گا۔

(د)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھاس کاٹ رہا ہے۔

(ہ)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑ رہی ہیں۔

۶۔ اُردو زبان میں بے جان چیزوں کے لیے استعمال ہونے والا اسم بھی مذکّر یا مونث ہوتا ہے۔

جیسے: "ڈنڈا کس نے مارا؟' میں "ڈنڈا" مذکّر ہے لیکن ' لکڑی کس نے ماری؟' میں " لکڑی" مونث ہے اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ اگر اسم' مذکر ہو تو فعل بھی مذکّر ہوگا' جیسے کہ پہلے جملے میں "مارا" فعل ہے اور مذکّر ہے اور اگر اسم مونث ہو تو فعل بھی مونث ہوگا۔ جیسے کہ دوسرے جملے میں "ماری" فعل ہے اور مونث ہے۔

درج ذیل جملوں میں مناسب فعل لگا کر اس طرح مکمل کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث (مذکّر اور مونث ہونا) واضح ہو جائے۔

(الف) لو! بجلی پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) کیا تم نے شربت۔۔۔۔۔۔۔

(ج) آج ریل گاڑی وقت پر۔۔۔۔۔۔۔

(د) قلم لکھنے کے کام۔۔۔۔۔۔۔

(ہ) مجھ سے غلطی ہو۔۔۔۔۔۔۔

۷۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) ماں باپ کی روک ٹوک کس کے حق میں نعمت ہوتی ہے؟ (طلبہ، لڑکوں، اولاد، لڑکیوں)

(ب) ہماری بہتری ان کی مرضی میں ہے۔ (رشتہ داروں، چھوٹوں، استادوں، بڑوں)

(ج) قواعد کی رو سے کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ (فعل، فاعل، اسم، ضمیر)

(د) نصیحت کی بات لگتی ہے۔ (گندی، اچھی، کڑوی، میٹھی)

سرگرمی:

☆ بچوں سے اپنے بڑوں کے احترام کے صلے میں ملنے والی فرحت کے بارے میں سنیں۔

برائے اساتذہ:

کمرۂ جماعت میں بیت بازی کا مقابلہ کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ اسکاؤٹ تحریک کی اہمیت کے بارے میں بتائیں گے۔
۲۔ نئے الفاظ استعمال کریں گے۔
۳۔ نامکمل جملوں کو مکمل کریں گے۔
۴۔ حرفِ ندا کا درست استعمال کریں گے۔

اسکاؤٹس

اسکاؤٹنگ کی تنظیم طلبہ میں نظم وضبط، کردار کی بہتری اور ملک وقوم کی خدمت کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا آغاز لندن میں ہوا۔ لارڈ بیڈن پاول نے ۱۹۰۷ء میں یہ تنظیم قائم کی۔ ابتدا میں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے بیس نوجوانوں کا کیمپ پرل ہار برنامی جگہ پر لگایا گیا۔ شروع میں اس کا نام بوائے اسکاؤٹس تھا۔ ۱۹۰۹ء اس تنظیم کی پہلی ریلی میں لڑکیاں بھی بغیر مدعو کیے پہنچ گئیں اور اسکاؤٹ بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لارڈ بیڈن پاول نے اپنی بہن کی مدد سے لڑکیوں کے لیے بھی ایک ادارہ قائم کیا۔ اس طرح گرل گائیڈ نامی تنظیم وجود میں آئی۔ ۱۹۲۸ء میں گرل گائیڈ کی باقاعدہ عالمی تنظیم قائم ہوگئی، پاکستان میں بھی یہ دونوں تنظیمیں سرگرمی سے اپنا کام کر رہی ہیں۔

اس تنظیم میں شامل بچّوں کو پیغام رسانی کے مختلف طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ اسکاؤٹوں کو تربیت کے لیے جنگلوں اور ویرانوں میں لے جایا جاتا ہے تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پڑ سکے۔ تربیت کے دوران مختلف مقامات پر خیمے لگائے جاتے ہیں جو اسکاؤٹس خود نصب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مشکل حالات اور کم وسائل کے باوجود ضرورت کی چیزیں تیار کرنے کا فن بھی انھیں سکھایا جاتا ہے۔ آگ بجھانے، چھوٹے موٹے پُل اور راستے تعمیر کرنے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ یہ کیمپ عموماً شہر سے باہر دور دراز مقامات پر لگائے جاتے ہیں۔ ضلعی صوبائی اور قومی سطح پر لگنے والے ان کیمپوں میں اسکاؤٹس کے مختلف گروپ حصّہ لیتے ہیں تاکہ مل جل کر کام کرنے کا موقع ملے اور مختلف زبان اور ثقافت سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔

اسکاؤٹنگ کی تنظیم اسکاؤٹوں کو عملی تربیت دیتی ہے اور مشکلات کا شکار لوگوں کی مدد کے لیے تیار کرتی ہے۔ اسکاؤٹوں کو نیکی اور بھلائی کے کاموں کی ترغیب کے علاوہ کھانا پکانے، تیراکی اور زخمیوں کی ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

دوران تربیت یہ اسکاؤٹس دن بھر کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ رات کے وقت مختلف کھیل تماشوں میں حصہ لیتے ہیں۔ سب سے اچھا پروگرام پیش کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بہترین اسکاؤٹوں کو بین الاقوامی کیمپ بھیجا جاتا ہے جہاں وہ اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہر طالب علم اس کا رکن بن سکتا ہے لیکن اس کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے دس بنیادی اصولوں کی پابندی لازمی ہے۔ یہ اصول اسکاؤٹ وعدہ کہلاتے ہیں۔

۱۔ میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے میری عزت کو خطرہ ہو۔

۲۔ اپنے والدین، حکومت اور ملک کا وفادار رہوں گا۔

۳۔ سب اسکاؤٹوں کو اپنا دوست سمجھوں گا۔

۴۔ ہمیشہ خدمت خلق کروں گا۔

۵۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی اور محبت کا برتاؤ کروں گا۔

۶۔ جانوروں پر رحم کروں گا۔

۷۔ ہر تکلیف اور مصیبت خندہ پیشانی سے برداشت کروں گا۔

۹۔ ہر بات میں فرماں برداری اختیار کروں گا۔

۱۰۔ اپنے قول، فعل اور خیال کو ہمیشہ پاک رکھوں گا۔

گیارہ سال سے کم عمر کے لڑکے ''کب'' (Cub) کہلاتے ہیں۔ وہ صرف تین باتوں کا عہد کرتے ہیں

۱۔ خدا اور ملک کے بنائے ہوئے قانون پر عمل کروں گا۔

۲۔ خدا اور ملک کا وفادار رہوں گا۔

۳۔ خلق خدا کی خدمت کروں گا۔

اس بات کی علامت کے طور پر اسکاؤٹ جب سلام کرتے ہیں تو وہ اپنی پیشانی پر تین انگلیاں رکھ کر سلام کرتے ہیں۔ اس تنظیم کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ بانی پاکستان جناب قائداعظم محمد علی جناح کو جب اس تنظیم کے چیف اسکاؤٹس کا عہدہ پیش کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں پہلے اسکاؤٹ بننا پسند کروں گا، چنانچہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو پروقار تقریب میں انھوں نے اپنا بایاں ہاتھ جھنڈے پر رکھ کر دائیں ہاتھ سے اسکاؤٹس کا نشان بنا کر، اسکاؤٹ کا وعدہ پڑھا۔

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) اسکاؤٹ کی تربیت کے دو بنیادی مقاصد بتائیے۔

(ب) اس تنظیم کا آغاز کب اور کہاں ہوا؟

(ج) گرل گائیڈ نامی تنظیم قائم کرنے کی کیا وجہ تھی؟

(د) اسکاؤٹنگ کے کتنے اصول ہیں؟ پانچ اصول لکھیے۔

(ہ) قائداعظم اس تنظیم سے کب منسلک ہوئے؟

(و) 'کب' (CUB) کو کن تین باتوں کا عہد کرنا ہوتا ہے؟

۲۔ الفاظ کے جملے بنائیے:

علامت۔ برتاؤ۔ کفایت شعاری۔ رکنیت۔ احتیاط۔ دوردراز

۳۔ خالی جگہیں درست الفاظ سے پُر کیجیے۔

(الف) اسکاؤٹنگ کا آغاز لارڈ بیڈن پاول نے سن __________ میں کیا۔

(ب) لڑکیوں کی تنظیم کو __________ کہتے ہیں۔

(ج) اس تنظیم سے جنگ اور __________ دونوں زمانوں میں فائدہ پہنچتا ہے۔

(د) اسکاؤٹس مصیبت کے شکار لوگوں کی __________ کرتے ہیں۔

(ہ) اسکاؤٹس اپنے خیمے خود __________ کرتے ہیں۔

(و) دن بھر کام کاج میں مصروف رہنے کے بعد اسکاؤٹس رات کو مختلف __________ میں حصہ لیتے ہیں۔

(ز) ہر طالب علم اس تنظیم کا __________ بن سکتا ہے۔

۴۔ دیے گئے درست بیان پر (✓) اور غلط پر (X) کا نشان لگائیے۔

(الف) سب اسکاؤٹوں کا اپنا دوست سمجھوں گا۔ (   )

(ب) صرف ملک کے قانون پر عمل کروں گا۔ (   )

(ج) بیڈن پاول نے اسکاؤٹنگ لڑکیوں کے لیے شروع کی۔ (   )

(د) ۱۹۳۷ء میں چوہدری رحمت علی کو چیف اسکاؤٹ کا عہدہ دیا گیا۔ (   ) (   )

(ہ) اسکاؤٹس رات کو کھیل کود میں شریک ہوتے ہیں۔ (   ) (   )

(و) ۱۹۶۸ء میں گرلز گائیڈ نامی تنظیم شروع ہوئی۔ (   ) (   )

(ز) اسکاؤٹس کو چھوٹے موٹے پل تعمیر کرنے کی تربیت نہیں دی جاتی۔ (   ) (   )

(ح) قائداعظم نے کہا کہ میں پہلے اسکاؤٹ بننا پسند کروں گا۔ (   ) (   )

☆ وہ لفظ جو اکیلا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر نہ صرف معنی دے بل کہ تعلق بھی پیدا کرے۔ اسے حرف کہتے ہیں۔ اس حرف کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں ایک ''حرف جار'' ہے۔ حرف جار وہ لفظ ہے جو دو لفظوں یا جملوں کو ملائے۔

جیسے: وہ گھر سے اسکول تک گیا۔ اس جملے میں ''سے'' حرف جار ہے۔

۶۔ کالم الف کے حروف ندا کالم ب کے درست جملوں سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
اے پیارے بچو!	ہمیں برائیوں سے بچا
یااللہ !	وطن کی خدمت کرو
میرے ہم وطنو!	محنت کرو
او نوجوان!	ایک کہانی سنو

۷۔ درست جواب کے نمبر پر دائرہ بنائیے۔

(الف) اسکاؤٹنگ کی تنظیم کا آغاز اس شہر سے ہوا۔ (الف) نیویارک (ب) لندن (ج) دلّی (د) کراچی

(ب) گرلز گائیڈ کی باقاعدہ عالمی تنظیم قائم ہوئی۔ (الف) 1020 (ب) 1938 (ج) 1948 (د) 1928

(ج) اسکاؤٹس سلام کرتے وقت پیشانی پر انگلیاں پر رکھتے ہیں۔ (الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) دو

سرگرمی:

☆ صدر مدرس کو درخواست لکھ کر اسکول کی اسکاؤٹ ٹیم میں شامل ہونے کی گزارش کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کے گروپ تشکیل دے کر ہر گروپ کو الگ الگ ذمہ داریاں دی جائیں اور ہر گروپ ممبر کو الگ الگ کام تفویض کیے جائیں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظامِ شمسی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

۲۔ حاصل شدہ معلومات بیان کریں گے۔

۳۔ جملوں میں اغلاط کی نشان دہی کریں گے۔

۴۔ متضاد الفاظ بنائیں گے۔

ہماری زمین اور نظامِ شمسی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ سورج غروب ہوتے وقت آسمان کی طرف کتنا دل کش نظارہ ہوتا ہے۔ شروع میں آسمان پر ایک یا دو روشن نقطے اپنی آب و تاب دکھاتے ہیں، پھر ان کی تعداد بڑھنے لگتی ہے۔ کچھ دیر بعد آسمان بے شمار چھوٹے چھوٹے نقطوں سے بھر جاتا ہے۔ جن میں کچھ زیادہ چمک دار اور کچھ کم ہوتے ہیں۔ اِن چمک دار چیزوں کے ساتھ آپ نے چاند کو بھی دیکھا ہوگا۔ چاند مہینے کے ۳۰ دنوں میں مختلف مدارج طے کرتا ہے۔ چاند کی پیدائش ابتدائی تاریخوں میں ہوتی ہے۔ یہ بڑھتے بڑھتے ہر ماہ کی ۱۴ تاریخ کو مکمل ہو جاتا ہے۔ یوں پورا چاند مہینے میں صرف ایک مرتبہ دکھائی دیتا ہے۔ اسے چودھویں کا چاند یا ماہِ کامل کہتے ہیں۔ اس کے بعد اگلے چودہ دنوں میں یہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

کبھی آپ کو اس بات پر حیرت ہوئی ہے کہ آسمان کا یہ دل کش نظارہ دن کے وقت کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ یہ صرف اس لیے کہ دن میں سورج کی تیز روشنی، دوسری چمکنے والی چیزوں کو دیکھنے نہیں دیتی۔ سورج، چاند اور رات کے وقت آسمان پر سب چمکنے والی چیزوں کو فلکی اجسام
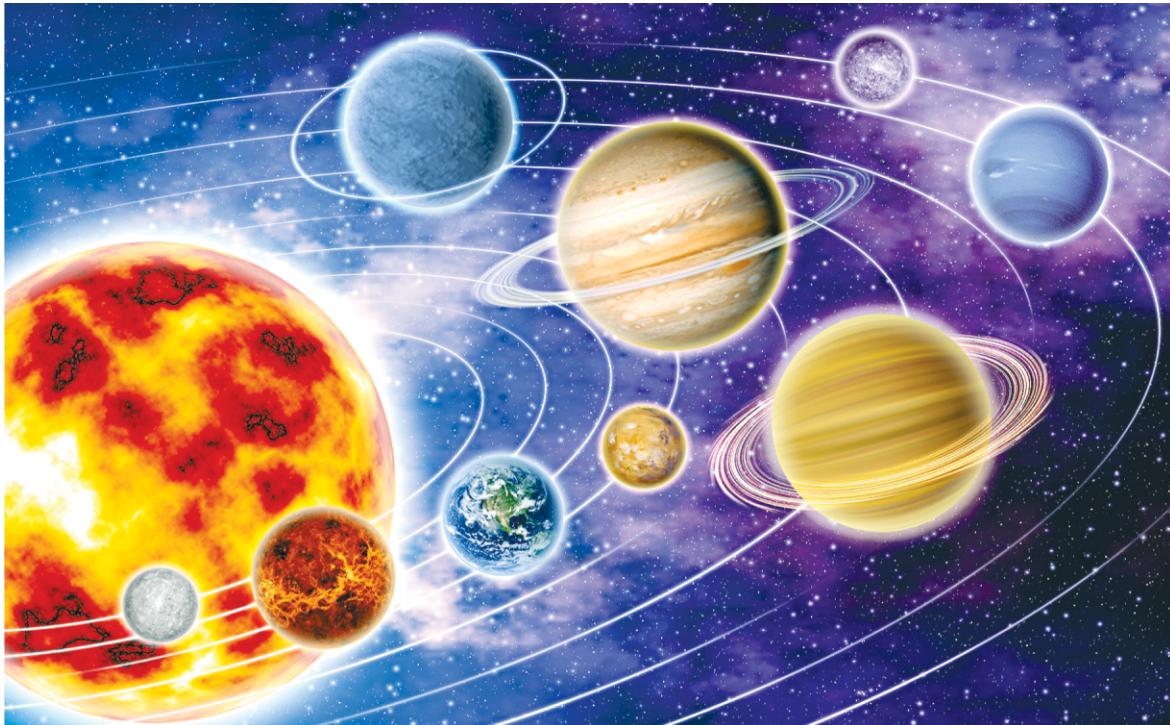
کہتے ہیں۔ بعض فلکی اجسام بہت بڑے اور گرم ہوتے ہیں۔ گرم اجسام گیسوں سے بنے ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی گرمی اور روشنی ہوتی ہے جس کو وہ بڑی مقدار میں خارج کرتے رہتے ہیں۔ ان فلکی اجسام کو ستارے کہتے ہیں' سورج بھی ایک ستارہ ہے۔

رات کے وقت آسمان پر جگمگانے والے بے شمار ستارے سورج ہی کی طرح ہیں لیکن ہم ان کی گرمی یا روشنی محسوس نہیں کرتے اور یہ ہمیں بہت چھوٹے دکھائی دیتے ہیں کیوں کہ یہ ہماری زمین سے بہت ہی زیادہ دور ہیں۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ فاصلے سے دیکھنے پر سب چیزیں چھوٹی دکھائی دیتی ہیں' جیسے ہوائی جہاز' جب اُونچا اُڑ رہا ہو تو چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔

بعض فلکی اجسام کی اپنی روشنی اور گرمی نہیں ہوتی۔ یہ ستاروں کی روشنی ہی سے روشن ہوتے ہیں۔ اس قسم کے اجسام سیارے کہلاتے ہیں۔ جس زمین پر ہم رہتے ہیں، یہ بھی ایک سیّارہ ہے جو اپنی تمام گرمی اور روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم بہت دور سے زمین کو دیکھیں مثلاً چاند پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو زمین ہمیں اسی طرح دکھائی دے گی جس طرح چاند' زمین سے دکھائی دیتا ہے۔

چاند ایک ذیلی سیّارہ ہے۔ یہ ہماری زمین کا ساتھی ہے جو اس کے گرد گھومتا ہے۔ ہماری زمین ہی کی طرح آٹھ اور سیّارے ہیں جو روشنی اور گرمی سورج ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ سورج' سیّارے اور کچھ دوسرے فلکی اجسام جیسے سیارچے اور شہابِ ثاقب مِل کر نظامِ شمسی بناتے ہیں۔ اس کو ہم اکثر سورج کا خاندان بھی کہتے ہیں۔

سورج، نظامِ شمسی کا مرکز ہے۔ یہ بہت بڑا ہے اور انتہائی گرم گیسوں سے بنا ہے۔ یہ گیسیں سورج کو کھینچنے والی قوت عطا کرتی ہیں جس سے یہ نظامِ شمسی کو باندھے رکھتا ہے۔ سورج نظامِ شمسی کو گرمی اور روشنی فراہم کرنے والا واحد ذریعہ ہے۔

زندگی کے لیے موافق حالات غالباً تمام سیّاروں میں سے صرف زمین پر پائے جاتے ہیں اس لیے کہ زمین زیادہ گرم ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔ یہاں پانی اور ہوا موجود ہے جو ہمارے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہیں۔

چاند بھی ایک ذیلی سیّارہ ہے۔ اس کا قطر زمین کے قطر کے ایک چوتھائی کے برابر ہے۔ یہ ہمیں اس لیے بہت بڑا دکھائی دیتا ہے کیوں کہ یہ ہمارے سیّارے یعنی زمین کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ چاند زمین کے گرد ساڑھے انتیس دنوں میں ایک چکر پورا کرتا ہے اور اتنا ہی وقت ایک بار اپنے محور کے گرد گھومنے میں لیتا ہے اس لیے ہم زمین سے چاند کا ایک ہی رُخ دیکھ پاتے ہیں۔ ستاروں' سیّاروں اور ذیلی سیّاروں کے علاوہ کثیر تعداد میں دوسرے نسبتاً چھوٹے اجسام ہیں جو سورج کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے اجسام کو سیارچے کہا جاتا ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ سیارچے دراصل کسی ایسے سیارے کے ٹکڑے ہیں جو برسوں پہلے پھٹ گیا تھا۔

آپ نے صاف موسم میں کبھی آسمان پر دودھیا رنگ کی پٹی دیکھی ہے؟ دراصل یہ لاکھوں ستاروں کا مجموعہ ہے، جسے کہکشاں کہتے ہیں' ہمارا نظامِ شمسی اسی کہکشاں کا حصہ ہے۔ اللّٰہ کی کائنات کی وسعت کا اندازہ لگانا کسی طور ممکن نہیں ہے۔ ایک کہکشاں اربوں ستاروں پر مشتمل ہے اور خالقِ کائنات نے ایسی لاکھوں کہکشاؤں کو ملا کر کائنات کی تشکیل فرمائی ہے۔ وہ تمام عالَموں کا مالک ہے اور ان تمام اشیا کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہے۔ ہم صرف اُتنا جانتے ہیں جو اس نے ہمیں سکھا دیا۔ ''اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جُھٹلاؤ گے۔'' سبحان اللّٰہ !

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) سیّارہ، ستارے سے کس طرح مختلف ہے؟

(ب) نظامِ شمسی سے کیا مراد ہے؟

(ج) نظامِ شمسی میں سورج کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

(د) صرف زمین پر زندگی کیوں ممکن ہے؟

(ہ) ہم چاند کا ہمیشہ ایک ہی رُخ کیوں دیکھتے ہیں؟

(و) کہکشاں کیا ہے؟

۲۔ سبق کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) ہمارے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے:

(الف) جنگل (ب) دریا (ج) کھیت (د) ہوا اور پانی

(ب) چاند زمین کے گرد چکر پورا کرتا ہے:

(الف) اٹھائیس دنوں میں (ب) انتیس دنوں میں (ج) ساڑھے انتیس دنوں میں (د) تیس دنوں میں

(ج) چاند کا قطر زمین کے قطر سے ہے:

(الف) نصف (ب) ایک تہائی (ج) ایک چوتھائی (د) برابر

(د) کہکشاں مجموعہ ہے:

(الف) سیکڑوں ستاروں کا (ب) ہزاروں سیّاروں کا (ج) لاکھوں ستاروں کا (د) اربوں سیاروں کا

(ہ) خالق کائنات نے ایسی لاکھوں کہکشاؤں کو ملا کر کائنات کی فرمائی ہے:

(الف) تکمیل (ب) تشکیل (ج) تخلیق (د) ترتیب

۳۔ خالی جگہ دُرست لفظ کے ذریعے سے پُر کریں۔

ساڑھے انتیس چاند گرمی ستاروں گیسوں

(الف) آسمان پر دودھیا رنگ کی پٹی دراصل مجموعہ ہے لاکھوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا۔

(ب) چاند زمین کے گرد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دن میں چکر پورا کرتا ہے۔

(ج) اگر چاند پر کھڑے ہو کر زمین کو دیکھیں تو یہ ہمیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی طرح نظر آئے گی۔

(د) سورج انتہائی گرم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے بنا ہے۔

(ہ) سیاروں کی اپنی روشنی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہوتی۔

۴۔ غلط جملوں کو دُرست کر کے دوبارہ لکھیں:

	غلط جملے	دُرست جملے
(۱)	چودھویں کی چاند کو ماہِ کامل بھی کہتے ہیں۔	
(۲)	راوی آج کل خشک ہوتی جا رہی ہے۔	
(۳)	میں شیر کا دھاڑ سن کر خوف زدہ ہو گیا۔	
(۴)	زمین چاند سے بڑا ہے۔	
(۵)	سونے کے ساتھ چاندی بھی مہنگا ہو گیا ہے۔	
(۶)	کیا آپ نے اخبار پڑھ لی ہے؟	
(۷)	میں نے ''قومی ترانہ'' پڑھ لیا ہے۔	

۵۔ متضاد الفاظ کو آپس میں ملائیں:

ستارہ	طلوع	زمین	گول	ظالم	قدیم
آسمان	سیارہ	مظلوم	جدید	چوکور	غروب

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ کو شمسی نظام کو عملی طور پر سمجھائیں۔
جہاں ضرورت ہو تو ماڈل بھی بنوائیے۔

سرگرمی:

☆ نظامِ شمسی کا چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کریں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ حکیم محمد سعید کی زندگی کے حالات سے واقف ہوں گے۔
۲۔ اسم اشارہ سے آگہی حاصل کریں گے۔
۳۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنائیں گے۔
۴۔ نئے الفاظ کا استعمال سیکھیں گے۔

حکیم محمد سعید

حکیم محمد سعید اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ مطب میں ہوتے تو ایک بہترین معالج، دفتر میں ہوتے تو ایک عمدہ منتظم، بچوں کے ساتھ ہوتے تو سعادت مند بچہ، مفکرین کے ساتھ ہوتے تو ایک مفکر اور جب گھر میں ہوتے تو ایک شفیق باپ بن جاتے۔ آپ غریب پرور اور سادہ انسان تھے۔ جب آپ نے کراچی آ کر اپنا دواخانہ شروع کیا تو آپ کے پاس ۳۲ روپے سے زائد رقم نہ تھی۔ جب محنت اور خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر کام شروع کیا تو اللّٰہ نے آپ کو اتنا کچھ دیا کہ بس۔ آپ نے اربوں کی ملکیت کو اپنا نہ جانا بل کہ اسے عوام الناس کے لیے وقف کر دیا۔

سادہ طبیعت کے مالک حکیم محمد سعید ۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو دِلّی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد نے ۱۹۰۸ء میں ہمدرد دواخانہ قایم کر لیا تھا۔ والد مذہبی آدمی تھے، انھوں نے آپ کو دنیاوی اور دینی تعلیم دلوائی۔ یہی وجہ ہے کہ صرف ۹ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا۔

۱۹۳۹ء میں حکیم سعید نے طب کا امتحان پاس کر لیا تو اسی سال ان کے بڑے بھائی حکیم عبدالحمید نے انھیں ہمدرد سے وابستہ کر دیا۔ جب پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا تو حکیم محمد سعید اپنی بیگم اور بیٹی کے ہم راہ کراچی، پاکستان چلے آئے۔ اگرچہ وہاں ان کا دواخانہ اچھا چل رہا تھا لیکن پاکستان کی محبت کے آگے یہ کچھ بھی نہ تھا۔ یہاں آ کر آپ نے ہمدرد پاکستان کی بنیاد ڈالی اور اسے کام یاب کیا۔

حکیم سعید کا ایک بڑا کارنامہ مدینۃ الحکمت کا قیام ہے جس میں ہمدرد یونیورسٹی، کالج، پبلک اسکول، لائبریری، اسٹیڈیم، یوتھ سینٹر، اسپتال، مسجد اور دیگر ادارے شامل ہیں۔ بیت الحکمت، لائبریری میں لاکھوں کی تعداد میں دنیا کی کئی زبانوں میں کتابیں موجود ہیں جو علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

آپ صدرِ مملکت کے طبی مشیر اور صوبۂ سندھ کے گورنر بھی رہے۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ۱۹۶۶ء میں

ستارۂ امتیاز سے نوازا۔ انقرہ یونیورسٹی نے آپ کو ادویہ سازی میں' ڈاکٹریٹ کی اعزازی سند دی جب کہ ۱۹۸۶ء میں فاؤنڈیشن برائے ترویج سائنس کویت نے اسلامی طبی اعزاز سے سرفراز کیا۔

حکیم محمد سعید نے اتنے سفر کیے کہ آپ کو پاکستان کا ابن بطوطہ کہا جانے لگا۔ آپ نے جن ممالک کے سفر کیے، ان کو سفر نامے کی صورت میں تحریر کرتے گئے۔ سفر نامے بڑوں اور بچوں کے لیے لکھے ان میں بچوں کے لیے لکھے گئے سفر ناموں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے کہ اب تک کسی اور مصنف نے بچوں کے لیے اس قدر سفر نامے نہیں لکھے۔

آپ کا قلم سے مستقل واسطہ رہا۔ مختلف موضوعات پر آپ کی بے شمار کتب موجود ہیں۔ آپ نے زندگی میں کم کھایا، کم سوئے اور ہمیشہ قائداعظم کے اصول کام، کام اور کام پر کاربند رہے۔ آپ جب وطن میں ہوتے تو اپنے مطب کو کبھی نہ چھوڑتے یہاں تک کہ جب گورنر سندھ بنائے گئے تب بھی مطب پر آنا آپ کا معمول رہا۔ آپ نے گورنر ہاؤس کے بجائے اپنے گھر میں ہی رہنے کو ترجیح دی۔ کوئی سرکاری مراعات حاصل نہیں کیں۔

۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء علی الصبح اپنے مطب جاتے ہوئے نامعلوم حملہ آوروں کے ہاتھوں شہید کر دیے گئے۔ طب کے موضوع پر رسالہ 'ہمدرد صحت' بچوں کے لیے ۱۹۵۳ء سے جاری مقبول رسالہ 'ہمدرد نونہال' اور ادارہ 'ہمدرد فاؤنڈیشن' حکیم سعید کو ہر دم زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) طب کے حوالے سے حکیم محمد سعید کی خدمات بیان کیجیے؟

(ب) حکیم محمد سعید نے کس عمر میں قرآن پاک حفظ کیا؟

(ج) ''مدینتہ الحکمت'' کہاں قائم کیا گیا ہے؟

(د) حکیم محمد سعید کس صوبے کے گورنر بنائے گئے؟

(ہ) آپ نے اپنی زندگی کس اصول کے تحت گزاری؟

۲۔ واحد کی جمع بنائیے۔ اعزاز۔ اخبار۔ رسالہ۔ فرد۔ سند۔

۳۔ یہ علاقے کس ملک میں واقع ہیں؟ دہلی۔ کراچی۔ انقرہ۔ مکہ۔

۴۔ وہ اسم جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرے اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اگر کسی اسم سے قریب کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے تو اسے اسمِ اشارہ قریب کہتے ہیں۔ جیسے: یہ اس ان ادھر اسے وغیرہ۔

اور اگر دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے تو اسے اسم اشارہ بعید کہتے ہیں۔

جیسے: وہ۔ اس۔ اُن۔ اُسے۔ اُدھر، وغیرہ۔

۵۔ دیے گئے بیانات میں سے دُرست جوابات پر نشان لگائیے۔

(الف) آپ طبی مشیر رہے:

(الف) گورنر کے (ب) وزیرِاعلیٰ کے (ج) وزیرِاعظم کے (د) صدر

(ب) آپ نے کاروبار کی ابتدا کی:

(الف) ۳۲۰ روپوں سے (ب) ۳۲ روپوں سے (ج) ۳۲۰۰ روپوں سے (د) ۳۲۳۲ روپوں سے

(ج) حکیم سعید نے قرآن شریف حفظ کر لیا:

(الف) ۱۹ سال کی عمر میں (ب) ۳۹ سال کی عمر میں (ج) ۹ سال کی عمر میں (د) ۴۹ سال کی عمر میں

(د) حکیم سعید کی زندگی کا اصول تھا:

(الف) زیادہ کھا کر سونا (ب) سونا اور کھانا (ج) روزے رکھنا (د) کم کھانا، کم سونا

٦۔ درست الفاظ چن کر خالی جگہیں پر کیجیے۔

(الف) ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ علی الصبح اپنے .... جاتے ہوئے نامعلوم حملہ آوروں کے ہاتھوں شہید کر دیے گئے۔

(الف) مطب (ب) دفتر (ج) بیت الحکمت (د) فیکٹری

(ب) آپ غریب پرور اور .... انسان تھے۔

(الف) خاص (ب) بردبار (ج) سادہ (د) اصولی

(ج) اب تک کسی اور مصنف نے بچوں کے لیے اس قدر .... نہیں لکھے۔

(الف) سفرنامے (ب) چیک (ج) نسخے (د) ناول

(د) ان کے بڑے بھائی حکیم .... نے انھیں ہمدرد سے وابستہ کر دیا۔

(الف) عبدالمجید (ب) عبدالنعیم (ج) عبدالحمید (د) عبدالرشید

سرگرمی:

☆ بچوں سے خدمتِ خلق کرنے والی کسی شخصیت پر تقریر کرائی جائے۔

برائے اساتذہ:

استاد کمرۂ جماعت میں بچوں کے چند رسائل لا کر رکھیں اور بچوں کو ترغیب دلائیں کہ وہ انھیں پڑھا کریں۔

رموزِ اوقاف کے مطابق طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کرائی جائے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم آہنگ اور لے کے ساتھ پڑھیں گے۔
۲۔ نظم یاد کر کے اپنے دوستوں کو سنائیں گے۔
۳۔ واحد کی جمع بنائیں گے۔
۴۔ نظم کو خوش خط تحریر کریں گے۔

پیٹو خان

اِن سے واقف ایک جہان　　غیر ہو کوئی یا انجان
کافی ہے اِن کی پہچان　　یہ ہیں اور ہے دسترخوان
کھانا ہے اِن کا ایمان　　یہ ہیں مسٹر پیٹو خان

مکتب میں جب جاتے ہیں　　اَلّم غَلّم کھاتے ہیں
جب گھر لوٹ کے آتے ہیں　　آ کر شور مچاتے ہیں
بھوک لگی ہے امی جان!　　یہ ہیں مسٹر پیٹو خان !

کہتے تھے کل اِن کے خالو　　ان کے آگے رکھ دو آلو
شلغم ، گوبھی ، ساگ ، کچالو　　کھیرے ، خربوزے ، شفتالو
اور زمانے کے پکوان　　یہ ہیں مسٹر پیٹو خان

دُنیا میں کچھ لوگ ہیں ایسے　　جن کے پاس اگر ہوں پیسے
پھر چرتے رہتے ہیں ایسے　　گائے ، اُونٹ اور ہاتھی جیسے

تم بھی ہو کیوں حیران
یہ ہیں مسٹر پیٹو خان

(خالد بزمی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) پیٹو خان کی پہچان کیا ہے؟

(ب) پیٹو خان اسکول میں کیا کھاتے ہیں؟

(ج) پیٹو خان کے بارے میں اِن کے خالو جان کی کیا رائے ہے؟

(د) دنیا میں بعض لوگوں کا کھانے پینے کے معاملے میں کیا رویہ ہوتا ہے؟

(ہ) ناشتے سے لے کر رات کے کھانے تک آپ کتنی بار اور کیا کیا کھاتے ہیں؟

۲۔ دیے گئے باکس میں (الف) کے مصرعہ اول کے اگلے مصرعے کی نشان دہی خط کے ذریعے کیجیے۔

مصرعہ اولیٰ	مصرعہ ثانی
اِن سے واقف ایک جہان	ان کے آگے رکھ دو آلو
مکتب میں جب جاتے ہیں	گائے، اونٹ اور ہاتھی جیسے
اور زمانے کے پکوان	غیر ہو کوئی یا انجان
پھر چرتے رہتے ہیں ایسے	اَلّم غَلّم کھاتے ہیں
کہتے تھے کل ان کے خالو	یہ ہیں مسٹر پیٹو خان

۳۔ دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

(الف) نظم ''پیٹو خان'' میں کتنی سبزیوں کا ذکر آیا ہے؟

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے (د) سات

(ب) نظم میں کتنے پھلوں کا نام آیا ہے؟

(الف) دو (ب) چار (ج) پانچ (د) چھے

(ج) پیٹو خان سے واقف ہیں:

(الف) سارے ہم جماعت (ب) سب لوگ (ج) اہلِ محلّہ (د) جہان بھر کے لوگ

(د) پیٹو خان گھر میں داخل ہوتے ہی کہتے ہیں:

(الف) السلام علیکم (ب) بھوک لگی ہے (ج) ابو کہاں ہیں (د) میں اول آیا ہوں

(ہ) اَلّم غلّم کا مطلب ہے:

(الف) مزے کی چیزیں (ب) بُری بھلی چیزیں

(ج) کھٹّی چیزیں (د) خوش ذائقہ چیزیں

۴۔ نظم کے ہر بند سے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے اِن کی فہرست بنائیے:

۵۔ متضاد الفاظ کے جوڑے بنائیے: جیسے: جان۔ انجان

واقف	غیر	کھانا	شور	کافی	بھوک
اپنا	ناواقف	ناکافی	پیاس	خاموشی	پینا

۶۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

واقف اَلّم غلّم پکوان چَرتے دسترخوان

۷۔ "مسٹر پیٹو خان" کی اگر نثر بنائی جائے تو اس کے لیے فعل آخر میں لانا ہوگا۔ جیسے کہ: پیٹو خان اپنے دوست ہیں۔

آپ اس طریقے سے نیچے دیے گئے مصرعوں کی نثر بنائیے۔

(الف) کافی ہے ان کی پہچان ---------------

(ب) بھوک لگی ہے امی جان! ---------------

(ج) اِن سے واقف ایک جہان ---------------

(د) دنیا میں کچھ لوگ ہیں ایسے ---------------

(ہ) تم بھی ہو کیوں حیران ---------------

۸۔ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے مترادف (ملتے جلتے معانی والے الفاظ) الگ کیجیے۔ جیسے: خوبی اور اچھائی۔

دام۔ سکون۔ وسیلہ۔ نفع۔ مسلسل۔ وفات۔ دلیر۔ قیمت۔ فائدہ۔ موت۔ ذریعہ۔ آرام۔ لگاتار۔ بہادر۔

۹۔ اردو زبان میں عام طور پر بعض الفاظ کی جمع دو طریقوں سے بنائی جاتی ہیں۔

ایک عربی قاعدے سے۔ جیسے: کتاب کی جمع کُتب۔ دوسرا اُردو قاعدے سے۔ جیسے: کتاب کی جمع کتابیں۔

نیچے دیے گئے الفاظ کی دونوں قاعدوں سے جمع بنائیے۔ تصویر۔ آیت۔ مسئلہ۔ رسم۔ صدمہ۔

حاصلاتِ تعلم:
اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ کہانی سے حاصل ہونے والا سبق اپنے الفاظ میں بیان کریں گے۔
۲۔ کوئی سبق آموز کہانی بیان کریں گے۔
۳۔ اسمِ صفت کو شناخت کریں گے۔
۴۔ محاورات کو جملوں میں استعمال کریں گے۔

غُرُور کا انجام

ایک دفعہ کچھ لوگ ایک نہر کے کنارے تفریح کے لیے گئے۔ ان میں ایک بچی بھی شامل تھی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا غبارہ تھا۔ تیز ہوا کا ایک جھونکا جو آیا تو غبارہ بچی کے ہاتھ سے چھوٹ کر نہر میں جا گرا۔ بچی ہاتھ ملتی رہ گئی اور غبارہ یہ جا وہ جا۔ بچی کے ابو نے اُسے رنجیدہ دیکھا تو دلاسا دیا کہ ہم شہر چل کر تمھیں اور غبارہ دلا دیں گے۔

تھوڑی دیر ہوا خوری کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے مگر غبارہ نہر کی لہروں پر تیرتا رہا اور تیرتے تیرتے کنارے پر آ لگا۔ اس جگہ اتّفاق سے مینڈک کے بچے کھیل رہے تھے۔ اُن کی نظر جو اس عجیب وغریب چیز پر پڑی تو سب اس کے گرد جمع ہو گئے اور حیرت سے دیکھنے لگے۔ پہلے تو ڈر کے مارے کسی کی ہمّت نہ ہوئی کہ غبارے کو چھوئے۔ اتّفاق سے جب ایک بچّے کا پاؤں غبارے سے جا ٹکرایا اور غبارے نے کچھ نہ کہا تو اسی بچّے نے جان کر دوبارہ غبارے کے لات ماری، لات لگنے سے غبارہ ذرا ہلا، سب کو بڑا مزا آیا، اوروں نے بھی ہمّت کر کے اُس کے لاتیں رسید کیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سب بچّے اُس پر پِل پڑے، کوئی لات مارتا، کوئی چھلانگ لگا کر سر سے ٹکّر مارتا اور کوئی اس کی نلکی منھ میں لے کر اُسے دور تک لے جاتا۔

غبارہ مینڈک کے بچّوں کی اس دھما چوکڑی سے ایسا گھبرایا کہ اُسے وہاں سے بھاگتے ہی بن پڑی۔ وہ لہروں کے ساتھ ساتھ تیرتا ہو گہرے پانی کی طرف چلا آیا۔ مینڈک کے بچّوں نے کچھ دور تو اُس کا تعاقب کیا مگر جب وہ زیادہ گہرے پانی میں پہنچ گیا تو ایک ایک کر کے سب واپس ہو گئے۔ اُنھیں ان کے ماں باپ نے گہرے پانی میں جانے سے منع کر رکھا تھا کیوں کہ وہاں بڑی مچھلیاں اُنھیں ہڑپ کرنے کے لیے ہر وقت موجود تھیں۔ واپسی میں وہ ایک دُوسرے کو غبارے کو بھگا دینے کا الزام دینے لگے۔ ایک کہتا 'تم نے زور سے لات ماری تھی وہ تم سے ناراض ہو گیا ہے۔ دُوسرا کہتا اور تم نے جو اُس کی چونچ پکڑ کر کھینچی تھی' تم سے ناراض ہو کر گیا ہے۔

یہاں یہ جھگڑا چل ہی رہا تھا کہ سامنے سے ایک مینڈک آتا دکھائی دیا۔ یہ مینڈک بہت مغرور تھا۔ ہر ایک سے حقارت سے بات کرتا تھا اور کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا تھا۔ اُس کے غرور و تکبّر کو دیکھ کر سب مینڈکوں نے اُسے مغرور مینڈک کہنا شروع کر دیا تھا۔ ''مغرور مینڈک'' نے بچوں کو ایک ساتھ دیکھا تو وہ دور ہی سے بولا۔ ''میرے راستے میں کیوں کھڑے ہو، دیکھ نہیں رہے میں آ رہا ہوں؟ کیا کر رہے تھے یہاں؟'

بچے ڈر کے مارے خاموش رہے تو اُس نے پھر کہا۔ "سنتے نہیں ہو میں کیا پوچھ رہا ہوں؟'' کیا کر رہے تھے یہاں؟ انھوں نے سچ سچ بتا دیا کہ وہ ایک بڑی سی چیز کے تعاقُب میں اِدھر نکل آئے تھے۔ مغرور مینڈک گرج کر بولا۔ "وہ بڑی سی ایک چیز کیا تھی؟"

ایک نے کہا: "جی وہ؛ ایسا تھا جیسے مچھلی کے پیٹ میں سے نکلتا ہے نا، مگر بہت بڑا، گول۔"

دوسرے بچے نے اِضافہ کیا۔ "بہت موٹا۔ بالکل گول۔" تیسرے کو بھی بولنے کی ہمت ہوئی، "بہت موٹا بالکل گول!"

مغرور مینڈک نے غصّے سے کہا۔ " کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ موٹا تھا؟" یہ کہہ کر وہ غرور سے ذرا اور پھُول گیا۔

اس کی یہ حرکت دیکھ کر بچے اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکے، بچّوں نے یک زبان ہو کر کہا "اس سے بھی موٹا، اس سے بھی گول۔"

مغرور مینڈک کو یہ جواب سن کر اور بھی غصہ آیا۔ اُس نے ایک لمبا سانس لے کر پورے پیٹ میں ہوا بھر لی اور پھر پوچھا:

"اس سے بھی موٹا؟ اب تو وہ اتنا پھول گیا تھا کہ اُس سے بات بھی نہیں کی جا رہی تھی مگر غبارے کے مقابلے میں تو وہ اب بھی بہت کم تھا۔ چناں چہ بچوں نے ایک زبان ہو کر وہی جواب دہرایا۔

"اس سے بھی موٹا، اس سے بھی گول۔" اب تو مغرور مینڈک کے غصے کی کوئی حد ہی نہیں رہی۔ اُس نے خود کو حد سے زیادہ پھُلا لیا اور بولا۔ "اس سے بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔"

مگر اس سے پہلے کہ وہ جملہ مُکمّل کرتا ایک زوردار پٹاخے جیسی آواز آئی۔ یہ مغرور مینڈک کے پیٹ پھٹنے کی آواز تھی۔

اس اچانک دھماکے سے مینڈک کے بچے ایک دم اچھل پڑے، حیرت سے ایک دوسرے کا منھ تکنے لگے۔ آخر میں ان میں سے ایک نے جو عمر میں سب سے بڑا تھا کہا۔

کسی نے ٹھیک ہی تو کہا ہے غرور کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ مینڈک غُرور کرتا اور نہ اس کا یہ حشر ہوتا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) غبارہ کنارے سے گہرے پانی میں کیوں واپس چلا آیا؟

(ب) مینڈک کے بچے آپس میں کیوں لڑ رہے تھے؟

(ج) مغرور مینڈک کا کیا انجام ہوا؟

۲۔ درست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(الف) اچانک دھماکے سے مینڈک کے __________ اُچھل پڑے۔

(ب) کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ __________ تھا۔

(ج) کوئی لات مارتا کوئی ____________ لگا کر سر سے ٹکر مارتا۔

(د) بڑی ____________ انھیں ہڑپ کرنے کے لیے ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

(ہ) سنتے نہیں ہو میں کیا ____________ رہا ہوں۔

۳۔ سبق کے مطابق دیے گئے بیانات میں درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیے۔

(الف) مغرور بطخ کے غصے کی کوئی حد ہی نہیں تھی۔

(ب) بچے نے جان کر دوبارہ غبارے کو لات ماری۔

(ج) اُن کے ماں باپ نے انھیں گہرے پانی میں جانے کو کہا تھا۔

(د) مغرور مینڈک نے غبارے کی طرح اپنے پیٹ کو پھلا لیا۔

(ہ) ہم شہر چل کر تمھیں اور فٹ بال دلا دیں گے۔

(و) غبارے پر لاتیں مارنے پر سب کو ہی بڑا مزا آیا۔

(ز) غرور کرنے کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

۴۔ ان الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

پل پڑنا ہاتھ ملتے رہ جانا دھما چوکڑی تعاقب غرور

۵۔ خوش خط لکھیے۔

مینڈک۔ مغرور۔ دھماکا۔ انجام۔ حشر۔

۶۔ اس سبق میں جو الفاظ صفت کے طور پر آئے ہیں، ان میں سے کوئی پانچ لکھیے۔

سرگرمی:

☆ اپنی پڑھی یا سُنی ہوئی کوئی کہانی اپنی کاپی پر لکھیے اور جماعت میں پڑھ کر سُنائیے۔

☆ بچے غرور کے حوالے سے چند سطروں کی ایک کہانی سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کرائی جائے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بارے میں جانیں گے۔
۲۔ متضاد الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں گے۔
۳۔ نئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔
۴۔ فعل کا درست استعمال کریں گے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ

ارسلان اپنے ابو کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے وہ چھپاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ فہد اسے غور سے دیکھ رہا تھا وہ خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ ارسلان نے وہ چیز اپنی الماری میں ڈال کر جلدی سے بند کردی۔ اچانک فہد اندر داخل ہوگیا۔ ''یہ مجھ سے کیا چھپایا جا رہا ہے بھائی جان!''

فہد نے مسکراتے ہوئے اس انداز سے کہا کہ ارسلان گھبرا گیا۔

اسے یقین نہیں تھا کہ فہد فوری طور پر یوں اس کے پیچھے چلا آئے گا۔

''دِکھا دو بھائی! چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں۔'' اس کی رعب دار آواز نے ارسلان کو وہ چیز الماری سے باہر نکالنے پر مجبور کر دیا

''ارے یہ تو لیپ ٹاپ ہے!'' فہد کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''تمھیں یاد نہیں۔'' ارسلان نے اتراتے ہوئے کہا۔ ''ابو نے وعدہ کیا تھا کہ میٹرک میں اے ون گریڈ آیا تو مجھے لیپ ٹاپ دلائیں گے۔'' وہ بے حد خوش تھا۔

فہد نے ایک دم سے منھ بنالیا۔ ''ایک کمپیوٹر اپنے پاس پہلے سے ہے۔ آپ نے ابو پر پھر بوجھ ڈالا۔''

''تمھاری بات درست ہے۔'' ارسلان نے اس کی بات کی تائید کی۔ ''لیکن وہ کمپیوٹر اب پرانا ہو چکا ہے۔ دورِ جدید کے بہت سے کام اس پر نہیں کیے جا سکتے۔''

''وہ کیسے؟'' فہد نے معصومیت سے پوچھا۔

''یہ دور انٹرنیٹ کا ہے۔ایک وقت تھا جب لوگ 386/286 اور 486 کمپیوٹر ملنے پر بے حد خوش تھے۔پھر وہ ایک لمحے کو رکا۔

''پھر کیا ہوا؟''فہد بھلا کیسے صبر کرتا۔

''اس کے بعد پینٹیم I, II, III, IV اور V کی ایک سیریز چل نکلی۔اس نے کمپیوٹر کی اسپیڈ کو جیسے ہوا لگا دی۔''ارسلان کو کمپیوٹر کے مختلف ادوار کے بارے میں خاصی معلومات تھیں۔

''ہاں!یہ تو ہے۔''

''ہمارے کمپیوٹر مائیکرو سیکنڈز کی اہمیت جانتے اور فوری جواب پیش کرتے ہیں۔''ارسلان نے کہا۔

''ہمارا کمپیوٹر P-1 تھا اب چوں کہ ہمیں جدید ذرائع یعنی انٹرنیٹ سے بھی استفادہ کرنا تھا'اس لیے لیپ ٹاپ لیا ہے۔''

''مگر آپ جدید کمپیوٹر ہی لے لیتے۔یہ اضافی خرچ کیوں کیا؟''

فہد کو اپنے والد سے بے حد محبت تھی'وہ ان کا خرچ کم سے کم کرانے کی فکر میں رہتا تھا۔

''آج کل لیپ ٹاپ خاصے سستے مل جاتے ہیں۔ان کا فائدہ یہ ہے کہ انھیں آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔''

ارسلان نے لیپ ٹاپ کے فائدے گنواتے ہوئے کہا۔

''اچھا!تو یہ بات ہے۔فہد خوش ہوگیا۔''تو ہمیں اب ای میل وغیرہ کرنے اور فیس بک استعمال کرنے میں آسانی رہے گی۔''

''بالکل!لیپ ٹاپ میں وائی فائی سسٹم منسلک ہے۔''

''وائی فائی!''فہد چونک کر بولا۔

''ہاں! وائی فائی بغیر تاروں کے موڈیم سے منسلک ہوکر ہمیں دنیا بھر سے رابطے میں لے آتا ہے۔''

"واہ! یہ وائی فائی تو بڑی زبردست چیز ہوئی"۔

"ہاں نا!اب ہم لیپ ٹاپ کہیں بھی لے کر بیٹھ جائیں سیکنڈوں میں دنیا بھر سے رابطے میں آجاتے ہیں۔"

"یہ تو ہے۔"فہد نے کہا۔"آج سے دس بیس سال پہلے الیکٹرانک میل کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"ارسلان نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔"لوگ اپنے خطوط،تصاویر،خبریں،داخلہ فارم یہاں تک کہ امتحانات بھی اسی انٹرنیٹ کی بہ دولت دینے لگے ہیں۔"

" گویا اب دُنیا لوگوں کی مٹھی میں بند ہوکر رہ گئی ہے۔"فہد نے اپنے طور پر ایک بھاری جملہ ادا کیا۔

"جدید سائنس نے گلوبل ولیج کا جو تصور پیش کیا تھا،وہ مکمل سچ ثابت ہوا۔"ارسلان نے اس کی بات کی تائید کی۔

"بھائی جان! سُنا ہے کہ اردو ٹائپنگ کے سلسلے میں بھی کمپیوٹر میں ترقی ہوئی ہے۔" فہد نے پوچھا۔ "تم نے ٹھیک سُنا ہے۔ اِن پیج' صدف' سرخاب، شاہ کار اور اسی طرح کے دوسرے سافٹ ویئرز کے ذریعے اردو ٹائپنگ تو ۲۰ سال قبل ہی شروع ہوگئی تھی۔" وہ یہ کہہ کر سامنے میز پر رکھے جگ گلاس کو دیکھنے لگا۔ فہد اپنے بھائی جان کا اشارہ سمجھ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک گلاس پانی ارسلان کی طرف بڑھایا۔ ارسلان نے پانی پی کر پھر کہنا شروع کیا۔

"سافٹ ویئر کے جدید انجینئرز نے دُنیا بھر میں اُردو کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر اسے یونی کوڈ کے ذریعے مزید آسان اور مفید بنا دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مائیکروسافٹ ورڈ میں اُردو لکھنے کا تصور تک نہ تھا لیکن اب نہ صرف اُردو ورڈ' میں لکھی جاسکتی ہے بلکہ یونی کوڈ کے وسیلے سے یہ دیگر کئی سافٹ ویئرز میں بے حد آسانی سے منتقل کر لی جاتی ہے۔

"واہ بھائی جان! آپ نے تو بالکل نئی بات بتائی۔"

"اس وقت اُردو زبان کے تمام اخبارات نیٹ پر یونی کوڈ سسٹم کے تحت تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی کتابیں بھی مکمل طور پر موجود ہیں۔ نہ صرف انھیں نیٹ پر پڑھا جاسکتا ہے بل کہ انگریزی کی طرح اس مواد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر اس سے بھرپور استفادہ بھی کیا جاسکتا ہے۔"

"بھائی جان! میں تو آپ کو بس یوں ہی سمجھتا تھا لیکن آپ تو واقعی۔۔۔۔۔۔۔۔"

فہد نے ارسلان کا مذاق اُڑاتے ہوئے اُسے کہا تو وہ اُسے چپت مارنے کے لیے اُٹھا لیکن وہ فہد ہی کیا جو اُن کے ہاتھ آجاتا۔ اُس نے تکیہ اُن کی طرف اُچھالا اور کمرے سے یہ جا وہ جا۔۔۔۔۔۔۔۔"

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) کمپیوٹر کی ابتداء کیسے ہوئی؟

(ب) چند سائنسی ایجادات کے نام لکھیے؟

(ج) وائی فائی سے کیا مراد ہے؟

(د) گلوبل ویلیج کا کیا مطلب ہے؟

(ہ) اُردو ٹائپنگ میں کمپیوٹر نے کیا ترقی کی ہے؟

۲۔ درست الفاظ چن کر خالی جگہیں پر کیجیے۔

(الف) لیپ ٹاپ کے ذریعے ہم دنیا سے ________ میں رابطے میں آجاتے ہیں۔

(الف) منٹوں (ب) گھنٹوں (ج) سیکنڈوں (د) دنوں

(ب) جدید سائنس نے ______ ولیج کا تصور پیش کیا۔

(الف) گلوبل (ب) ماڈل (ج) اولڈ (د) نیو

(ج) فہد اپنے بھائی جان کا ______ سمجھ گیا۔

(الف) موڈ (ب) اشارہ (ج) کام (د) ارادہ

(د) اردو کتابت کو ______ کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔

(الف) ورڈ (ب) ان پیج (ج) سافٹ ویئر (د) یونی کوڈ

۳۔ درج ذیل بیانات کے سامنے صحیح (ص) یا غلط (غ) لکھیے۔

(الف) پینٹیم سیریز کمپیوٹر کے مختلف ادوار کو ظاہر کرتی ہے۔	
(ب) اپنے خطوط اور تصاویر وغیرہ خوردبین کے ذریعے بھیجی جاتی ہے۔	
(ج) آج کا دور انٹرنیٹ کا دور ہے۔	
(د) فہد کو اپنے والد سے محبت تھی۔	
(ہ) انٹر میں پاس ہونے پر ابو نے لیپ ٹاپ دلانے کا وعدہ کیا تھا۔	

۴۔ درج ذیل الفاظ کے واحد لکھیے: ایجادات۔ خطوط۔ مراحل۔ کتب۔ مزارات۔

۵۔ درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے متضاد الفاظ خالی جگہوں میں لکھیے۔

(الف) زندگی اور ---------------- اللّٰہ کے ہاتھ میں ہے۔

(ب) جہالت کی تاریکی کو علم کی ---------- سے دور کیا جا سکتا ہے۔

(ج) پہیا ایک قدیم ایجاد ہے جب کہ کمپیوٹر ---------------- ایجاد ہے۔

(د) انسان جسم اور ---------------- کا مرکب ہے۔

(ہ) تمھیں آج تک یہ بھی نہیں معلوم کہ کون تمھارا دوست ہے اور کون ----------------

۶۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے۔ ایجاد۔ استفادہ۔ متحرک۔ ریاضی دان۔ مرکب۔

زمانے کی تین اقسام ہوتی ہے۔ میں اسکول جاتا تھا۔ (ماضی) میں اسکول جاتا ہوں۔ (حال) میں اسکول جاؤں گا۔ (مستقبل)

۷۔ درج ذیل جملوں میں فعل کو زمانے کے لحاظ سے درست کیجیے۔

۱۔ میں اگلے مہینے سے ورزش شروع کر رہا تھا۔

۲۔ پچھلے سال میں چوتھی جماعت میں پڑھوں گا۔

۳۔ آج کل ہمارے شہر میں بہت گرمی پڑ رہی تھی۔

۴۔ اگلے سال لاہور میں بہت زیادہ بارشیں ہوئی تھیں۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ خط نویسی کے اصول بیان کریں گے۔
۲۔ سادہ جملوں سے استفہامیہ جملے بنائیں گے۔
۳۔ نئے الفاظ کا استعمال اپنے جملوں میں کریں گے۔
۴۔ دل کش مناظر کا حال لکھیں گے۔

دو خط

۷ جنوری ۲۰۲۰

الف، ب، ج روڈ،

گلگت۔

پیاری دادی جان!

السلام علیکم!

میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ گلگت پہنچ کر آپ کو خط ضرور لکھوں گا، ہمیں یہاں آئے آج پانچواں دن ہے ماموں اور ان کے بچوں کے ساتھ ہمیں بہت مزا آرہا ہے۔ ماموں کا گھر کافی بڑا ہے، ان کے گھر کے سامنے باغیچہ بھی ہے، ہم وہاں کھیلتے ہیں۔ گھر میں بچوں کے لیے جھولا بھی لگا ہوا ہے۔ ایک روز میں عمر اور ثاقب کے ساتھ گھڑ سواری کے لیے بھی گیا تھا۔ ماموں کے گھوڑے کا نام 'بادل' ہے وہ سفید رنگ کا بہت خوب صورت گھوڑا ہے۔

دادی جان! آپ کو تو کراچی میں گرمی لگتی ہوگی، گھر میں پنکھا چلتا ہوگا اور پھپھو اے۔ سی بھی چلاتی ہوں گی لیکن یہاں رات میں ہلکی سردی ہوتی ہے، میں شام کے وقت بغیر آستینوں والا سوئیٹر پہنتا ہوں جو آپ نے پچھلی سردیوں میں میرے لیے بُنا تھا۔ ماموں بتا رہے تھے کہ اگر بارش ہوگئی تو سردی بڑھ جائے گی۔ یہاں سخت سردی کے ساتھ آس پاس کے پہاڑوں پر برف ہی برف ہوتی ہے۔

ممانی جان نے باغیچے میں کچھ سبزیاں اور پھل اگائے ہیں۔ ماموں کے باغیچے کی چیری بہت لذیذ ہے اور میں نے خوب کھائی۔ آپ کو یاد ہے جب دادا جان کراچی میں ہمارے لیے چیری لاتے تھے تو کہتے تھے ضایع نہ کرنا چیری بہت مہنگی ہوتی ہے لیکن یہاں تو ہمیں مفت ملتی ہے۔ ممانی کہہ رہی تھیں کہ وہ آپ کے لیے بھی چیری بھجوائیں گی۔ یہاں خوبانیاں بھی ملتی ہیں۔ لوگ خوبانیوں کو سکھا کر رکھ لیتے ہیں اور سردیوں میں کھاتے ہیں۔ ماموں بتا رہے تھے کہ گلگت ایک سیاحتی مقام ہے۔ یہاں سیّاح بہت آتے ہیں، لہٰذا یہاں ہوٹل بہت ہیں۔ گلگت میں پولو کا

کھیل بھی کھیلا جاتا ہے جس کا سالانہ مقابلہ بہت مشہور ہے دوسرے ملکوں کے لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ یہاں بہت سے قابل دید مقامات ہیں۔

کل ماموں ہم سب کو کچورا جھیل لے جائیں گے۔ ماموں بتا رہے تھے کہ راستہ بہت پر خطر ہے ہمیں جیپ سے جانا ہوگا۔ کچورا جھیل میں ہم کشتی رانی بھی کریں گے۔ چند دن کے بعد ماموں ہم سب کو ہنزہ کی دل کش وادی کی سیر کرانے لے جائیں گے۔ عمر اور ثاقب کے اسکول کی بھی چھٹیاں ہیں۔ میں ہنزہ پہنچ کر بھی آپ کو خط لکھوں گا۔ دادا جان اور پھپھو کو بہت بہت سلام کہیے۔ میں آپ سب کو بے حد یاد کرتا ہوں۔

آپ کا پیارا پوتا

آصف

(۲)

۱۲ جنوری ۲۰۲۰

ہوٹل کہسار، علی آباد، ہنزہ

پیاری دادی جان!

السلام علیکم!

اُمید ہے کہ میرا پہلا خط مل گیا ہوگا۔ ہمیں ہنزہ آئے ہوئے دو دن ہو گئے ہیں۔ دادی جان! ہنزہ بہت خوب صورت جگہ ہے لیکن یہاں کے لوگوں کی زندگی بہت سخت ہے۔ پاکستان کے دوسرے علاقوں کی طرح میں نے یہاں کی عورتوں کو بھی کھیتی باڑی کرتے دیکھا ہے، بہت محنت کرتی ہیں۔ اپنے پالتو جانوروں کو چرانے لے جاتی ہیں، اُن کو چارا کھلاتی ہیں اور دودھ دوہتی ہیں۔ ماموں جان بتا رہے تھے کہ ہنزہ اور گلگت میں تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیا جاتا ہے اور تقریباً ہر بچہ اسکول جاتا ہے۔ یہاں بھی کئی جگہیں قابل دید ہیں۔ دو تاریخی قلعے بھی ہیں ان کے نام التت اور بلتت ہیں۔ آج ہم یہ قلعے دیکھنے گئے تھے۔

دادی جان! یہاں ماموں کے ایک دوست رہتے ہیں، ہم کل ان کے گھر گئے تھے۔ یہاں لوگ زیادہ تر پیدل سفر کرتے ہیں۔ ہم بھی ماموں کے دوست کے گھر پیدل پہنچ گئے۔ میں آپ کو حیرت کی بات بتاؤں۔ یہاں ہر گھر میں ایک بڑا کمرہ ہوتا ہے جہاں سردی کے مہینوں میں سارے گھر والے رہتے ہیں۔ چوں کہ بڑے گھروں کو گرم رکھنے کے لیے زیادہ ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے گھر کے تمام افراد سردی کے یہ مہینے ایک ہی کمرے میں گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ وہ یہیں پکاتے اور کھاتے ہیں، یہیں ایندھن کا بھی ذخیرہ کرتے ہیں۔ سردی کے مہینوں میں یہ لوگ کم گھر سے نکلتے ہیں۔ دادی جان! اب ہم قلعوں کی سیر کر چکے ہیں۔ کل ہم واپس گلگت جائیں گے اور پھر کراچی کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ دادا جان اور پھپھو کو سلام کہیے۔ میں آپ سب کو ہر روز یاد کرتا ہوں۔

اللّٰہ حافظ

آپ کا پیارا پوتا

مشق

۱۔ سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) گلگت میں کون سا پھل زیادہ ہوتا ہے؟

(ب) گلگت کا مشہور کھیل کون سا ہے؟

(ج) ہنزہ کی عورتیں کیا کیا کام کرتی ہیں؟

(د) ہنزہ کے دو تاریخی قلعوں کے نام لکھیے۔

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

خط۔ جھولا۔ سردی۔ کشتی رانی۔ کھیتی باڑی

جس جگہ کیا، کیوں، کون، کہاں، کب وغیرہ جیسے لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان جملوں کو لفظ استفہامیہ یا سوالیہ جملے کہتے ہے۔ ان جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان (؟) بھی لگاتے ہیں۔ جیسے: کیا تم اسکول جاؤ گے؟

۳۔ ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

کیوں، کیسے، کب، کون، کہاں

۴۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) نجی خط میں تاریخ لکھتے ہیں:

(الف) درمیان میں (ب) شروع میں (ج) آخر میں (د) دائیں طرف

(ب) کشتی رانی کے معنی ہیں:

(الف) خوبصورت کشتی (ب) رانی کی کشتی (ج) کشتی میں سیر کرنا (د) کشتیوں کی رانی

(ج) ''استفہام'' کے معنی ہیں:

(الف) انکار کرنا (ب) اقرار کرنا (ج) سوال کرنا (د) تعریف کرنا

(د) گھروں کو گرم رکھنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے:

(الف) آگ کی (ب) ایندھن کی (ج) چولھے کی (د) سورج کی

(ہ) ماموں کے باغیچے کی بہت لذیذ ہے:

(الف) چیری (ب) کیری (ج) اسٹرابری (د) مولی

۵۔ دیے گئے جملوں کو درست الفاظ سے مکمل کیجیے۔

(الف) اپنے پالتو................کو چرانے لے جاتی ہیں۔

(ب) ماموں بتا رہے تھے کہ..............بہت پر خطر ہے۔

(ج) میں ....پہنچ کر بھی آپ کو خط لکھوں گا۔

(د) ایک روز میں عمر اور ثاقب کے ساتھ...............کے لیے بھی گیا تھا۔

(ہ) ہم سب کو ہنزہ کی ....وادی کی سیر کرانے لے جائیں گے۔

(و) ماموں بتا رہے تھے کہ..................ایک سیاحتی مقام ہے۔

۶۔ اپنے پرنسپل کو ایک خط لکھیے کہ وہ انھیں اسکول کی گرمیوں کی چھٹیوں میں کینجھر جھیل کی سیر کرانے لے جائیں۔

۷۔ دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے۔

نیکی پختہ نازک بزرگ کامل سحر

سرگرمی:

☆ طلبہ سے پاکستان کے نقشے پر گلگت اور ہنزہ کی نشاندہی کروائی جائے۔

☆ پاکستان کے کسی اور علاقے کے بارے میں طلبہ سے ایک خط لکھوایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ بچوں کو پاکستان کے چھوٹے بڑے شہروں کے بارے میں مزید معلومات فراہم کی جائے۔

۲۔ بچوں کو خطوط کے چند نمونے دکھائے جائیں اور ان میں خطوط کی ساخت کی نشان دہی کرائی جائے بعد ازاں مختصر خطوط نویسی کی مشق ZTM Ø۔

حاصلاتِ تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں گے۔

۲۔ نظم کے اشعار کو نثر میں تبدیل کریں گے۔

۳۔ حروفِ انبساط کا درست استعمال سیکھیں گے۔

گائے اور بکری

اک چراگہ ہری بھری تھی کہیں
تھی سراپا بہار جس کی زمیں

کیا سماں اس بہار کا ہو بیاں
ہر طرف صاف ندیاں تھیں رواں

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں
طائروں کی صدائیں آتی تھیں

کسی ندی کے پاس اک بکری
چرتے چرتے کہیں سے آنکلی

جب ٹھہر کر ادھر ادھر دیکھا
پاس اک گائے کو کھڑا پایا

کیوں بڑی بی مزاج کیسے ہیں
گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں

کٹ رہی ہے بری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی

آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے
اس سے پالا پڑے ، خدا نہ کرے

دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دبلی تو بیچ کھاتا ہے

بدلے نیکی کے یہ برائی ہے
میرے اللّٰہ تری دہائی ہے

سن کے بکری یہ ماجرا سارا
بولی ایسا گلہ نہیں اچھا

بات سچی ہے بے مزہ لگتی
میں کہوں گی مگر خدا لگتی

ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا
ہم کو زیبا نہیں گلہ اس کا

گائے سن کر یہ بات شرمائی
آدمی کے گِلے سے پچھتائی

دل میں پرکھا بھلا برا اس نے
اور کچھ سوچ کر کہا اس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی
(اقبال)

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) نظم کے پہلے شعر میں کیا بات کہی گئی ہے؟

(ب) بکری نے گائے کو کیا کہہ کر مخاطب کیا؟

(ج) گائے نے آدمی کے بارے میں کیا کیا شکایتیں کیں؟

(د) بکری نے جواب میں کیا کہا؟

(ہ) گائے کو بکری کی بات کیسی لگی؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

سراپا۔ صدائیں۔ دُہائی۔ ماجرا۔ گلہ۔

۳۔ مصرعے مکمل کیجیے۔

(الف) کیا.....................اس بہار کا ہو بیاں۔

(ب) ....سے کوئی بھلا نہ کرے۔

(ج) بات سچی ہے .... لگتی۔

(د) میں کہوں گی مگر.....................۔

۴ نظم کے پہلے، دوسرے اور آخری شعر کی نثر بنائیے۔

۵۔ خوشی اور مسرت کے موقع پر جو الفاظ اچانک منھ سے نکلیں انھیں حروف انبساط (مسرت) کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ آہا! واہ واہ! اوہو! ہرا! ماشاءاللّٰہ ! وغیرہ

ان حروف انبساط سے اپنے جملے بنائیے!

٦۔ دیے گئے بیانات میں سے دُرست جواب پر نشان لگائیے۔

(الف) چراگہ کے معنی ہیں: (الف) سبزہ گاہ (ب) جنگل (ج) کھیت (د) باغ

(ب) یہ لفظ دُرست ہے: (الف) بڑبڑانا (ب) بَڑبَڑانا (ج) بُڑبُڑانا (د) بڑبڑانا

(ج) ان میں سے حرف انبساط کون سا ہے: (الف) اوہ (ب) او (ج) ایہہ (د) آہا

(د) طائر کے معنی ہیں۔ (الف) درندہ (ب) پرندہ (ج) چرندہ (د) زندہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ لفظوں پر اعراب لگائیں گے۔

۲۔ زمینی آلودگی کے بارے میں حاصل شدہ معلومات بیان کریں گے۔

۳۔ زمینی آلودگی پر دس جملوں کا مضمون لکھیں گے۔

۴۔ نئے الفاظ کے جملے بنائیں گے۔

زمین کی فریاد

سورج نظامِ شمسی کا سربراہ ہے۔ اس نظام کے تمام سیارے، یعنی عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس، اور نیپچون اپنے اپنے جھگڑے اور مسائل سورج کی عدالت میں ہی پیش کیا کرتے تھے۔ آج زمین انسان کے خلاف فریاد لے کر پہنچی تھی۔ مقررہ وقت پر مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی۔ زمین سے پوچھا گیا کہ اسے انسان سے کیا شکایت ہے؟

زمین: ''انسان مجھے برباد کرنے پر تلا ہوا ہے میں انسان کی ہر ضرورت پوری کرتی ہوں لیکن یہ روز بہ روز ایسے اقدامات کر رہا ہے جس سے میرا حسن ماند پڑ رہا ہے۔''

انسان: میں ایسی کون سی زیادتی کرتا ہوں جو یہ اتنا ناراض ہو رہی ہے۔''

زمین: لاکھوں سال پہلے میں ایک آتشی گولا تھی لیکن انسان کی خاطر میں ٹھنڈی ہو گئی' اب صرف میرے اندر تھوڑی سی حرارت باقی ہے لیکن وہ بھی کافی گہرائی میں ہے۔

انسان: لیکن اتنی گہرائی سے بھی یہ زمین جب لاوا اُگلتی ہے تو ہمارا کتنا نقصان کر جاتی ہے۔

زمین: ''میں یہ جانتی ہوں لیکن ایسا صرف اس وقت ہوتا ہے جب میری اندرونی تہوں میں دباؤ بڑھ جاتا ہے تو نہایت گرم لاوا میری سطح سے پھٹ کر باہر آ جاتا ہے۔ انسان کو یہ نقصان تو یاد رہ گیا لیکن وہ سیکڑوں فائدے جو میرے ذریعے اسے حاصل ہوتے ہیں وہ کیوں بھول بیٹھے۔

سورج: بھلا وہ فائدے کون کون سے ہیں؟

زمین: فائدے تو اتنے ہیں کہ تفصیل بتانا شروع کروں تو عدالت کا وقت ختم ہو جائے گا' فائدے ختم نہیں ہوں گے۔''

سورج: چلو! چند فائدے ہی بتا دو!

زمین: ''سب کو معلوم ہے کہ میں دو طرح سے گردش کرتی ہوں' ایک تو اپنے ہی محور پر جس کی وجہ دن اور رات تبدیل ہوتے ہیں کہ یہ چکر چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں پورا ہوتا ہے جب کہ دوسرا چکر (سورج کی طرف منھ کر کے) آپ کے گرد لگاتی ہوں یہ طویل چکر پورے ایک سال میں مکمل ہوتا ہے میرا اور آپ کا فاصلہ تقریباً چودہ کروڑ چھیانوے لاکھ کلومیٹر (۱۴،۹۶،۰۰۰۰۰) ہے۔ اور میری اسی گردش کے باعث موسم تبدیل ہوتے ہیں۔ موسم کی تبدیلی سے طرح طرح کے اناج، پھل اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں جس سے انسان اپنی خوراک کی ضروریات پوری کرتا ہے۔''

سورج: ''کیا زمین دُرست کہہ رہی ہے؟

انسان: ہاں! یہ بات سچ ہے۔

زمین: انسان کو معلوم ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی اور سیارے پر زندہ نہیں رہ سکتا دیگر سیاروں پر ہوا ہے، نہ پانی ہے۔ اللّٰہ کی مہربانی سے انسان کو میں نے ایسا ہوائی خول دیا ہوا ہے جس میں اکیس فی صد آکسیجن ہے جس سے یہ سانس لیتا ہے اور اس کے بغیر یہ چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان یہی سانس خارج کرتے وقت فضا میں کاربن ڈائی آکسائڈ چھوڑتا ہے جو اس کے لیے مضر ہے۔ اس گیس کو پودے اور درخت جذب کر لیتے ہیں۔

سورج نے انسان کی طرف دیکھا تو اُس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

انسان: زمین میں تقریباً ستر فیصد پانی ہے۔

اتنا سارا پانی پینے کے علاوہ گھر کے دیگر کاموں میں، کھیتوں، کارخانوں میں غرض ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ مستقبل میں انسان کی غذائی ضروریات کا انحصار پانی پر ہوگا۔ جناب! انسان گھروں، کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والے گندے پانی کو صاف کیے بغیر ندی نالوں اور دریاؤں میں گرا رہا ہے اس گندے پانی میں ایسے اجزاء ہوتے ہیں جو صحت کے لیے انتہائی خطرناک ہیں۔''

سورج نے زمین سے دریافت کیا: ''کیا تمھارے ان الزامات کا کوئی گواہ بھی ہے؟''

نے گواہ کے طور پر چاند کو پیش کر دیا۔

چاند نے گواہی دیتے ہوئے کہا: ''میں زمین کی تمام باتوں کا چشم دید گواہ ہوں میں زمین سے سب سے زیادہ قریب رہ کر صرف تین لاکھ پچاسی ہزار (۳،۸۵۰۰۰) کلومیٹر کے فاصلے سے زمین کے گرد چکر لگا تا رہتا ہوں، اس لیے زمین کے حالات سے مجھ سے زیادہ کون واقف ہوگا سچی بات یہ ہے کہ لہلہاتے کھیت، سرسبز وادیاں اونچے اونچے پہاڑ، خوب صورت جھیلیں، طویل دریا، گہرے سمندر، حد نظر تک پھیلے ریگستان' یہ سب کے سب انسان کے ہاتھوں خطرے میں ہیں۔''

چاند کی گواہی مکمل ہونے کے بعد سورج نے آخر میں فیصلہ سناتے ہوئے کہا:

''زمین اور انسان کے بیانات اور چاند کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ انسان ہی زمین کی تباہی کا ذمے دار ہے' لہٰذا یہ عدالت انسان کو حکم دیتی ہے کہ وہ زمین کو برباد کرنے والے تمام اقدامات روک کر زمین کو تباہی سے بچانے کے لیے ماحول کو درست زمین اور فضا کو آلودہ کرنے کے طریقے چھوڑ کر اسے پھر سے صاف ستھرا اور اُجلا اُجلا کر دے۔''

اس کے ساتھ ہی مقدمے کی کارروائی ختم ہو گئی۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

(الف) نظام شمسی میں کتنے سیارے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

(ب) زمین کے اندر سے لاوا کیوں نکلتا ہے؟

(ج) زمین کون سے دو طریقوں سے گردش کرتی ہے؟

(د) زمین کا سورج سے کتنا فاصلہ ہے؟

(ہ) سورج نے اپنی عدالت میں انسان کو کیا حکم دیا؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دھواں۔ آلودہ۔ فی صد۔ گردش۔ آمدورفت

۳۔ اعراب لگائیے۔

مریخ۔ محور۔ انحصار۔ چشم دید۔ مستقبل

۴۔ درست لفظ منتخب کر کے جملے مکمل کیجیے۔

بھلکڑ۔ بھکاری۔ محنتی۔ ڈرپوک۔ غریب۔ لڑاکا۔ نیک۔ سخی مجاہد دیہاتی

(الف) دل لگا کر کام کرنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ب) جلد بات بھول جانے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ج) اچھے کام کرنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(د) ہر ایک سے ڈرنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ہ) ہر ایک سے لڑائی کرنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(و) دوسروں سے بھیک مانگنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ز) اللّٰہ کی راہ میں لڑنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ح) گاؤں میں رہنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

(ط) جس کے پاس مال و دولت نہ ہو اسے ________ کہتے ہیں۔

(ی) اللّٰہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے والے کو ________ کہتے ہیں۔

۵۔ دیے گئے بیانات میں درست جواب پر (✓) لگائیے۔

(الف) زمین کا سورج کے گرد ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔

(الف) ایک دن میں (ب) ایک سال میں (ج) ایک ہفتے میں (د) ایک ماہ میں

(ب) مقررہ وقت پر مقدمے کی شروع ہوئی:

(الف) کارروائی (ب) فریاد (ج) شنوائی (د) گواہی

(ج) دھوئیں کے ذریعے ہوا میں پیدا ہوتی ہے:

(الف) گیس (ب) آلودگی (ج) تنگی (د) کشادگی

(د) گندے پانی کے اجزاء صحت کے لیے ہوتے ہیں۔

(الف) مناسب (ب) فائدہ مند (ج) مضر (د) خطرناک

(ہ) مستقبل میں انسان کی غذائی ضروریات کا انحصار ہوگا۔

(الف) تیل پر (ب) مچھلی پر (ج) اناج پر (د) پانی پر

۶۔ کہانی مکمل کیجیے۔

میں اپنے اسکول کی اسکاوٹ ٹیم کا حصہ ہوں۔ ہماری تربیت ________________________

ایک روز ایسا ہوا کہ میرے اسکول کی کینٹین میں آگ لگ گئی۔ بچے خوف زدہ ________________________

لیکن میں نے بہادری ________________ مجھے اپنے اسکاوٹ ہونے پر فخر ہے کیوں کہ ________۔

سرگرمی:

☆ بچوں سے نظامِ شمسی کی تصویر جس میں تمام سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہوئے دکھائے گئے ہوں، بنوا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کی جائے۔
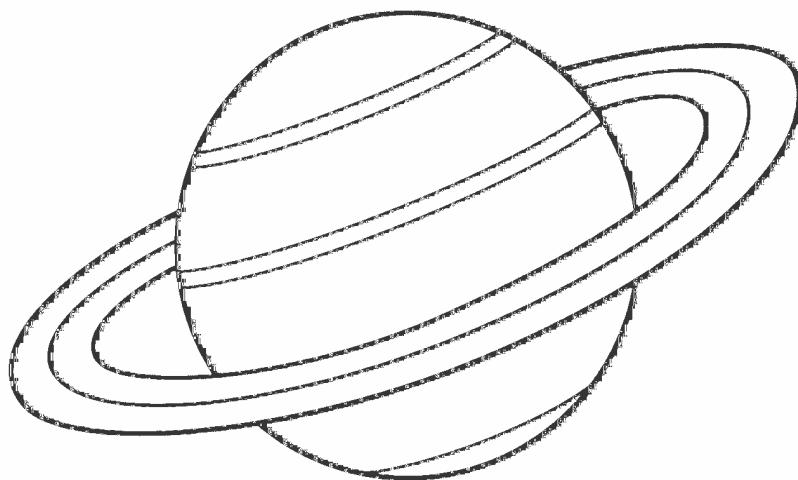
ہدایات برائے اساتذہ:

کائنات سے سیارے، ستارے کے کردار بنوا کر ان پر مختلف مکالمے ادا کرائیں۔

حاصلات تعلم:
اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:
۱۔ وطن سے محبت کے جذبے کو بیان کریں گے۔
۲۔ حقیقی کہانی سے لطف اندوز ہوں گے۔
۳۔ مرکب الفاظ کی شناخت کریں گے۔
۴۔ فاعل اور فعل پر مشتمل جملے بنائیں گے۔

نائیک محمد اشرف

''خدائے بزرگ و برتر کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں اٹھا کر بحیرۂ عرب میں نہ پھینک دیں ہم ہار نہیں مانیں گے۔ پاکستان کی حفاظت کے لیے تنہا لڑوں گا۔ اُس وقت تک لڑوں گا جب تک میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود رہے گا۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر کبھی ایسا وقت آ جائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لیے جنگ لڑنی پڑے تو آپ کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں اور پہاڑوں، جنگلوں، میدانوں اور دریاؤں تک میں جنگ جاری رکھیں۔''

یہ وہ الفاظ ہیں جو بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان بن جانے کے بعد پوری قوم سے مخاطب ہو کر کہے تھے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہماری بری، فضائی اور بحری فوجوں اور پاکستان کے عوام نے قائداعظمؒ کے اس فرمان اتحاد، تنظیم اور یقین محکم سے کام لیتے ہوئے اسے حرف بہ حرف پورا کر دکھایا۔

بھارت نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بغیر کسی اعلان جنگ کے پاکستان پر حملہ کیا۔ اُس نے لاہور پر واہگہ، برکی اور بھینی کے مقامات پر تین اطراف سے زبردست حملے کیے۔ اس حملے کی خبر ملتے ہی جنرل سرفراز نے اپنے شیر دل جوانوں کو مخاطب کیا:

''پاکستان کے جوانو! آخری سپاہی تک، آخری گولی تک لڑو۔ سنگینوں سے، خالی ہاتھوں سے، ناخنوں سے لڑو۔ اپنے وطن کا ایک انچ بھی دشمن کے قبضے میں نہ جانے پائے۔''

لاہور کے محاذ پر پاکستان کا دفاع کرنے والے مجاہدوں اور شہیدوں نے اپنے جنرل کے ایک ایک حرف سے دشمن کی راہ میں ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی جس سے ٹکرا کر دشمن اپنی لاتعداد فوج اور جدید جنگی سامان کے باوجود اپنا سر پھوڑ کر رہ گیا۔ شیر دل اور سرفروش سپاہیوں نے 'اللہ اکبر' کے نعروں کی گونج

میں دشمن کے ہر حملے کو ناکام بنا دیا۔

کشمیر، لاہور اور سیالکوٹ کے ساتھ ساتھ بھارت نے سندھ کے ریگستانوں میں اپنی فوجوں کو جھونک دیا۔ بھارت کو اُمید تھی کہ سندھ کے ریگستانوں میں سے گزر کر اُس کی فوجیں بڑی آسانی سے حیدر آباد تک پہنچ جائیں گی لیکن ان صحراؤں میں ہماری صحرائی فوج کے ہر سپاہی نے دشمن کا مقابلہ اُسی جرأت، بہادری، جاں بازی اور سرفروشی سے کیا جس کا مظاہرہ وہ کشمیر، لاہور اور سیالکوٹ کے محاذوں پر وطن کے دفاع کے لیے کر رہے تھے۔ نائیک محمد اشرف بھی اسی صحرائی فوج کے ایک شیر دل اور جاں باز سپاہی تھے۔

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق سارے محاذوں پر فائر بندی ہو چکی تھی لیکن بھارت پاکستان سے اپنے کھوئے ہوئے علاقے حاصل کرنے کے لیے مسلسل خلاف ورزی کر رہا تھا۔ ان علاقوں میں سندھ راجستھان میں سندرا کی چوکی بھی شامل تھی۔ اس چوکی کی حفاظت کے لیے ہمارے جو تھوڑے سے سپاہی موجود تھے ان میں نائیک محمد اشرف بھی شامل تھے۔ وہ مشین گن دستے کی کمان کر رہے تھے۔ دشمن نے اس چوکی پر بڑی بھاری تعداد اور طاقت سے حملہ کیا تھا۔ ہمارے تھوڑے سے شیر دل اور جانباز سپاہیوں کو دشمن کی تعداد اور طاقت خوف زدہ نہ کر سکی۔ اس لیے حملہ ہوتے ہی مقابلے میں ڈٹ گئے۔ بھارتی فوج اُن پر آگ برساتی رہی اور ہمارے جانباز جوان اُس آگ کو اپنے آہنی ارادوں اور اپنی جرأت و دلیری کی ڈھال پر روک رہے تھے۔

توپیں گرج رہی تھیں۔ گولیاں سنسناتی ہوئی چاروں طرف سے گزر رہی تھیں۔ گولے زمین کا سینہ چیر رہے تھے اور ہر طرف گرد و غبار کی چادریں تنی ہوئی تھیں۔ دشمن اپنی پوری طاقت سے کوشش کر رہا تھا کہ سندرا کی چوکی پر قبضہ کر لے لیکن اُس کی یہ کوشش ناکامی سے دوچار ہو رہی تھی۔ اس لیے کہ اُس کا مقابلہ نائیک محمد اشرف جیسے پاکستانی جاں باز سے تھا۔

نائیک محمد اشرف بموں کے دھماکوں، سنسناتی گولیوں اور زخمی ہوتے ہوئے سپاہیوں کے درمیان اپنی مشین گن پر بیٹھے دشمن کے سپاہیوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا رہے تھے۔ لیکن بھارتی سپاہی تھے کہ ختم ہونے میں نہیں آ رہے تھے۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ یہاں تک کہ بھارتی حملہ آور فوجیں بہت قریب آ گئیں۔

اُس وقت نائیک محمد اشرف اگر چاہتے تو اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ سکتے تھے لیکن انھوں نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر بھارتی سپاہیوں کو اپنی مشین گن کی گولیوں کی زد میں لے لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کی پوری پلاٹون کا صفایا کر دیا اور سندرا چوکی پر بھارتی حملہ آوروں کے قبضہ کرنے کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ اس مقابلے میں نائیک محمد اشرف بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے۔ جب اُن میں زخموں کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رہی تو وہ نڈھال ہو کر اپنی مشین گن پوسٹ میں گر پڑے۔ اس عرصے میں دشمن کے حملے کا زور ٹوٹ چکا تھا اور اس کے رہے سہے سپاہی اپنی جانیں بچانے کے لیے بھاگ رہے تھے۔

نائیک محمد اشرف نے دشمن کے حملے کو جان کی بازی لگا کر روکا اور وطن کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان نثار کر دی۔ شجاعت، فرض

شناسی اور جاں نثاری کے صلے میں پاکستانی حکومت نے لانس نائیک محمد اشرف شہیدؒ کو 'تمغہ شجاعت' کے فوجی اعزاز سے نواز کر ان کی خدمات کو سراہا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(الف) پاکستان کی حفاظت کے لیے قائداعظمؒ نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا تھا؟

(ب) دشمن نے ۱۹۶۵ء میں ہمارے ملک میں کہاں کہاں حملہ کیا؟

(ج) نائیک محمد اشرف نے کس جگہ دشمن کا مقابلہ کیا؟

(د) نائیک محمد اشرف کو کون سا تمغہ دیا گیا؟

(ہ) وہ کیوں بہادری سے لڑتے رہے؟

(و) محمد اشرف کس ماحول میں مشین گن پر بیٹھے رہے؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور اُن کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

جاں باز۔ نڈھال۔ میدانِ عمل۔ بکتر بند۔ دفاع۔ خوف زدہ۔

۳۔ درست تلفظ کے مطابق اعراب لگائیں:

شجاعت۔ نثار۔ جرأت۔ امید۔ صحرائی۔ مسلسل۔ بکتر بند۔ محاذ۔

۴۔ آپ اہلِ وطن کی خدمت بحیثیت ایک طالب علم کس طرح کر سکتے ہیں؟

۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

تاکید۔ ناگوار۔ گستاخی۔ ہیبت۔ بدلہ۔

☆ ان الفاظ پر غور کریں: موسمِ بہار، مال و دولت، تبلیغِ دین۔

ایک سے زائد لفظوں سے مل کر بننے والے الفاظ کو مرکب لفظ کہتے ہیں۔ مرکب کی جمع مرکبات ہے۔

۶۔ اس سبق میں سے پانچ مرکبات تلاش کر کے لکھیے۔

☆ اگر فاعل (کام کرنے والا) واحد ہوگا تو فعل (کام) بھی واحد ہوگا۔

مثلاً: میں خط لکھتا ہوں۔

واحد فاعل — واحد فعل

اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع ہوگا۔

مثلاً: ہم خط لکھتے ہیں۔

جمع فاعل جمع فعل

۷۔ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے صفت اور موصوف الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

شرمیلا نوجوان۔ درجن کیلے۔ معمولی زخم۔ خطرناک منظر۔ بہادر عورت۔ بڑی عمارت۔ سخت حکم۔ ضروری ترمیم

☆ فعل ماضی: وہ کام (فعل) ظاہر ہو جو گزرے ہوئے زمانے میں کیا گیا ہو۔

جیسے: احمد نے کہا تھا۔ زبیدہ خط لکھ رہی تھی۔ وہ کتاب پڑھ رہا تھا۔

درج ذیل جملوں کو زمانہ حال سے زمانہ ماضی میں تبدیل کیجیے۔

(۱) ٹھٹھہ کو علم و ادب کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔

(۲) قبر کے کئی پتھر اپنی جگہ سے ہل گئے ہیں۔

(۳) مختلف رنگوں کا استعمال عمدگی سے کیا گیا ہے۔

(۴) چلنے کے لیے سرخ اینٹوں سے بنی راہ داری ہے۔

(۵) فنِ تعمیر کا عمدہ نمونہ سمجھی جاتی ہے۔

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

سلائی۔ پھولا نہ سمانا۔ رعب۔ حقارت۔ تلافی۔

۹۔ غلط املا درست کر کے لکھیے۔

کدیم۔ فاسلے۔ کبرستان۔ کھاتون۔ سوفیا۔ پھتر۔ زیادا۔ لہازا۔ سمار۔ تاریکھی۔۔ قھم۔ صیاح۔ ہکومت

مالوم۔ خوبسورت۔ امدہ۔ مختلطف۔ استمعال۔ اہاطہ۔ عزیم۔ فروگ۔ **بلللکل**

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ غلط جملوں کو درست کر کے لکھیں گے۔
۲۔ واقعہ بیان کرنا سیکھیں گے۔
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کریں گے۔
۴۔ اعراب لگانا سیکھیں گے۔

سچّی کہانی

ایک بادشاہ کا روز کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ایک رات اُسے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اُس نے دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فکرمند ہیں۔وہ یہ خواب دیکھ کر دن بھر پریشان رہا۔

اُس کی سمجھ میں وجہ نہ آئی۔دوسری رات خواب میں حضور اکرم ﷺ نے ان دو افراد کی نشان دہی کی جو آپ کو پریشان کر رہے تھے۔پھر تیسری رات بھی بادشاہ نے یہی خواب دیکھا۔

تین روز مسلسل ایک ہی طرح کا خواب دیکھ کر وہ بےچین ہو گیا۔اس نے سوچا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔یہ سوچ کر اُس نے فوراً مدینے جانے کا فیصلہ کیا۔اور کئی دن کے مُسلسل سفر کے بعد مدینے جا پہنچا۔

یہاں پہنچ کر بادشاہ نے پہلے تو آنے جانے والے تمام راستے بند کرا دیے۔پھر اس نے ایک بہت بڑی دعوت کی جس میں شہر کے تمام لوگوں کو مدعو کیا۔کھانے کے دوران گھوم پھر کر بادشاہ نے ایک ایک شخص کو غور سے دیکھا لیکن اسے وہ چہرے نظر نہ آئے جن کی پہچان سرکارِ عالم ﷺ نے خواب میں کرائی تھی۔اس پر وہ سخت پریشان ہو گیا۔اس نے مسلسل تین راتوں کو خواب میں آپ ﷺ کو پریشان دیکھا تھا اس لیے اسے بھلا کیسے چین آ سکتا تھا۔جب سب لوگ چلے گئے تو اس نے کوتوال سے پوچھا۔" کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو آج کی دعوت میں نہیں آئے؟" کوتوال نے بتایا کہ مدینہ کے تو سب لوگ دعوت میں شریک تھے البتہ دو عبادت گزار بزرگ نہیں آئے، وہ شہر میں کسی سے ملتے ملاتے نہیں، روضۂ مبارک کے قریب ایک جھونپڑی میں ان کا قیام ہے۔وہ سارا دن وہاں عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

یہ سن کر بادشاہ فوراً جھونپڑی پر پہنچا لیکن دونوں بزرگ اس وقت موجود نہیں تھے۔بادشاہ نے جھونپڑی میں داخل ہو کر ایک ایک چیز کا غور سے جائزہ لیا لیکن اسے کوئی قابلِ اعتراض چیز نظر نہ آئی۔وہ فکر مند تو تھا ہی، اسی پریشانی میں اس نے جب زمین پر پڑی ہوئی ایک چٹائی کو اٹھایا تو سارا ماجرا اس کی سمجھ میں آ گیا۔چٹائی کے نیچے ایک سرنگ نظر آئی جو حضورِ انور ﷺ کی قبرِ مبارک تک جا چکی تھی۔

یہ دیکھ کر بادشاہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔اُس نے ان دونوں کو پیش کرنے کا حکم دیا۔جب انھیں بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ فوراً پہچان گیا کہ یہی وہ شیطان ہیں جن کے چہرے، رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دکھا کر ان کے شر سے بچانے کا حکم دیا تھا۔

بادشاہ نے شدید غصے سے ان سے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اور اس ناپاک حرکت کے پیچھے تمھارا کیا مقصد ہے؟'' اس پر دونوں نے پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں بنائیں لیکن جب دیکھا کہ اب حقیقت بتائے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو بتایا۔

''ہم یہودی ہیں اور قوم نے ہمیں اس لیے بھیجا ہے کہ ہم سرنگ کے ذریعے تمھارے نبی ﷺ کی قبر تک پہنچیں اور ان کا جسد مبارک یہاں سے نکال کر لے جائیں۔ ہمارا کام مکمل ہونے ہی والا تھا کہ تم نے ہمیں گرفتار کر لیا۔''

یہ سن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے اسی وقت اپنی تلوار نکال کر ان دونوں کی گردنیں تن سے جدا کر دیں۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک کے چاروں طرف گہری کھدائی کرا کر اس میں پگھلا ہوا سیسہ بھروا دیا تاکہ آیندہ کوئی ناپاک ایسی جسارت نہ کر سکے۔ اس واقعہ کو یاد کر کے بادشاہ اکثر رو پڑتا تھا اور اس بات پر فخر کا اظہار کرتا کہ سرورِ عالم ﷺ نے اتنے عظیم کام کے لیے اس کا انتخاب کیا۔ ان عاشقِ رسول ﷺ بادشاہ کا نام سلطان نورالدین زنگیؒ تھا۔ ان کا مزار آج بھی دمشق میں توجہ کا مرکز ہے۔ عیسائیوں کو جنگوں میں شکستیں دینے کے علاوہ اس عظیم کارنامے کی بنا پر نورالدین زنگیؒ کا نام اسلامی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) سلطان نورالدین زنگیؒ نے خواب میں کیا دیکھا؟

(ب) خواب میں نبی کریم ﷺ نے سلطان کو کیا حکم دیا؟

(ج) بادشاہ نے ان لوگوں کو پکڑنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

(د) یہودیوں کے ناپاک عزائم کیا تھے؟

(ہ) سلطان نورالدین زنگیؒ نے روضۂ پاک کی حفاظت کے لیے کیا کام کرایا؟

(و) سلطان نورالدین زنگیؒ کس بات پر فخر کیا کرتا تھا؟

۲۔ دیے گئے بیانات میں درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیے۔

(الف) اس واقعہ کو یاد کر کے بادشاہ رو پڑتا تھا۔	
(ب) بادشاہ نے مسلسل کئی دن تک ایک ہی خواب دیکھا	
(ج) دو یہودیوں نے سرنگ بنائی تھی۔	
(د) بادشاہ نے روضہ مبارک کے اردگرد سیسہ بھروا دیا۔	
(ہ) اُس عاشقِ رسول ﷺ کا نام احمد زنگی تھا۔	

۳۔ اِعراب لگائیے: جیسے مدعوکو مَدعُو۔

قبر توجہ کوتوال سرنگ حکم

۴۔ غلط جملوں کو درست کر کے لکھیے۔

آپ کب آؤ گے؟ (غلط) آپ کب آئیں گے؟ (صحیح)

(الف) عوام پریشان ہے۔ (ب) دہی کھٹی ہے۔

(ج) میں کن الفاظوں میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ (د) لوگوں! خدا سے ڈرو۔

۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے:

حقائق۔افراد۔مزار۔تاریخ۔حدیث۔شیاطین۔

☆ ایک جیسے معنی والے الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے: غم = رنج، دکھ

۶۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے مترادف لکھیے۔

بے چین =

فخر =

مشغول =

ماجرا =

عظیم =

۷۔ دیے گئے جملوں میں جہاں ضرورت ہو رموزِ اوقاف (۔ ؟ ، / ! / " ") لگائیے۔

جیسے: کیا آٹھ بج گئے؟

(الف) وزیرِ اعظم کل ترکی جائیں گے

(ب) انور خالد اور محمود تینوں بھائی ہیں (ج) آہا! ہم میچ جیت گئے

(د) بچّہ کیوں رو رہا ہے (ہ) سعدیہ نے کہا میں کل نانی کے گھر جاؤں گی

۸۔ جملوں میں استعمال کیجیے۔ دیدار۔ عمر رسیدہ۔ امکان۔ فخر۔ جواب۔

سرگرمی:

☆ سیرت طیبہ پر بچوں سے کوئی واقعہ سنیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

اساتذہ ایسے الفاظ کے کارڈ بنائیں جن کے ایک سے زیادہ مترادفات بن سکتے ہوں ان میں مطابقت بھی کرائیں۔

حاصلات تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں گے۔
۲۔ نئے الفاظ کا استعمال سیکھیں گے۔
۳۔ اشعار کو نثر میں تبدیل کریں گے۔
۴۔ نظم کو زبانی یاد کر کے سنائیں گے۔

گاؤں کی سیر

گاؤں کے موسم رنگ رنگیلے
کہیں پہ کھیت اور کہیں پہ ٹیلے

سادہ لوگ یہاں کے باسی
ہر اک روح ہے پیار کی پیاسی

ہر کوئی گیت خوشی کے گائے
سچائی کے دیپ جلائے

لگتے ہیں یہاں رونق میلے
روشن روشن جنگل بیلے

گاؤں کی گلیاں پیاری پیاری
دیکھ کے خوش ہو دنیا ساری

سلجھے ہوئے سب لوگ یہاں کے
دل کے سادہ میٹھے زباں کے

ہر کوئی پیار کی بولی بولے
اور باتوں میں امرت گھولے

دھوپ کڑی ہے چھاؤں میں آجا!
میرے پیارے گاؤں میں آجا!

(حامد اللہ افسرؔ میرٹھی)

مشق

۱۔ مختصر جواب لکھیے۔

(الف) گاؤں کے موسم کو شاعر نے کیا کہا ہے؟

(ب) گاؤں کے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟

(ج) گاؤں کے لوگ کیسی بولی بولتے ہیں؟

(د) گاؤں کا منظر بیان کیجیے۔

۲۔ نظم کے مطابق دیے گئے درست بیانات پر (✓) نشان لگائیے۔

(الف) گاؤں کے لوگ ہوتے ہیں:

(الف) چالاک (ب) ان پڑھ (ج) ہوشیار (د) سادہ

(ب) گاؤں کے موسم ہوتے ہیں:

(الف) طوفانی (ب) سرد (ج) رنگ رنگیلے (د) گرم

(ج) گاؤں میں ہر کوئی بولتا ہے:

(الف) پیار کی بولی (ب) میٹھی بولی (ج) انگریزی (د) اردو

(د) دھوپ سے بچنے کے لیے کہاں جایا جاتا ہے؟

(الف) چھاؤں میں (ب) دفتر میں (ج) دکان میں (د) گھر میں

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
گلیاں	
دھوپ	
روشن	
سچائی	
پیاس	

۴۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیے :

	کڑی	دیپ	امرت	رونق	چھاؤں
معانی					

۵۔ اس نظم کے کوئی بھی دو اشعار نثر میں تبدیل کیجیے۔

۶۔ درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کیجیے۔

(الف) ہر کوئی.............کی بولی بولے

(ب) دھوپ کڑی ہے.............میں آ جا!

(ج) کہیں پہ.............اور کہیں پہ ٹیلے

(د) سلجھے ہوئے سب..............یہاں کے

(ہ) دیکھ کے...................ہو دنیا ساری

۷۔ آپ نے نظم گاؤں کی سیر پڑھی۔ آپ نے کس جگہ کی سیر کی ہے۔ اپنے اس سفر کی روداد لکھیے۔

۸۔ دیے گئے الفاظ کو خالی جگہوں میں درست جگہ لگا کر کہانی کو مکمل کیجیے۔

گاؤں چاچو تفریح داخلہ پندرہ امتحانات خوشبودار فیصلہ

ناصر کو اس بات کی خوشی تھی کہ وہ..............سے فارغ ہو چکا تھا۔ اب اس کے نتیجہ آنے اور نئی کلاس میں ....ہونے میں ایک ماہ کا وقت تھا۔ اس نے اپنے ابو کے کہنے پر......کیا کہ وہ اپنے چاچو کے ہاں.......کے لیے ان کے گاؤں شہداد پور چلا جائے۔ وہ جب........کے لیے روانہ ہوا تو اس نے راستے میں آموں کے باغات دیکھے، کیلوں کی فصل دیکھی۔ ٹھنڈی اور............ہوا نے اس کے دل و دماغ کو معطر کر دیا۔ گاؤں پہنچا تو اس کے .....نے اس کی بڑی خاطر مدارات کیں۔ سیر بھی کرائی۔ دوسرے رشتے داروں نے بھی اس کی دعوت کی۔ وہ...... ....روز تک بے حد خوش رہا۔ ایک روز وہ اپنے گھر روانہ ہو گیا۔

سرگرمی:

☆ بچوں کو مختلف تفریحی مقامات کی تصاویر جمع کر کے لانے کا کہیں۔

☆ بچے بلند آواز سے ترنم اور لے کے ساتھ نظم پڑھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

نظم میں جن اشیاء کا ذکر ہے ان کا تصویری البم بنوائیں۔

حاصلات تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ عبارت کا مفہوم بتائیں گے۔

۲۔ کہانی سن کر یاد کریں گے اور دوستوں کو سنائیں گے۔

۳۔ کہانی سے متعلق سوالات کے جوابات دیں گے۔

۴۔ ''کہ'' اور ''کے'' کا درست استعمال کریں گے۔

دو دوست

دریائے سندھ کے کنارے ایک گاؤں میں دو لڑکے حنیف اور سائیں ڈنو رہتے تھے۔ حنیف کسان کا بیٹا تھا اور سائیں ڈنو مچھیرے کا' دونوں میں گہری دوستی تھی۔

ایک رات گاؤں والے بے خبر سو رہے تھے کہ دریا میں سیلاب آ گیا۔ سیلاب کا پانی گاؤں کے اندر آ پہنچا۔ گاؤں والوں نے بڑی مشکل سے دریا کے بند تک پہنچ کر جان بچائی۔ اس رات سائیں ڈنو اپنے باپ کے ہم راہ دریا پر گیا ہوا تھا۔ رات کو دونوں کشتی میں سو گئے تھے۔ سائیں ڈنو کے باپ کی آنکھ اُس وقت کھلی جب سیلاب زور پکڑ چکا تھا۔ وہ ایسا بدحواس ہو کر گاؤں کی طرف بھاگا کہ اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ اس کا بیٹا سائیں ڈنو کشتی میں سویا ہوا ہے۔ وہ جب سیلاب کے پانی سے گزر کر گاؤں پہنچا تو معلوم ہوا کہ اس کے سب گھر والے بند کی طرف چلے گئے ہیں۔ وہ بھی اُدھر چل دیا، وہاں گاؤں کے بہت سے لوگ موجود تھے۔ سائیں ڈنو کے دوست نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

''چاچا! سائیں ڈنو کہاں ہے؟'' اب اسے یاد آیا کہ وہ اپنے بیٹے کو کشتی ہی میں سوتا چھوڑ آیا ہے۔ وہ فوراً دریا کی طرف جانے کو مڑا مگر گاؤں والوں نے اسے روک لیا اور کہا: دیوانے ہوئے ہو! بیٹے کے ساتھ خود بھی موت کے منہ میں جانا چاہتے ہو؟

حنیف کی جھونپڑی چوں کہ بند کے قریب تھی اس لیے وہ گھر کا تھوڑا بہت سامان ساتھ لانے میں کام یاب ہو گیا۔ اتفاق سے اس سامان میں ٹیوبوں کی وہ جوڑی بھی تھی جو تیرنا سیکھنے کے لیے اسے سائیں ڈنو نے دی تھی۔ جیسے ہی حنیف کی نظر ٹیوبوں پر پڑی' اُس کے دل میں خیال آیا اور وہ کچھ کہے بغیر ٹیوب لے کے سیلاب کے پانی میں کود گیا۔ وہ تیرتا رہا، تیرتا رہا، یہاں تک کہ پانی کے تھپیڑوں کا مقابلہ کرتے کرتے تھک کر چُور ہو گیا لیکن دوست کی زندگی بچانے کا خیال اُسے مسلسل آگے بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ کسی نہ کسی طرح گاؤں کے درختوں کے قریب پہنچ گیا اور پوری قوت سے چیخنے لگا:

"سائیں ڈنو۔۔۔۔! سائیں ڈنو۔۔۔!" لیکن جواب میں پانی کے شور کے سوا کوئی اور آواز سنائی نہ دی۔

حنیف نے دل میں گڑ گڑا کر دعا مانگی۔

اے اللّٰہ ! میرے دوست کی جان بچالے۔ اللّٰہ تعالیٰ دُکھی دل کی پکار سنتا ہے۔ اتنے میں کسی نے اُس کا نام لے کر پکارا۔ یہ سائیں ڈنو تھا جو کچھ دور ایک درخت پر سے اُسے آواز دے رہا تھا۔ حنیف اس درخت تک جانے کے لیے آگے بڑھا مگر دوسرے ہی لمحے سائیں ڈنو نے اُس کی آواز سُنی "سانپ! سائیں ڈنو مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ تم ٹیوب لے کر بند۔۔۔" لیکن سائیں ڈنو مکمل جملہ سننے سے پہلے ہی اپنے دوست کی جان بچانے کے لیے پانی میں چھلانگ لگا چکا تھا۔ وہ مچھیرے کا بیٹا ہونے کی وجہ سے حنیف سے بہتر تیر سکتا تھا۔ حنیف تک پہنچ کر اس نے سب سے پہلے اس کے بازو پر اور کہنی کے پاس خوب کس کر رومال باندھ دیا۔ پھر اُسے اپنی پیٹھ پر لاد کر بند کی جانب تیرنے لگا۔

صبح کی روشنی اب پھیلنا شروع ہوگئی تھی۔ دور بند پر کھڑے لوگ اسے نظر آ رہے تھے لیکن دو ٹیوب ان دونوں کا بوجھ نہیں سنبھال سکتے تھے اور سیلاب کی موجیں انھیں بری طرح اچھال رہی تھیں۔ تیرتے تیرتے سائیں ڈنو کے ہاتھ پاؤں شل ہو چکے تھے۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ حنیف بے ہوش ہو چکا ہے۔ خود سائیں ڈنو پر بھی تھکن کی وجہ سے غشی طاری ہونے لگی تھی۔ اتنے میں اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک کشتی میں سوار اُن کی طرف آ رہے ہیں۔ اُس نے پوری قوّت سے اُنھیں آواز دی۔ کشتی والے بڑی مشکل سے کشتی اُن تک لانے میں کام یاب ہوئے انھیں کھینچ کر کشتی میں ڈالا گیا تو وہ صرف اتنا کہہ سکا۔ "حنیف کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔"

اور پھر خود بے ہوش ہوگیا۔ یہ لوگ جیسے ہی بند پر پہنچے تو لوگوں نے حنیف کو فوراً اسپتال روانہ کر دیا اور سائیں ڈنو کے پیٹ کا پانی نکال کر اُسے آرام سے لٹا دیا۔ دونوں دوستوں کے زندہ بچ جانے پر اُن کے والدین اور سارے گاؤں والوں نے اللّٰہ کا شکر ادا کیا اور اُن کی دوستی کی تعریف کی۔ دریا میں سیلاب تو اب بھی آتے رہتے ہیں لیکن گاؤں میں ان کی دوستی کی مثال آج بھی دی جاتی ہے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) حنیف نے اپنی جان خطرے میں کیوں ڈالی؟

(ب) سائیں ڈنو بند تک کیوں نہیں پہنچ سکا؟

(ج) سیلاب سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

(د) حنیف نے سائیں ڈنو کو کشتی میں ڈال کر کیا کہا؟

(ہ) حنیف کیوں بہتر تیر سکتا تھا؟

۲۔ 'حنیف' اور سائیں ڈنو خاص نام ہیں۔ ایسے ناموں کو ''اسمِ مَعرِفَہ'' کہتے ہیں۔ آپ ایسے ہی پانچ اسمِ مَعرِفَہ کاپی میں لکھیے۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

کام یاب۔ سیلاب۔ مقابلہ۔ مسلسل۔ گاؤں

۴۔ مونث اور مذکر الفاظ کو الگ کیجیے۔

گاؤں۔ دریا۔ سیلاب۔ کشتی۔ روشنی

☆ ''کے'' اضافت کے لیے اور "کہ" کسی بات کی تفصیل یا وضاحت کے لیے آتا ہے۔

۵۔ درج ذیل خالی جگہوں کو "کے" یا "کہ" کی مدد سے پُر کیجیے۔

مجھے بتایا گیا ______ اسکول پانچ کلو میٹر دور ہے۔ اس وقت وہاں کوئی گاڑی نہیں جاتی پھر بھی میں پیدل جانے ______ لیے تیار ہو گیا۔ میں اپنے بچپن ______ دوست سے ملنے ______ لیے بے تاب تھا۔ مجھے پتا چلا ______ وہ اب اپنے گاؤں ______ اسکول ہی میں پڑھاتا ہے۔

۶۔ دیے گئے بیانات میں درست پر (✓) کا نشان لگائیے۔

☆ حنیف کو ڈس لیا تھا:

(الف) بچھو نے (ب) چھپکلی نے (ج) سانپ نے (د) چوہے نے

☆ وہ اپنے بیٹے کو سوتا چھوڑ آیا تھا:

(الف) گھر میں (ب) کشتی میں (ج) جنگل میں (د) دکان میں

☆ سائیں ڈنو کے ہاتھ پاؤں ہو چکے تھے:

(الف) شل (ب) بے کار (ج) مردہ (د) بے جان

☆ اس کہانی میں سب سے خاص بات ہے:

(الف) ندا (ب) دوستی (ج) دعا (د) آواز

☆ لوگوں نے بند پر پہنچ کر حنیف کو پہنچایا:

(الف) گھر پر (ب) ڈاکٹر کے پاس (ج) حکیم کے ہاں (د) اسپتال

۷۔ درست الفاظ چن کر خالی جگہ پر کیجیے۔

(الف) دریا کے کنارے گاؤں میں دو ______ رہتے تھے۔

(الف) بھائی (ب) دوست (ج) لڑکے (د) ڈاکو

(ب) حنیف ______ کا بیٹا تھا۔

(الف) ڈاکٹر (ب) مچھیرے (ج) کسان (د) لکڑہارے

(ج) حنیف کی جھونپڑی ______ کے قریب تھی۔

(الف) بند (ب) دریا (ج) سمندر (د) ساحل

(د) حنیف نے دل میں ______ کر دعا مانگی۔

(الف) رو رو (ب) پکار (ج) گڑگڑا (د) پچھتا

(ہ) صبح کی ______ پھیل چکی تھی۔

(الف) روشنی (ب) خبر (ج) خوشبو (د) ہوا

سرگرمی:

☆ طلبہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کا کوئی اور واقعہ سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

بچوں کے مختلف گروپ تشکیل دے کر انھیں الگ الگ کہانیاں سنانے کا عملی کام (ٹاسک) دیں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ مختلف پیشوں کے بارے میں بیان کریں گے۔
۲۔ نئے الفاظ کے معنی بتائیں گے۔
۳۔ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی اہمیت بیان کریں گے۔
۴۔ ہاتھ سے کام کرنے والوں کا احترام کریں گے۔

پیشے

انسان کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے بہت ساری آسایشوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں پورا کرنے کے لیے ایک انسان دوسرے کی معاونت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی ضروریات کے معاملات تن تنہا خود سرانجام نہیں دے سکتا۔ مثال کے طور پر ہم کپڑے پہنتے تو ہیں لیکن انھیں سی نہیں سکتے جوتے پہنتے تو ہیں مگر ان کی مرمت نہیں کر سکتے، کھانا کھاتے تو ہیں لیکن اناج نہیں اُگا سکتے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری ضروریات تو بے شمار ہیں لیکن انھیں ایک فرد اپنے طور پر پورا نہیں کر سکتا۔

جب سے دنیا وجود میں آئی ہے۔ انسان کو اپنے کھانے پینے، رہنے سہنے، پہننے اوڑھنے کے لیے مختلف ضروریات کا سامنا رہا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے انسانوں ہی میں سے مختلف لوگوں نے مختلف ہنر اپنائے اور اپنی خدمات دیگر افراد کے لیے وقف کر دیں۔ اس طرح ایک فرد کو دوسرے فرد سے فائدہ ہونے لگا۔ اپنے ہنر سے دوسروں کو فیض پہنچانا ہی اصل میں پیشہ بنا اور لوگوں کے روزگار کا بھی وسیلہ بنا۔

اپنے لباس کے لیے کپڑا منتخب کر کے جب ہم شلوار، قمیص یا پینٹ شرٹ تیار کرانا چاہتے ہیں تو ایک شخص کو اس کام کے لیے منتخب کرتے ہیں جو ہمارا ناپ لے کر کپڑے کو ناپ تول سے کاٹ کر ہمارے لیے خوب صورت لباس تیار کر دیتا ہے۔ یہ درزی کہلاتا ہے۔ اگر درزی نہ ہوتے تو ممکن ہے کہ آپ کچے کپڑوں سے اپنا بدن ڈھانپ رہے ہوتے۔

اپنی بھوک مٹانے کی خاطر جب بازار سے ہم سبزیاں، گوشت، چاول، دالیں لاتے ہیں تو ہمیں مختلف لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ گوشت بیچنے والا قصاب ہے۔ یہ نہ ہوتو ہم خود تو جانور لا کر ذبح کر کے کھانے سے رہے۔ سبزی فروش، ہمیں مختلف اقسام کی سبزیاں منڈی سے لا کر فراہم کرتا ہے۔ وہ دیکھو! اس نے آواز لگائی بھنڈی لے لو، تر ئی لے لو، آلو لے لو، پالک لے لو، یہ گلی گلی چکر لگا تا ہے، سبزی پر پانی چھڑک کر ایک طرف انھیں تازہ رکھتا ہے دوسری جانب ان کا وزن بھی بڑھتا رہتا ہے۔ اگر یہ نہ آئے تو ہمیں سبزی کھانے کو میسر نہ ہو۔

منڈی تک سبزیاں لانے والے انھیں کھیتوں سے لاتے ہیں اور کھیتوں میں سبزیاں اگانے کا کام کسان کرتا ہے۔ وہ پہلے زمین میں بیج ڈالتا ہے، پھر مناسب انداز سے پانی، کھاد، اور مٹی کا خیال رکھتا ہے۔ دن رات ایک کر کے زمین سے سبزیاں اور اناج اگا تا ہے۔ تب ہمیں یہ اشیاء کھانے کو ملتی ہیں۔ اگر کسان دل و جان سے محنت نہ کرے تو ہمیں بہترین قسم کا اناج کھانے کو نہ ملے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ سے اپنی بھوک مٹانا شروع کرتا ہے۔ دودھ اللّٰہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ دو سال تک بچے کو اس کی ماں اپنا دودھ پلا کر توانا کرتی ہے۔ اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لیے اسے گائے، بھینس یا بکری کے دودھ کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر ہمارے معاشرے میں چائے کا رواج عام ہے۔ اس کے لیے بھی دودھ کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ضرورت گوالا پوری کرتا ہے سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کو دوڑا تا گھر گھر دودھ پہنچا تا ہے۔ شہروں میں تو جا بہ جا دودھ کی دکانیں کھلی ہوئی ہیں جہاں سے لوگ اپنی ضرورت کے مطابق دودھ لے لیتے ہیں۔ گوالوں کے پاس اور دکانوں پر یہ دودھ بھینسوں کے باڑے سے لایا جاتا ہے۔

گھروں کی تعمیر کے لیے مستری اور مزدور بلائے جاتے ہیں جو محنت اور مشقت کے ذریعے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ہمارے لیے خوب صورت مکانات تعمیر کرتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب انسان نے تعمیرات کا کام نہیں سیکھا تھا تو کبھی وہ غاروں میں رہا تو کبھی جھگیوں میں اس نے مٹی اور گارے سے کچے پکے مکانات کی تعمیر کی۔ آج کے دور میں جدید نوعیت کے بہترین مضبوط مکانات تعمیر کیے جانے لگے ہیں۔

بجلی کا کام کرنے والا الیکٹریشن کہلاتا ہے جو گھروں میں برقی آلات کی تنصیب کرتا ہے۔ پانی کے نلکوں کی تنصیب کا کام کرنے والا پلمبر جب کہ بال کاٹنے والا حجام کہلاتا ہے۔ یہ مختلف پیشے ایک جانب انسانوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ درزی، لوہار، پلمبر، ترکھان، مزدور، کسان جو بھی کام کرتے ہیں اس کی اُجرت لیتے ہیں جب کہ دکان دار، سبزی فروش، قصاب یا مختلف نوعیت کا سامان بیچنے والے اشیاء کی فروخت سے منافع لیتے ہیں جو ان کے گھروں کا خرچ چلانے کے لیے وسیلہ بنتے ہیں۔

کوئی بھی پیشہ حقیر نہیں ہوتا۔ کسی موچی کو کم تر سمجھنا، کسی خاکروب کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کسی طور جائز نہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنے کام خود کر کے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ اپنے کپڑے خود دھوئے جا سکتے ہیں، جوتوں کی مرمت اپنے ہاتھوں سے کی جا سکتی ہے گھر کے چھوٹے موٹے معاملات خود نمٹائے جا سکتے ہیں۔ اس طرح انسان زندگی میں مصروف بھی رہتا ہے اور محنت کی عظمت سے بھی واقف رہتا ہے۔

مشق

۱۔ مختصر جوابات لکھیے۔

(الف) پیشہ کیا ہوتا ہے؟

(ب) انسان کس طرح ایک دوسرے کے کام آتا ہے؟

(ج) گوالا ہمیں کیا چیز فراہم کرتا ہے؟

(د) کسان کس طرح سے اناج اُگاتا ہے؟

(ہ) بال کٹوانے کے لیے آپ کس کے پاس جاتے ہیں؟

(و) گوشت کی فراہمی کا ذریعہ کون بنتا ہے؟

۲۔ دیے گئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
حقارت	
گوالا	
خرچ	
مصروف	
فیض	

۳۔ دیے گئے پیشوں سے تعلق رکھنے والوں کے نام لکھیے۔

سبزی بیچنے والا	سبزی فروش	دودھ لانے والا	
گوشت بیچنے والا		مکان بنانے والا	
بال کاٹنے والا		عطر بیچنے والا	
نلکوں کا کام کرنے والا		صفائی کرنے وا	
جوتے گانٹھنے والا		گانا گانے والا	

۴۔ دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پر کیجیے۔

خاطر تن تنہا کسان دودھ چائے جانور خاکروب

(الف) کسی ____________ کو حقارت کی نظر سے دیکھنا درست نہیں۔

(ب) اپنی بھوک مٹانے کی ____________ ہم بازار سے سبزیاں لاتے ہیں۔

(ج) سبزیاں اگانے کا کام ____________ کرتا ہے۔

(د) اپنی ضروریات کے معاملات انسان ____________ انجام نہیں دے سکتا۔

(ہ) بچہ پیدا ہو کر اپنی بھوک مٹانے کے لیے ____________ پیتا ہے۔

(و) ہمارے معاشرے میں ____________ کا رواج عام ہے

(ز) ہم خود ____________ کو ذبح کرنے سے تو رہے۔

۵۔ دیئے گئے بیانات میں درست پر (✓) اور غلط پر (X) نشان لگائیے۔

(الف) موچی ہمارے لیے اناج اگاتا ہے۔	
(ب) گوشت بیچنے والے کو قصاب کہتے ہیں۔	
(ج) بکری کا دودھ بھی بچوں کو دیا جاتا ہے۔	
(د) پلمبر، مشینوں سے مکانات کی تعمیر کرتے ہیں۔	
(ہ) پیشے لوگوں کو روزی فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔	

۶۔ درست جوابات پر (✓) نشان لگائیے۔

(الف) قصاب بیچتا ہے۔ (سبزی۔ گوشت۔ کپڑا۔ جوتے)

(ب) جوتے مرمت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ (موچی۔ درزی۔ مستری۔ کسان)

(ج) گھروں میں نلکوں کی تنصیب کرتا ہے۔ (الیکٹریشن۔ پلمبر۔ حجام۔ لوہار)

(د) فیض پہنچانے کا مطلب ہے۔ (فائدہ پہنچانا۔ مال پہنچانا۔ کپڑے پہنچانا۔ کھانا پہنچانا)

سرگرمی:

☆ بچے مختلف پیشوں سے متعلق Role Play پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

معلم بچوں سے مختلف پیشوں سے متعلق تصویری البم بنوائیے۔

حاصلاتِ تعلم:
اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:
۱۔ خدمتِ خلق کے جذبے سے واقف ہوں گے۔
۲۔ قصہ نگاری سے لطف اندوز ہوں گے۔
۳۔ دُرست جگہ پر ختمہ لگائیں گے۔
۴۔ غلط جملوں کو درست کریں گے۔

حاتم طائی

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ ملکِ یمن میں طے نامی ایک قبیلہ رہتا تھا۔اس قبیلے کے سردار کا نام حاتم طائی تھا۔ حاتم طائی اپنی سخاوت اور خدمتِ خلق کے باعث بہت مشہور تھا۔اُس کی سخاوت کے چرچے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ اُس زمانے میں عرب کا حکمران نوفل تھا۔نوفل نے جب دیکھا کہ ہر طرف حاتم کے ہی چرچے ہیں۔ ہر کوئی اس کی نیکی اور اچھائی کے گن گاتا ہے۔ ہر ضرورت مند مدد کے لیے حاتم کے پاس ہی جاتا ہے تو بادشاہ حاتم کا دشمن بن گیا۔وہ حاتم سے جلتا تھا کہ بادشاہ ہوتے ہوئے بھی حاتم کی شہرت اس سے زیادہ تھی۔

بادشاہ نے حاتم کو ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔اُس نے اپنی افواج کے ساتھ حاتم کے علاقے پر حملہ کر دیا۔حاتم کو جب یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ نے ایک بڑی فوج کے ساتھ اُس کے علاقے پر حملہ کر دیا ہے تو حاتم نے یہ سوچ کر کہ صرف اُس کی وجہ سے خون خرابہ ہوگا۔ بے شمار بے گناہ لوگ مارے جائیں گے۔اُس نے اپنا شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔حاتم اپنا شہر چھوڑ کر پہاڑوں میں جا کر روپوش ہوگیا۔ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ جب شہر میں داخل ہوا تو کسی نے اس کی فوج کا مقابلہ نہ کیا کیونکہ حاتم طائی شہر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ بادشاہ نے حاتم کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔اس کے ساتھ ہی بادشاہ نے یہ اعلان کرا دیا کہ جو کوئی حاتم کو ڈھونڈ کر لائے گا اُس کو بہت بڑا انعام دیا جائے گا۔

حاتم نے اپنا شہر چھوڑ کر پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ لے رکھی تھی۔ ایک روز اُسی کھوہ کے قریب ایک بوڑھا لکڑہارا اور اُس کی بیوی لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ وہ نہایت غریب تھے۔مشکل سے زندگی بسر کرتے تھے۔روز روز آ کر جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر شہر لے جانا ان کے لیے کافی مشکل تھا۔لیکن کیا کرتے اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔روز روز کی محنت و مشقت سے تنگ آئی ہوئی لکڑہارے کی بیوی نہایت حسرت

ناک لہجے میں بولی۔

''کاش !حاتم ہمارے ہاتھ لگ جائے تو ہم اُسے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام پائیں اور روز روز کی اس مصیبت سے نجات پائیں۔''

بیوی کی بات سن کر بوڑھا لکڑ ہارا بولا۔''فضول کی باتیں مت سوچ۔ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حاتم ہمارے ہاتھ لگ جائے۔ ہمارے نصیب میں تو یہی لکھا ہے کہ ہم جنگل سے لکڑیاں کاٹیں، سر پر رکھ کر شہر لے جائیں اور ان کو فروخت کر کے اپنا پیٹ بھریں۔اس لیے ایسا سوچنا چھوڑ دو، جلدی کرو کہ گرمی زیادہ ہونے سے پہلے ہم لکڑیاں کاٹ کر واپس لوٹ جائیں۔''

حاتم طائی کھوہ کے اندر بیٹھا یہ باتیں سن رہا تھا۔ یہ باتیں سن کر حاتم دل میں خوش ہوا کہ چلو میں اس بے سروسامانی کی حالت میں کسی کے کام آسکتا ہوں۔ چناں چہ وہ کھوہ سے باہر آیا اور بولا: ''میں ہی حاتم ہوں۔ مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو۔ مجھے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام حاصل کرو۔ جلدی کرو اگر کسی اور نے مجھے دیکھ لیا تو پھر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے''۔

اُس کی باتیں سُن کر لکڑ ہارا بولا۔''تمھارا بہت شکریہ! بے شک ہم غربت کے ستائے ہوئے ہیں مگر اتنے ظالم نہیں کہ تمھیں بادشاہ کے حوالے کر کے انعام حاصل کریں، ہم اسی طرح محنت مزدوری کر کے زندگی کے دن کاٹ لیں گے۔ اپنے آرام کی خاطر یہ ظلم نہیں کریں گے۔''

لکڑ ہارے کی باتیں سن کر حاتم نے کہا۔''ارے بھائی! یہ ظلم نہیں۔تم مجھے زبردستی پکڑ کر تو نہیں لے جا رہے ہو۔ میں تو اپنی خوشی سے تمھارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔تمھارا یہ احسان ہوگا کہ تم مجھے نیکی اور خدمت کا موقع دو گے۔''

حاتم نے ان کو آمادہ کرنے کی کافی کوشش کی لیکن لکڑ ہارا کسی صورت تیار نہ ہوا تو حاتم نے اُس سے کہا کہ اگر تم میری بات نہیں مانتے تو میں خود بادشاہ کے پاس جاتا ہوں اور اُسے بتاتا ہوں کہ بوڑھے نے مجھے چھپایا ہوا تھا۔ پھر خود بادشاہ تمھیں سزا دے گا۔

لکڑ ہارا اور حاتم اسی بحث میں مصروف تھے کہ کچھ اور لوگ حاتم کو تلاش کرتے ہوئے اِدھر آ نکلے۔ اُنھوں نے حاتم کو پہچان لیا اور پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بوڑھا اور اُس کی بیوی بھی ان لوگوں کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر ہر شخص یہ دعویٰ کرتا تھا کہ حاتم کو اُس نے پکڑا ہے۔ وہی انعام کا مستحق ہے۔ بہت سارے دعوے داروں کی وجہ سے بادشاہ کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا تھا کہ حاتم کو پکڑنے والا کون ہے؟ بالآخر بادشاہ نے حاتم سے کہا کہ تم ہی بتاؤ کہ تمھیں پکڑ کر لانے والا کون ہے؟ تاکہ اُسے انعام کی رقم دی جائے۔

بادشاہ کی بات سُن کر حاتم بولا۔''حضور والا! سچ تو یہ ہے کہ مجھے پکڑنے والا وہ بوڑھا لکڑ ہارا ہے جو چپ چاپ پیچھے کھڑا یہ تماشا دیکھ رہا ہے۔ باقی یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور انعام کے لالچ میں جھوٹ بول رہے ہیں۔''

حاتم کا جواب سن کر لکڑ ہارا بولا۔''حضور والا! سچ تو یہ ہے کہ میں بھی حاتم کو پکڑ کر نہیں لایا بل کہ یہ خود آیا ہے۔'' پھر لکڑ ہارے نے بادشاہ سلامت کو ساری تفصیل بتائی کہ کس طرح لکڑیاں کاٹتے وقت اُس کی بیوی نے کہہ دیا تھا کہ اگر حاتم ان کو مل جائے تو وہ اُسے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام پائیں اور مصیبت کی زندگی سے نجات پائیں۔ حاتم ہماری باتیں سُن کر پہاڑ کی کھوہ سے باہر نکل آیا اور اصرار کرنے لگا کہ ہم

اُسے بادشاہ کے پاس لے جائیں اور انعام پائیں۔ ہم کسی طرح بھی حاتم کو لانے پر تیار نہ ہوئے تو وہ خود ہی آپ کے پاس آنے کے لیے چل پڑا۔ دوسرے لوگ تو ویسے ہی ساتھ چل پڑے۔ اب یہ سب انعام کی خاطر جھوٹ بول رہے ہیں۔

بادشاہ کو جب حقیقت معلوم ہوئی تو اُس نے حاتم سے کہا میں ویسے ہی تمھاری شہرت سے تمھارا دشمن بن گیا تھا۔ مجھے اپنے کیے کا افسوس ہے۔ تم واقعی عظیم انسان ہو جو ہر حال میں دوسروں کی مدد اور خدمت کے لیے تیار رہتے ہو۔

اس کے بعد بادشاہ نے لکڑ ہارے کو انعام دیا اور جھوٹے دعویداروں کو سزا دی۔ اور حاتم کا سارا علاقہ اُسے واپس کرنے کا اعلان کیا۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) حاتم طائی کس وجہ سے مشہور تھا؟

(ب) بادشاہ، حاتم کا دشمن کیوں بن گیا تھا؟

(ج) بادشاہ نے جب حاتم کے علاقے پر حملہ کیا تو حاتم نے کیا کیا؟

(د) بوڑھے لکڑ ہارے کی بیوی نے لکڑیاں کاٹتے ہوئے لکڑ ہارے سے کیا کہا تھا؟

(ہ) حاتم نے جب لکڑ ہارے سے کہا کہ میں ہی حاتم ہوں۔ مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو تو لکڑ ہارے نے کیا جواب دیا؟

(و) آخر میں بادشاہ نے حاتم سے کیا کہا؟

۲۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گن گانا۔ سخاوت۔ مصیبت۔ حسرت ناک۔ دعوے دار۔ لالچ۔

۳۔ درج ذیل عبارت میں درست جگہ پر ختمہ (۔) لگائیے۔

میدانِ جنگ گرم تھا ہرمز بہترین ہتھیاروں سے لیس تھا اُس نے اسلامی لشکر کے سپہ سالار کو مقابلے کی دعوت دی حضرت خالد بن ولیدؓ میدان میں نکلے ہرمز نے پے در پے وار کیے اچانک حضرت خالد بن ولیدؓ نے تلوار کا ایک وار کیا اور دشمن کو موت کے گھاٹ اتار دیا اپنے سردار کا حشر دیکھ کر ایرانی فوج بھاگ نکلی۔

۴۔ درست الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(الف) یہ سب انعام کی خاطر.................. بول رہے ہیں۔

(ب) حاتم نے اپنا شہر چھوڑ کر پہاڑ کی ایک..........میں پناہ لے رکھی تھی۔

(ج) ہم اُسے بادشاہ کے حوالے کر کے................. پائیں۔

(د) ہمارے نصیب میں تو یہی لکھا ہے کہ ہم.................سے لکڑیاں کاٹیں۔

(ہ) سچ تو یہ ہے کہ میں بھی.................کو پکڑ کر نہیں لایا بل کہ یہ خود آیا ہے۔

(و) نوفل نے جب دیکھا کہ ہر طرف حاتم کے ہی.................ہیں۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

پرانے۔ دور۔ اچھائی۔ دشمن۔ بے گناہ۔ بوڑھا۔ فروخت۔ گرمی۔ شہر۔ مشکل

۶۔ عقل مند میں ''مند'' لاحقہ ہے اور تھانے دار میں ''دار'' لاحقہ ہے۔

آپ پانچ ایسے الفاظ بنائیں جن کے آخر میں ''مند'' آئے اور پانچ الفاظ ایسے بنائیں جن کے آخر میں ''دار'' ہو۔

۷۔ درج ذیل اسما سے صفت نسبتی بنائیے۔ انبالہ۔ دہلی۔ نقی۔ علی۔ برطانیہ

آپ تین جملے لکھیے جن میں فاعل اور فعل دونوں واحد اور پھر جمع استعمال ہوئے ہوں۔

ان جملوں کو پڑھیے: کوا کالا ہے۔ آم میٹھا ہے۔ بچہ معصوم ہے۔

ان جملوں میں، کالا، میٹھا اور معصوم اسم کی خصوصیت بیان کر رہے ہیں۔ جو لفظ کسی اسم کی اچھائی یا بُرائی، مقدار، تعداد یا کسی قسم کی خصوصیت بیان کرے وہ "صفت" کہلاتا ہے۔ اس لیے ان جملوں میں کالا، میٹھا اور معصوم "صفت" ہیں اور جس اسم کی خصوصیت بیان کی جائے اسے "موصوف" کہتے ہیں۔ اوپر کے جملوں میں کوا، آم اور بچہ موصوف ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

دورانِ تدریس، بچوں کو بتائیں کے اپنی زندگی کو دوسروں کے لیے کارآمد بنانا عبادت ہے۔

سرگرمی:

☆ بچے اسی انداز کے کلاسک قصے تلاش کر کے لائیں اور کلاس میں سنائیں۔

حاصلاتِ تعلم:

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔

۲۔ نظم کے مصرعوں کو سادہ الفاظ میں بیان کریں گے۔

۳۔ بارش کا منظر بیان کریں گے۔

بارش

رم جھم رم جھم پانی برسے — جگمگ جگمگ بجلی چمکے

چھتری لگائے نکلا کوئی — اور کیچڑ میں پھسلا کوئی

بہہ نکلے ہیں ندی نالے — ہوئے پریشاں چلنے والے

بادل گرجے تو گھبرائیں — بچے کمروں میں چھپ جائیں

اولوں سے ڈرتے ہیں گنجے — ٹکڑے کہیں ہوجائیں نہ سر کے

کوئی تو پکوان پکائے — کوئی روکھی سوکھی کھائے

اچھی ہوتی ہیں کہیں کی فصلیں — کہیں پہ فصلیں اجڑ گئی ہیں

گندے پانی میں نہ نہاؤ — ایسا نہ ہو نقصان اٹھاؤ

چھتوں سے پانی ٹپک رہا ہے — کونا کونا بھیگ چکا ہے

حال غریبوں کا ہے ابتر — ان کا حال تو پوچھو جا کر

ویسے تو ہے رحمت بارش — غربت میں ہے زحمت بارش

بارش کا ہے موسم پیارا

ضیاؔ ہے دلکش ہر نظارا

(ضیاء الحسن ضیاؔ)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

(الف) بارش میں کیا چیز چمکتی ہے؟

(ب) امیر آدمی برسات میں کیا کرتے ہیں؟

(ج) بارش ہونے سے کیا فائدے ہوتے ہیں ؟

(د) بارش میں غریبوں کا حال کیا ہوتا ہے؟

(ہ) فصلوں پر بارش کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟

۲۔ دیے گئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

چھت۔ فصلیں۔ غربت۔ رحمت۔ پکوان

۳۔ دیے گئے مصرعوں کو سادہ نثر میں لکھیے۔

مصرعہ	سادہ نثر
اچھی ہوتی ہیں کہیں کی فصلیں	
ٹکڑے کہیں ہو جائیں نہ سر کے	
حال غریبوں کا ہے ابتر	
ان کا حال تو پوچھو جا کر	

۴۔ اس شعر کی وضاحت اپنے لفظوں میں کیجیے۔

ویسے تو ہے رحمت بارش ÷ غربت میں ہے زحمت بارش

۵۔ ان الفاظ کے تین تین ہم آواز الفاظ لکھیے۔

نہاؤ۔ حال۔ رحمت۔ پیارا۔ پانی۔

۶۔ دیے گئے بیانات میں درست پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) بارش میں اچھی ہو جاتی ہیں۔

(الف) مچھلیاں (ب) نالیاں (ج) فصلیں (د) سڑکیں

(ب) بارش میں اولے پڑنے سے ڈرتے ہیں۔

(الف) موٹے (ب) گنجے (ج) چھوٹے (د) بڑے

(ج) نقصان ہوتا ہے نہانے سے۔

(الف) غسل خانے میں (ب) نہر میں (ج) گندے پانی میں (د) سوئمنگ پول میں

(د) بارش ہوتے ہی لوگ بناتے ہیں۔

(الف) پکوان (ب) کپڑے (ج) بال (د) چائے

(ہ) بارش غریبوں کے لیے ہو جاتی ہے۔

(الف) رحمت (ب) نزاکت (ج) کام یابی (د) زحمت

۷۔ دیے گئے اشارات کی مدد سے کہانی مکمل کیجیے اور اس کا عنوان بھی دیجیے۔

ایک لومڑی اور سارس میں دوستی تھی۔ لومڑی نے سارس کی دعوت کی۔ لومڑی کا کھیر پلیٹ میں پیش کرنا۔ خود ساری کھیر چٹ کر جانا۔ سارس کا بھوکا رہ جانا۔ سارس کا لومڑی کو بلانا۔ کھانے میں سوپ تیار کرنا۔ اور اسے شیشے کے مرتبان میں پیش کرنا۔ پھر سارس کا اپنی لمبی چونچ کے ذریعے پی جانا اور لومڑی کو نہ ملنا۔ لومڑی کا مرتبان کو چاٹتے رہ جانا۔

سرگرمی:

☆ طلبہ موسم گرما اور سرما کے فوائد کلاس روم میں بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

اساتذہ موسم برسات کی منظر کشی کے ساتھ اس موسم میں ہونے والے خوش گوار حادثات کے بارے میں بتائیں۔ طلبہ سے بھی موسم کے حوالے سے ان کے واقعات سنیں۔

فرہنگ

حمد

۱۔آبِ رواں = بہتا ہوا پانی

۲۔انبیاء = نبی کی جمع۔ بہت سے نبی

۳۔ برتری = بڑائی، بلندی

۴۔ بینائی = دیکھنے کی صلاحیت

۵۔ بے کراں = بے حد، بہت پھیلا ہوا

۶۔توانائی = طاقت

۷۔چشمِ راحت = رحمت کی نظر

۸۔خوش نما = خوب صورت

۹۔دانائی = عقل مندی

۱۰۔راحتیں = (راحت کی جمع) آرام، خوشیاں

۱۱۔عطا = عنایت، مہربانی، دیا ہوا

۱۲۔غنچہ = کلی

۱۳۔کلفتیں = (کلفت کی جمع) مصیبتیں

۱۴۔لچکتی = مُڑتی، بل کھاتی

۱۵۔موج = لہر

نعت

۱۔اُجیارا = اُجالا

۲۔ جگ = دنیا

۳۔ڈھادی = گرادی

۴۔فدا = قربان

۵۔کرشمہ = انوکھی بات یا کام

۶۔ماہ = چاند، مہینہ

۷۔مژدہ = خوشی کی خبر

۸۔منظور = قبول

۹۔طور = طریقہ، انداز

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۔استقامت = مضبوطی، اپنی جگہ یا حالت پر قائم رہنے کی حالت

۲۔سعادت = خوش نصیبی، نیک کام کی توفیق

۳۔شرف = شرافت، بزرگی، عظمت

۴۔فضیلت = بزرگی، برتری

۵۔گھاٹی = دو پہاڑوں کے درمیان تنگ جگہ

۶۔لقب = وہ نام جو کسی خصوصیت کے سبب پڑ گیا ہو

۷۔مال دار = دولت مند، جس کے پاس مال ہو

سچل سرمستؒ

۱۔پیشن گوئی = کسی واقعہ کی پہلے سے خبر دینا

۲۔درس = سبق

۳۔ درویش = فقیر، عمر رسیدہ بزرگ

۴۔ صحبت = دوستی، ساتھ

۵۔ عقیدت = محبت

۶۔ مبلغ = تبلیغ کرنے والا

۷۔ نصیحت = اچھی بات، نیک مشورہ

درختوں نے کہا

۱۔ ایندھن = وہ چیز جو جلانے میں استعمال کی جائے

۲۔ بسیرا = قیام، رات کو ٹھہرنے کی جگہ

۳۔ پشت = پیٹھ

۴۔ تائید کرنا = اتفاق کرنا، کسی بات کی حمایت کرنا

۵۔ جائے پناہ = پناہ کی جگہ، امن کی جگہ

۶۔ خوش گوار = دل پسند، جو اچھا لگے

۷۔ دارومدار = انحصار

۸۔ شفقت = محبت، رحمت، مہربانی

۹۔ فضا = ہوا، ماحول، زمین کی کشادگی

۱۰۔ مامور = مقرر

۱۱۔ ہندسے = اعداد

ہم پھول اک چمن کے

۱۔ پرچم = جھنڈا

۲۔ تنظیم = انتظام، ادارہ

۳۔ جلوے = نظارے

۴۔ خزاں = وہ موسم جس میں پتے جھڑتے ہیں

۵۔ دمن = چھوٹی پہاڑی، مٹی کا ٹیلا

۶۔ کرن = سورج، چاند یا روشنی کی شعاع

۷۔ گلستان = باغ

۸۔ گلشن = باغ

۹۔ نگر = بستی

ملتان کی سیر

۱۔ اصلاح کرنا = درست کرنا، ٹھیک کرنا

۲۔ پہلو بدلنا = اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ادھر سے ادھر ہونا

۳۔ جاہ وجلال = رعب داب، شان وشوکت، عظمت

۴۔ دم لینا = سانس لینا، ٹھہرنا، ستانا

۵۔ سر کرنا = فتح کرنا

۶۔ شان وشوکت = رعب داب، عظمت

۷۔ مہم = معرکہ، جنگ، کوئی بڑا اور مشکل کام

ہمارے رسم ورواج

۱۔ چاشنی = مٹھاس

۲۔ برف پوش = برف سے ڈھکا ہوا

۳۔ بودوباش = سکونت، قیام

۴۔ گلہ بانی = نگہبانی

۵۔ ڈھولچی = ڈھول بجانے والا

۶۔ ٹکڑیاں = کچھ لوگوں کا گروہ

۷۔ گھی سے چپڑی = گھی لگی ہوئی

محنت میں عظمت

۱۔ پائیدار = مضبوط، دیر تک چلنے والا
۲۔ تلافی ۔ ازالہ، بدلہ
۳۔ تمتمانا = چمکنا
۴۔ خوشی سے پھولے نہ سمانا = بہت زیادہ خوش ہونا
۵۔ سماں = منظر، حالت
۶۔ مدعو = جسے بلایا جائے، جسے دعوت دی جائے
۷۔ ندامت = شرمندگی

کہنا بڑوں کا مانو

۱۔ اطاعت = بات ماننا
۲۔ امرت = بہت لذیز، بہت میٹھا
۳۔ پھولنا اور پھلنا = ترقی کرنا
۴۔ حکمت = عقل
۵۔ روک ٹوک = منع کرنا
۶۔ عقبیٰ = دوسری دنیا، آخرت
۷۔ کڑوی = نیم کے مزے جیسی، سخت، تلخ
۸۔ معلّم = علم دینے والا، استاد
۹۔ ملامتوں = (ملامت کی جمع) بہت ڈانٹ ڈپٹ، بہت بُرا بھلا کہنا

اسکاؤٹس

۱۔ برتاؤ = سلوک
۲۔ پیغام رسانی = پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا
۳۔ ترغیب = رغب دلانا، شوق پیدا کرنا
۴۔ خدمت خلق = اللہ کے بندوں کی خدمت
۵۔ خندہ پیشانی = خوش مزاجی
۶۔ رکنیت = رکن ہونا، ممبر ہونا
۷۔ طبی امداد = علاج معالجہ سے متعلق
۸۔ عالمی = دنیاوی
۹۔ علامت = نشان
۱۰۔ فعل = کام
۱۱۔ کفایت شعاری = احتیاط سے خرچ کرنا
۱۲۔ مہارت = مشق، استعداد، لیاقت

ہماری زمین اور نظام شمسی

۱۔ دل کش = جو دل کو اچھا لگے
۲۔ موافق = سازگار
۳۔ اجسام = جسم کی جمع
۴۔ محور = مرکز
۵۔ کثیر = بڑی

حکیم محمد سعید

۱۔ دارالحکومت = حکومت کا مرکز
۲۔ سفرنامہ = وہ تحریر جس میں سفر کا حال بیان کیا گیا ہو
۳۔ سیاحت = سیر کرنا
۴۔ شہری اعزاز = شہریوں کو دیا جانے والا تمغہ
۵۔ طبِ یونانی = علاج معالجے کا یونانی علم
۶۔ طب مشرقی = اہل مشرق کا علاج معالجے کا علم

۷۔نگران اعلیٰ = نگہبان، جس کے سپرد دیکھ بھال کی ذمہ داری ہو
۸۔وقف = خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی کوئی چیز یا زمین جس کا کوئی مالک نہ بنایا گیا ہو

پیٹو خان

۱۔جہان = دنیا
۲۔انجان = لاعلم
۳۔الم غلم = بری بھلی
۴۔پکوان = مختلف قسم کے کھانے
۵۔چرتے رہنا = ہر وقت کھاتے رہنا

غُرُور کا انجام

۱۔پل پڑنا = حملہ کر دینا
۲۔تعاقب کرنا = پیچھے پڑنا
۳۔دلاسا دینا = تسلّی دینا
۴۔دھماچوکڑی = ہنگامہ، شور شرابا
۵۔مغرور = خود پر اِترانے والا
۶۔ہوا خوری کرنا = سیر کرنا

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ

۱۔اشاعت = شایع کرنا، پھیلانا
۲۔ای میل = برقی خط
۳۔ایجاد = نئی بات پیدا کرنا
۴۔پیغام رسانی = پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا

۵۔حجم = جسامت، موٹائی
۶۔دستاویز = سرکاری کاغذ، سند
۷۔دہائی = عشرہ
۸۔متحرک = حرکت کرنے والا
۹۔مراحل = درجات

دو خط

۱۔پولو = ایک طرح کا کھیل
۲۔سیاحتی مقام = سیاحت کی جگہ
۳۔ضایع = برباد، تلف
۴۔قابل دید = دیکھنے کے قابل
۵۔گھڑسواری = گھوڑے پر سواری کرنا

گائے اور بکری

۱۔بڑبڑاتا ہے = آہستہ آہستہ بولتا ہے، چپکے چپکے برا کہتا ہے
۲۔بے مزہ = بغیر مزے کی
۳۔پالا پڑے = واسطہ پڑے
۴۔پرکھا = آزمایا
۵۔چراگہ = چراگاہ، جانوروں کے چرنے کی جگہ
۶۔خدالگتی = سچی
۷۔دل کو لگتی ہے = سمجھ میں آتی ہے
۸۔دہائی = فریاد
۹۔رواں = جاری
۱۰۔زیب = اچھا، مناسب
۱۱۔سراپا = سر سے پاؤں تک پورا بدن، خلیہ
۱۲۔سماں = منظر
۱۳۔صدائیں = آوازیں
۱۴۔طائروں = پرندوں

۱۵۔گلہ = شکوہ، شکایت

۱۶۔ماجرا= واقعہ،معاملہ

۱۷۔ہری بھری= سرسبز

زمین کی فریاد

۱۔آتشیں = آگ کا، آگ کا بنا ہوا

۲۔آلودہ= گندہ،جس پر کوئی گندگی لگی ہو

۳۔آمدورفت = آنا جانا

۴۔اقدامات =اقدام کی جمع،عمل،آگے جانا

۵۔انحصار = دارومدار،مخصر ہونا

۶۔چشم دید = آنکھوں دیکھا

۷۔حدِنظر = جہاں تک دکھائی دے،نظر کی حد

۸۔شاہ کار/شاہکار = بڑا کام،عمدہ نمونہ

۹۔فی صد =سو میں سے

۱۰۔کارروائی = کام کاج،انتظام

۱۱۔محور = مرکز

۱۲۔مضر = نقصان دہ

۱۳۔نظامِ شمسی= سورج کے گرد سیاروں کے گھومنے کا نظام

نائیک محمد اشرف

۱۔محاذ = مقابلہ کی جگہ

۲۔بکتر بند= ایسی محفوظ گاڑیاں جو چاروں طرف سے پیک ہوں

۳۔سرفروش = نڈر، بہادر

۴۔جرأت = ہمت

۵۔شجاعت = بہادری

۶۔فرض شناسی = اپنا فرض پہچاننا

۷۔جاں نثاری= جان قربان کر دینا

سچی کہانی

۱۔آگ بگولہ ہونا = بہت زیادہ غصے میں آجانا

۲۔آنکھوں میں خون اترنا = بہت زیادہ غصے میں آجانا

۳۔جسارت = ہمت، جرأت

۴۔جسد = جسم

۵۔زیارت = ملاقات، دیکھنا

۶۔قابل اعتراض = وہ بات یا کام وغیرہ جس پر اعتراض ہو سکے

۷۔نشان دہی = کسی شخص یا چیز کے بارے میں بتانا

گاؤں کی سیر

۱۔ٹیلے = مٹی کا بڑا تودہ۔چھوٹی پہاڑی

۲۔باسی = رہنے والے

۳۔دیپ = چراغ، دیا

۴۔بیلے = وہ جنگل جو دریا کے کنارے واقع ہو

۵۔امرت = بہت لذیذ اور شیریں چیز

۶۔کڑی = سخت

۷۔چھاؤں = سایا

دو دوست

۱۔بدحواس = بہت زیادہ گھبرایا ہوا

۲۔بند = مٹی یا پتھروں سے بنائی ہوئی رکاوٹ

۳۔زور پکڑنا = طاقت میں بڑھ جانا، اِضافہ ہو جانا

۴۔سیلاب = وہ حالت جس میں پانی دریا وغیرہ کے کناروں سے باہر نکل کر پھیل جائے

۵۔غشی = بے ہوش
٦۔لادنا = اُٹھا کر رکھنا، کسی شخص یا سواری پر لے جانے کیلیئے رکھنا
۷۔مچھیرا = مچھلی پکڑنے والا
۸۔ہمراہ = ساتھ

پیشے

۱۔آسایشوں = سہولتوں
۲۔ منتخب کرنا = پسند کرنا۔ چننا
۳۔ گوالا = دودھ بیچنے والا
۴۔ برقی آلات = بجلی سے چلنے والی چیزیں
۵۔ فروخت کرنا = بیچنا
٦۔ وسیلہ = وجہ
۷۔ حقیر = کم تر
۸۔ خاکروب = بھنگی

حاتم طائی

۱۔چرچے = باتیں
۲۔افواج = فوج کی جمع
۳۔روپوش ہونا = چھپنا
۴۔کھوہ = غار

۵۔مستحق = حق دار
٦۔عظیم = بڑا
۷۔دعویدار = دعویٰ کرنے والے

بارش

۱۔رم جھم = آہستہ آہستہ بارش ہونا
۲۔ٹپکنا = کسی چیز کا اوپر سے نیچے قطرہ قطرہ ہو کر گرنا
۳۔اولے = برف کے چھوٹے ٹکڑے جو بارش میں گرتے ہیں
۴۔ابتر = بدحال
۵۔زحمت = تکلیف

اقوال زریں

- اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔
- اللہ تعالیٰ کا ڈر ہر قسم کے ڈر کو دور کر دیتا ہے۔
- والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔
- سب سے اچھا عمل زبان کی حفاظت ہے۔
- اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں۔
- جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا اس کی مثال ایسی ہے کہ ہل جوتا مگر بیج نہ بویا۔
- علم مال دار کی زینت اور تنگ دستوں کے لیے تونگری کا ذریعہ ہے۔
- علم ایسا پھول ہے جو جتنا زیادہ کھلتا ہے اتنی ہی زیادہ خوشبو دیتا ہے۔
- علم مال سے بہتر ہے کیوں کہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔
- لاعلمی کا علم ہو جانا علم کہلاتا ہے۔